حضرت آیت اللہ العظمیٰ محمد تقی بہجت رحؒ کی

نصیحتیں

مؤلف

حامد اسلام جو

مترجم

مولانا ذوالفقار علی سعیدی سولنگی

(جیکب آباد)

ناشر

جامعہ فاطمیہ۔ اسلام آباد۔ پاکستان

انتساب

ان علمائے کرام کے نام
جنہوں نے تکلیفوں
اور مصیبتوں کے باوجود
محمد وآل محمد علیہم السلام کا پیغام
دنیا والوں تک پہنچایا
اور تبلیغ دین میں مصروف رہے۔

(ذوالفقار علی سعیدی)

فہرست کتاب

مقدمہ مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّکِیْنَ بِوِلَایَۃِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ ابْنِ اِبِیْ طَالِبٍ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الْمَعْصُوْمِیْنَ. اَمَّا بعد

اسلام نے علم و دانش کو "نور" کہا ہے اللہ تعالیٰ اس نور کو ان قلوب میں قرار دیتا ہے جو اس کے اہل ہوتے ہیں، علم انسان کو تاریکی اور ظلمت سے نکال کر نور اور روشنی کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلْعِلْمُ نُوْرٌ یَقْذِفُہُ اللّٰہُ فِیْ قَلْبِ مَنْ یَشَآءُ۔ [1]

"علم ایک نور ہے خدا جس دل میں چاہتا ہے اسے قرار دیتا ہے۔"

ایک اور حدیث میں آپؐ نے فرمایا:

---

[1] مصباح الشریعہ۔ص ۱۶۔الباب السادس فی الفتیا

اُطۡلُبُوا الۡعِلۡمَ وَلَوۡ بِالصِّینِ. [۱]

”علم حاصل کرو اگر چہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے“

اس حدیث میں لفظ ”چین“ بتا رہا ہے کہ علم کے حصول کے لئے ہمیں جتنا دور جانا پڑے جائیں، انسان ہیرے اور جواہر کی تلاش میں سمندر کی تہہ تک چلا جاتا ہے، علم بھی ایک نایاب گوہر ہے اس کے حصول کے لئے انسان کو جتنا دور جانا پڑے، چلا جائے، انسان کو چاہئے کہ نورِ علم کے حصول اور جہالت کی ظلمت سے نجات کے لئے ہمیشہ علم کی جستجو میں رہے، حصول علم کے لئے ”سوال“ کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلۡعِلۡمُ خَزَائِنُ وَ الۡمَفَاتِیحُ السُّؤَالُ فَاسۡاَلُوا یَرۡحَمُکُمُ اللّٰهُ فَاِنَّهُ یُؤۡجَرُ فِی الۡعِلۡمِ اَرۡبَعَةٌ السَّائِلُ وَ الۡمُتَکَلِّمُ وَ الۡمُسۡتَمِعُ وَ الۡمُحِبُّ لَهُمۡ.

”علم خزانہ ہے اور سوال اس کی چابی ہے، خدا تم پر رحم کرے سوال کیا کرو کیونکہ اس طرح چار افراد کو ثواب ملتا ہے: سوال کرنے والے کو، بولنے والے کو، سننے والے کو اور ان سے محبت کرنے والے کو۔“ [۲]

انسان اگر علم کی دولت سے مالا مال ہونا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ جو بات وہ نہیں جانتا اس کے بارے میں جاننے والے علماء سے پوچھے، یہی وہ راستہ ہے جس کے ذریعے وہ جہالت کی تاریکیوں سے نکل کر نور علم سے آراستہ ہوسکتا ہے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنۡ لَمۡ یَصۡبِرۡ عَلٰی ذُلِّ التَّعَلُّمِ سَاعَةً بَقِیَ فِی ذُلِّ الۡجَهۡلِ اَبَدًا.

”جو شخص کچھ وقت حصول علم کی خواری پر صبر نہیں کرسکتا وہ ہمیشہ جہالت کی ذلت برداشت

---

[۱] مصباح الشریعۃ۔ ص ۱۳۔ الباب الخامس فی العلم

[۲] تحف العقول: ص ۴۱

کرتا رہتا ہے"۔ [1]

زیرنظر کتاب عالم ربانی، شیخ الفقہاء، جمال العارفین الحاج آیت اللہ العظمیٰ محمد تقی بہجت (قدس اللہ نفسہ الزکیہ) سے پوچھے گئے سوال اور جواب کا مجموعہ ہے، علم وعرفان کے عظیم درجہ پر فائز ہونے کے باوجود آپ نے سوالوں کے جوابات میں نہایت تواضع اور انکساری سے کام لیا ہے۔ ترجمہ میں آسان، عام فہم اور سلیس اردو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے نیز ثقیل اور غیر مانوس کلمات سے حدالامکان پرہیز کیا گیا ہے، البتہ اس بات کا فیصلہ تو قارئین کرام ہی کریں گے کہ بندہ مفاہیم اور مطالب کو منتقل کرنے میں کس حد تک کامیاب رہا ہوں۔

آخر میں اپنے والدین، اساتذہ اور اپنے بڑے بھائی استاد محمد بخش سولنگی کا بیحد مشکور ہوں جن کی شفقت اور تربیت نے مجھے اہلبیتؑ کا خدمت گزار بنایا، نیز حجۃ الاسلام والمسلمین قبلہ سید احمد نقوی صاحب کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی نشر و اشاعت میں بھرپور تعاون کیا۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

العبد
ذوالفقار علی سعیدی
مدیر
جامعۃ المہدیؑ سادات محلہ ڈھاڈر ضلع بولان بلوچستان
E-mail: saeedipk@hotmail.com

[1] عوالی اللآلی: ج ۱ ص ۲۸۵، ح ۱۳۵

مقدمہ

کتاب ھذا حضرت آیت اللہ العظمٰی محمد تقی بہجت (رحمۃ اللہ علیہ) کی ان شفاہی اور کتبی تقاریر، نصائح اور جوابات کا مجموعہ ہے جنہیں میں نے ان سے یا خود سنا ہے یا دوسروں نے مجھ سے نقل کیا ہے۔

بعض سوال اور ان کے جواب بندہ کے پاس موجود ہیں یہ مجموعہ تحریری صورت میں اہل معرفت کی خدمت میں اس امید سے پیش کر رہا ہوں کہ درج ذیل ایمیل پر اپنے مفید مشوروں اور اس میں موجود نقائص کے بارے میں مطلع فرمائیں گے۔

والسلام

حامد اسلام جو

حوزہ علمیہ قم المقدس (ایران)

E-mail: hamed.islamjoo@yahoo.com

پہلا باب

نماز کے بارے میں سوال و جواب

سوال: اگر کوئی شخص حضور قلب کے بغیر نماز پڑھے تو کیا وہ دوبارہ اسی نماز کو حضور قلب کے ساتھ پڑھ سکتا ہے؟

جواب: اگر کسی نے حضور قلب کے بغیر نماز پڑھی ہو اور دوبارہ اسی نماز کو حضور قلب کے ساتھ پڑھنا چاہے تو ممکن ہے کہ ہم اس کے بارے میں کہیں کہ یہ دستور اور سنت کے خلاف ہے کیونکہ نماز کی تکمیل اور جبران کے لئے نوافل مقرر کئے گئے ہیں اور انہیں شرعی حیثیت دی گئی ہے، پھر بھی اگر کوئی کمال حاصل کرنا چاہتا ہو تو اسے نوافل دوبارہ پڑھنے چاہئیں ایسا کرنے میں کیا حرج ہے! اس میں تمام آثار پائے جاتے ہیں۔

اگر کوئی شخص حضورِ قلب یا اس طرح کی دوسری چیزوں کے ذریعے نماز میں پیشرفت چاہتا ہے تو اسے نوافل کو جاری رکھنا چاہئے۔

ارشاد رب العزت ہے:

الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ.

جو اپنی نمازوں پر مُداوَمت کرتے ہیں۔ [۱]

سوال: بعض اوقات زیادہ سجدوں کی وجہ سے پیشانی پر سجدہ گاہ کے نشان بن جاتے ہیں کیا یہ حالت ریاکاری شمار ہوتی ہے؟

جواب: طویل سجدے ان عبادات میں سے ہیں جو شیطان کی کمر توڑ دیتے ہیں جو شخص طویل سجدے کرتا ہے اسے خیال رکھنا چاہئے کہ ریاکاری میں مبتلا نہ ہو اور سجدہ کے بعد آئینہ کے سامنے کھڑا ہو کر دیکھے کہ کہیں اس کی پیشانی پر سجدہ گاہ کے نشان تو نہیں ہیں۔ اگر اسے اپنی پیشانی پر سجدہ گاہ کے نشان نظر آئیں تو اسے چاہئے کہ انہیں صاف کر دے تاکہ بری صفت (ریاکاری) میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہے۔ [۲]

سوال: مجھے نیند بہت آتی ہے جس کی وجہ سے صبح کی نماز آخری اوقات میں پڑھتا ہوں، اس کے لئے مجھے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: آپ پانی کم پیا کریں۔ [۳]

سوال: نماز میرے لئے جرمانہ دینے کی طرح ہے مجھے کیا کرنا چاہئے؟

---

[۱] گوہرھای حکیمانہ ص۔ ۱۳۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مذکورہ آیت کریمہ نوافل کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور یہ آیت ''عَلٰی صَلَاتِهِمۡ یُحَافِظُوۡنَ. (اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ (سورۂ معارج: ۳۴) واجب نمازوں کے بارے میں ہے۔ (ر۔ک، سفینۃ البحار، ص ۳۱۰)

[۲] درخلوت عارفان/ ۱۰۶

[۳] رات کے اوقات میں زیادہ پانی پینے اور دہی اور لسی کے استعمال سے نیند زیادہ آتی ہے۔

جواب: آپ اس آیت کریمہ کو کثرت سے پڑھا کریں: [۱]

"وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ"

"آپ کا پروردگار بے نیاز ہے، رحمت والا ہے۔" [۲]

سوال: میں چاہتا ہوں کہ نماز میں تمام اذکار کو درک کروں، سمجھوں اور اس نور کو درک کروں اور دیکھوں تا کہ اس نور کے ذریعے حرکت کرسکوں؟

جواب: "اپنے اعمال کو حضور قلب کی شرائط کے ساتھ انجام دیں، اس کے بدلہ میں کیا کیا جائے گا ہمارے ساتھ مربوط نہیں ہے۔" [۳]

سوال:۔ اجمالاً بتائیں کہ حضور قلب کس طرح حاصل ہوتا ہے؟

جواب: اگر آپ کا مقصد حضور قلب ہے تو وہ نوافل اور مستحبی عبادات سے حاصل ہوتا ہے، نماز کو فرادیٰ کے بجائے، جماعت کے ساتھ پڑھنا بھی اُن میں سے ایک ہے۔ [۴]

حضورِقلب اس طرح حاصل ہوتا ہے کہ غفلت کے اوقات میں خود پر سختی نہ کریں اور حضور قلب کے اوقات میں اختیاراً اسے اپنے ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ [۵]

---

[۱] گوہرہای حکیمانہ۔ص ۱۷

[۲] انعام/ ۱۳۳

[۳] بہ سوی محبوب۔ص ۶۲

[۴] یعنی: اگر نماز میں حضورِقلب نہ ہو تو نوافل کے ذریعے اس کا جبران کریں اور نوافل کو حضورِقلب کے ساتھ پڑھیں یا نماز کو باجماعت پڑھیں، وہ نماز جو حضور قلب کے ساتھ نہیں پڑھی جاتی اسے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

[۵] بہ سوی محبوب۔ص ۶۲۲

سوال: دورانِ نماز ناپسندیدہ نفسانی اوصاف کو زائل کرنے اور حضورِ قلب پیدا کرنے کے لئے کوئی دستور العمل بتائیں؟

جواب: نماز میں اصلاح کے لئے اپنے ظاہر اور باطن کی اصلاح کرنا اور ظاہری اور باطنی برائیوں سے دور رہنا ضروری ہے۔ نماز شروع کرتے وقت حضرت ولی العصرؑ (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) کے ساتھ توسل، نماز کی اصلاح کے طریقوں میں سے ہے۔ [۱]

سوال: استادِ بزرگ! آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ کوئی ایسا اچھا ذکر یا عمل بتائیں جسے انسان اپنی یومیہ نمازوں کے بعد انجام دے؟

جواب: (نماز پڑھنے والا) اپنی فرصت کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام مشترک اور مختص تعقیبات جو معتبر اور معروف کتابوں میں بیان ہوئی ہے، پڑھ سکتا ہے، خواہ مفصّل ہو یا مختصر، البتہ ان میں سے افضل تعقیبات وہ ہے جو صحیح اور ثابت ہو۔ [۲]

اس کے علاوہ دوسری تمام تعقیبات کو مطلوب کی امید سے پڑھا جا سکتا ہے۔ صحیح دُعاؤں میں سے وہ دعائیں پڑھنی چاہئیں جن سے حضورِ قلب زیادہ ہوتا ہو یا وہ دُعا جو نماز پڑھنے والے کی حالت یا مخصوص ضرورت کے ساتھ زیادہ مناسبت رکھتی ہو۔ [۳]

سوال: عبادات میں سستی اور تھکن کو دور کرنے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

---

[۱] بہ سوی محبوب۔ ص ۶۴

[۲] اس سے معتبر دعائیں مراد ہیں جو بھی دعا منتخب کی جائے ضروری ہے کہ اسے ہمیشہ پڑھا جائے یہی سب سے اچھی تعقیبات ہے۔

[۳] بہ سوی محبوب۔ ص ۶۵

جواب: چستی کے اوقات میں مستحبی عبادتیں بجا لائیں اور تھکن کی صورت میں واجبات پر اکتفا کریں۔[1]

سوال: "ریا" "عجب" "تکبر" اور "شہوت" وغیرہ کو ختم کرنے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ جنابِ عالی اپنا نظریہ بیان فرمائیں؟

جواب: تمام برائیاں معرفت الٰہی کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں اور انہیں عبادت سے محبت کے ذریعے ختم کیا جا سکتا ہے۔ اگر انسان جان لے کہ اللہ تعالیٰ تمام اوقات اور حالات میں تمام اچھائیوں سے بہتر ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت سے کبھی جدا نہیں ہوگا۔[2]

سوال: کچھ عرصہ سے میں اپنے ایمان میں کمزوری محسوس کر رہا ہوں یہاں تک کہ بعض اوقات نماز بھی نہیں پڑھتا اور جب نماز پڑھتا ہوں تو نماز پر توجہ نہیں رہتی مجھے اس مرض سے چھٹکارے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: علمِ کلام پڑھنے سے نظری لحاظ سے ایمان کو تقویت ملتی ہے اور غیر نظری لحاظ سے اپنے علم پر عمل سے (ایمان) قوی ہوتا ہے۔[3] نماز کی حفاظت کے لئے (انسان کو چاہئے کہ) "آن تمکن"[4] میں اپنے ذہن میں دوسرے خیال نہ آنے دے اور اختیاراً اس سے پرہیز نہ کرے اور

---

[1] بہ سوی محبوب ص۔ ۷۰ یعنی تھکن کی صورت میں صرف واجبات پڑھیں۔

[2] بہ سوی محبوب۔ ص ۶۹

[3] یعنی: ایمانِ نظری کی تقویت کے لئے عقائد کی کتابوں کا مطالعہ کریں اور ایمان عملی میں تقویت کے لئے اپنے علم پر عمل کریں۔

[4] انسان میں معنوی حالت کا پیدا ہونا۔

"آن تمکن" کی عدم موجودگی میں پرواہ نہ کرے۔[۱]

سوال: نمازِ شب کی توفیق حاصل کرنے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: سورۂ کہف کی آخری آیت پڑھا کریں اور اس امر (نماز شب پڑھنے) کا اہتمام کریں اگر فائدہ نہ ہو تو تقدیم بر نصف کریں۔ (نماز شب کو آدھی رات سے پہلے پڑھیں)[۲]

سوال: مجھے نماز شب اور سحر کے وقت بیدار ہونے میں سستی ہوتی ہے برائے مہربانی رہنمائی فرمائیں؟

جواب: نماز شب سے سستی کو دور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنے ساتھ عہد کریں کہ جس رات نمازِ شب نہیں پڑھیں گے اُس کی قضا بجالائیں گے۔[۳] عبادات میں ہمیں پہاڑ کھودنے (مشکل کام کرنے) کا نہیں کہا گیا، نماز شب پڑھنا اس سے بھی زیادہ سخت ہے جو حقیقت میں سونے کا وقت معین کرنا ہے، بے خوابی نہیں ہے، (رات کو) آدھا گھنٹہ پہلے سو جاؤ تا کہ آدھا گھنٹہ پہلے بیدار ہو سکو، کیا تجھے خوف ہے کہ اگر بیدار ہو گئے تو دوبارہ نہیں سو پاؤ گے اور تمہیں موت آجائے گی؟ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ نیند ہی میں تجھے موت آجائے۔[۴]

سوال: نماز شب کی توفیق، نماز صبح اول وقت میں با جماعت پڑھنے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

---

[۱] بہ سوی محبوب۔ص ۵۷

[۲] رات کو مخصوص اوقات میں بیدار ہونے کی نیت سے سورہ کہف کی آخری آیت پڑھیں۔ فائدہ نہ ہو تو آدھی رات سے پہلے نماز شب پڑھیں۔ (بہ سوی محبوب: ۷۷)

[۳] بہ سوی محبوب۔ص ۷۷

[۴] ۷۰۰۔نکتہ۔ ۲/ ۱۷

جواب: توفیق کے اوقات میں سستی نہ کریں اس طرح کرنے سے دیگر تمام اوقات میں کامیاب و کامران رہیں گے۔ [۱]

سوال: میرا ایک بھائی ہے جو نماز نہیں پڑھتا اور برے لوگوں کی صحبت میں رہتا ہے، ہم اسے بہت سمجھاتے ہیں لیکن وہ ہماری باتوں پہ کان نہیں دھرتا، برائے مہربانی کوئی راہِ حل بیان فرمائیں؟

جواب: نماز جعفر طیارؑ پڑھ کر اس کی ہدایت کے لئے دُعا کریں نیز آخری سجدہ میں بھی اس مقصد کے لئے دُعا کریں اور آنسو بہائیں۔ [۲]

سوال: اللہ تعالیٰ کے فرامین پر عمل کرنے، مخصوصاً نماز میں خشوع و خضوع کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: نماز کے آغاز میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ حقیقی توسّل [۳] کریں اور عمل

---

[۱] بہ سوی محبوب۔ ص ۷۷

[۲] ۷۰۰ نکتہ۔ ج ۲ ص ۸۷

[۳] تکبیرۃ الاحرام سے پہلے "یا بقیۃ اللہ علیہ السلام" کہیئے۔ توسّل حقیقی یعنی سب سے پہلے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف پر صحیح عقیدہ اور ایمان رکھے یعنی امام سے شک وتردد کے ساتھ متوسّل نہ ہو بلکہ کھلے دل ودماغ کے ساتھ امام کو قبول کرے۔ اسے یہ بات حقیقی معنوں میں تسلیم کرنی ہوگی کہ دیواریں اور پردے اس کے اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی مستقیم نظر کے درمیان حائل نہیں ہو سکتے۔ ثانیاً (اسے چاہئے کہ) قلبی طور پر امام کی طرف متوجہ رہے، اسے جسمانی آداب کا خیال رکھنا چاہئے، سب سے پہلے وہ اس کی حکومت اور قدرت پر یقین رکھے۔ اگر سلطان جان لے کہ وہ ایسا عقیدہ نہیں رکھتا تو اسے اپنی بارگاہ میں نہیں آنے دے گا لہٰذا جن لوگوں نے اپنا عقیدہ درست نہیں کیا ان میں سے اکثریت کی طرف امامؑ متوجہ نہیں ہوتے۔

کو تمام شرائط کے ساتھ انجام دیں۔ [1]

سوال: دوران نماز توجہ برقرار رکھنے کے لئے کوئی دستور العمل بیان فرمائیں؟

جواب: ”جس وقت آپ کی توجہ مرکوز ہو جائے اس وقت اختیاراً منصرف نہ ہوں“ (نماز کے دوران جس وقت آپ متوجہ ہو جائیں اختیاراً اپنی توجہ نہ ہٹائیں بار بار ایسا کرنے سے یہ عمل آپ کی عادت بن جائے گا اور آپ دوران نماز خود بخود متوجہ ہو جائیں گے۔)

سوال: بعض اوقات ہماری صبح کی نماز قضا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ہمیں بہت دکھ ہوتا ہے کوئی ایسا عمل بتائیں جس سے ہماری صبح کی نماز قضا نہ ہو؟

جواب: جو شخص اپنی تمام نمازیں اول وقت میں پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صبح کی نماز کے لئے بیدار کر دیتا ہے۔ [2]

سوال: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ محبت میں اضافہ کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ”گناہ نہ کریں اور اول وقت میں نماز پڑھیں“۔

سوال: حضرت امام خمینیؒ نے اپنے اخلاقی نصائح میں فرمایا کہ اپنی یومیہ نمازوں کو پنجگانہ اوقات میں پڑھیں، ان کے فرمان کے مطابق کس طرح نمازوں کو پانچ اوقات میں پڑھا جا سکتا ہے۔ اگر اس سلسلے میں آپ کا کوئی نظریہ ہے تو بیان

---

[1] در خلوت عارفان۔ص ۱۰۷

[2] در خلوت عارفان، ص ۱۰۸

فرمائیں؟

جواب: نماز کو مشترکہ اوقات میں پڑھا جا سکتا ہے لیکن اگر کوئی شخص (نماز پنجگانہ کو) ان کی فضیلت کے اوقات میں پڑھنا چاہے تو اسے چاہئے کہ ظہر کو اول وقت میں پڑھنے کے تین گھنٹہ بعد عصر پڑھے اور نماز مغرب کے ڈیڑھ گھنٹے بعد عشاء کی نماز ادا کرے۔ [۱]

سوال: قربِ خدا میں اضافہ کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: مقاماتِ عالیہ تک رسائی کے لئے اگرچہ وہ ایک ہزار سال (کی مسافت پر) ہی کیوں نہ ہوں عقائد اور عمل میں ترکِ معصیت اور نماز کو اول وقت میں پڑھنا کافی اور وافی ہے۔ [۲]

سوال: پیچیدہ مشکلات حل کرنے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: نمازِ جعفر طیارؑ کو تسلسل کے ساتھ پڑھیں اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی عطا فرمائے گا۔ [۳]

سوال: عبادت کی لذت درک کرنے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: نماز میں لذت محسوس کرنے کے لئے نماز سے پہلے بھی کچھ مقدمات ہونے چاہئیں۔ اور نماز میں بھی کچھ مقدمات ہونے چاہئیں، وہ مقدمات جو نماز سے پہلے ہونے چاہئیں اور ان پر عمل کیا جائے وہ یہ ہے کہ انسان گناہوں سے دور رہے (کیونکہ) معصیت روح کو غمگین کر دیتی ہے اور دل کی نورانیت کو ختم کر دیتی ہے، اور وہ مقدمات جو خود نماز میں ضروری ہیں: (وہ یہ ہیں کہ) انسان اپنے چاروں طرف زنجیر اور تار سے حلقہ بنائے اور اپنی سوچ کو غیر خدا کی طرف نہ

---

[۱] درخلوتِ عارفان ص ۱۰۵

[۲] درخلوتِ عارفان۔ ص:۱۰۹

[۳] منقول از شاگردان معظم لہ

جانے دے (کوشش کرے کہ) اس کی سوچ غیر خدا کی طرف نہ جائے، البتہ اگر غیر اختیاری طور پر اس کی توجہ کسی طرف چلی جائے تو کوئی بات نہیں، خالص توجہ کے لئے اسے اپنے دل کو غیر خدا سے دور رکھنا ہوگا۔ [۱]

سوال: نماز میں حضور قلب کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: دورانِ نماز حمد اور سورہ پڑھتے وقت اپنی توجہ اس کے معنی پر رکھیں تا کہ ارتباط برقرار رہے۔ [۲]

سوال: دورانِ نماز اپنے اندر کس طرح حضورِ قلب پیدا کیا جا سکتا ہے؟

جواب: "حضورِ قلب کے اسباب میں سے یہ بھی ہے کہ آپ چوبیس گھنٹے اپنے تمام حواس باصرہ، سامعہ وغیرہ پر کنٹرول رکھیں کیونکہ حضور قلب کے لئے مقدمات طے کرنا ضروری ہے لہٰذا آپ کو چاہئے کہ آپ سارا دن اپنے کان، آنکھ اور دیگر اعضاء پر کنٹرول رکھیں، حضورِ قلب کا ایک سبب یہ ہے"۔ [۳]

سوال: برائے مہربانی نماز کے بارے میں کوئی مختصر جملہ بیان فرمائیں جو ہمارے لئے نصب العین ہو۔

جواب: نماز کے بارے میں جو باتیں بیان ہوئی ہیں ان میں سب سے زیادہ باعظمت معصومؑ کا یہ مشہور فرمان ہے (آپؑ نے فرمایا:) اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ (نماز مومن کی معراج

[۱] در محضر بزرگان: ج ۲ ص ۶۹
[۲] برگی از دفتر آفتاب۔ ص ۱۳۲
[۳] برگی از دفتر آفتاب۔ ص ۱۳۳

ہے) یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اس بات کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں، جو اس عظیم مقام کو ہمیشہ طلب کرتے رہتے ہیں اور یقین سے خارج نہیں ہوتے۔

سوال: نماز کے بعد سورہ اخلاص پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے کیا اسے نوافل کے ضمن میں پڑھا جا سکتا ہے؟

جواب: سورۂ اخلاص تعقیبات کے لئے ہے، مستحبی نمازوں میں سورت پڑھنا شرط نہیں لہٰذا نماز پڑھنے والا جو سورہ بھی نماز کے بعد پڑھنا چاہے اسے نوافل کے ضمن میں پڑھ سکتا ہے [۱]

سوال: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشہد میں درود کس طرح پڑھتے تھے؟

جواب: ظاہراً آپ کے لئے بھی اسی طرح جائز تھا چاہتے تو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیَّ وَ عَلٰٓی اَھْلِ بَیْتِیْ (اے اللہ! مجھ پر اور میرے اہلبیتؑ پر رحمت نازل فرما) پڑھتے اور چاہتے تو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ (اے اللہ! محمد و آلِ محمد علیہم السلام پر اپنی رحمت نازل فرما) پڑھتے۔ [۲]

سوال: ہم اہل سنت کی طرح ہاتھ باندھ کر نماز کیوں نہیں پڑھتے؟

جواب: رسول اکرمؐ اور ائمہ معصومینؑ نے کبھی بھی اس طرح ہاتھ باندھ کر نماز نہیں پڑھی مالک بھی ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے جو اہل سنت کے چار اماموں میں سے ہیں۔ [۳]

سوال: اسلامی فرقوں سے (وابستہ لوگ) ہاتھ باندھ کر نماز کیوں پڑھتے ہیں؟

[۱] اگر کوئی شخص واجب نماز کے بعد نوافل پڑھنا چاہے تو نوافل میں وہ تمام سورتیں پڑھ سکتا ہے جنہیں نماز کے بعد پڑھنے کا حکم ہے۔ (۶۰۰۔ نکتہ: ۱۔ ۲۱۲)

[۲] ۶۰۰ نکتہ: ۱۔ ص ۲۱۴

[۳] ۶۰۰۔ نکتہ: ۱ / ۲۱۲

جواب: جب ایرانی قیدیوں کو خلیفہ ثانی کے پاس لایا گیا تو تمام قیدی ان کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے اس پر خلیفہ نے کہا: خدا کے سامنے اس طرح کھڑا ہونا زیادہ مناسب ہے لہٰذا انہوں نے نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم دیا۔ [۱]

سوال: نماز میں حضورِ قلب کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: دورانِ نماز حمد اور سورہ پڑھتے وقت اپنی توجہ اس کے معنی پر رکھیں تا کہ ارتباط برقرار رہے۔ [۲]

سوال: اپنے امور اور عبادات میں خدا کو ہمیشہ کس طرح یاد رکھا جا سکتا ہے؟

جواب: عبادات اور دیگر تمام امور میں اختیاراً خدا اور یادِ خدا کے علاوہ کسی اور چیز کو نہ آنے دیں اسی میں (انسان کی) سعادت منحصر ہے۔ [۳]

سوال: "ریاکاری" سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: کامل عقیدہ کے ساتھ کثرت سے حوقلہ (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ) پڑھیں۔

سوال: میں بعض اوقات عبادات میں ریاکاری کا مرتکب ہوتا ہوں اور بعد میں افسوس ہوتا ہے، اس کا علاج کیا ہے؟

---

[۱] ۶۰۰۔ نکتہ: ۱ / ۱۱۴

[۲] بہجت عارفان۔ ص ۱۵۴

[۳] بہ سوی محبوب۔ ص ۸۶

جواب: اس کا علاج یہ ہے کہ 'ریاکاری' کرو لیکن اگر تم بادشاہ اور فقیر کے سامنے ہو تو بادشاہ کے لئے ریاکاری کرو۔ فَافْهَمْ اِنْ كُنْتَ مِنْ اَهْلِهٖ [1] [2]

سوال: بعض اوقات انسان اخلاصِ کامل کا مضبوط ارادہ کر لیتا ہے لیکن شہرت طلبی اور نیک نامی جیسے خیال اس کے ذہن میں آتے ہیں۔ کیا اس طرح کے خیال بھی "ریاکاری" ہیں اور عمل کو باطل کر دیتے ہیں؟

جواب: ریاکاری عبادتوں کو باطل کر دیتی ہے لیکن عبادتوں کے علاوہ دیگر امور میں ریاکاری کی جا سکتا ہے، ریاکاری کا علاج خود 'ریاکاری' ہے مثلاً اگر انسان S.P کی نظر میں محترم ہونا اور اس کی توجہ کو اپنی طرف جلب کرنا چاہے اور نگہبان کے پاس جا کر اسے اپنی طرف متوجہ کرے اور اسے اپنے اور S.P کے درمیان واسطہ قرار دے۔ یہاں اسے اپنے آپ سے کہنا چاہئے کہ یہ نگہبان تو محض وسیلہ ہے اگر کاغذ پر لکھے گا تب بھی بالآخر وہ کاغذ S.P کے پاس جائے گا اور وہی اس پر دستخط کرے گا۔ لہٰذا بہتر ہے کہ میں براہ راست S.P کو اپنی طرف متوجہ کروں جو بلند مقام و مرتبہ ہے۔ دراصل مجھے خود S.P کے سامنے اچھا بننا چاہئے یعنی بڑے عہدے پر فائز شخص کے لئے 'ریاکاری' کروں۔

اسی طرح اگر انسان عقلمند ہو اور سمجھتا ہو کہ S.P سے بھی بڑا منصب ہے (جیسے: وزیر، وزیر اعظم، صدر) تو اسے اپنے آپ سے کہنا چاہئے کہ بہتر ہوگا کہ میں وزیر، وزیر اعظم یا اس سے بھی بڑے عہدے پر فائز شخص کو اپنا نیک کام یا عمل دکھاؤں۔ یعنی انسان کو چاہئے کہ ہمیشہ اس کے لئے ریاکاری کرے جو بلند و بالا مقام رکھتا ہو اسی صورت میں کہا جا سکتا ہے کہ ریاکاری ہی

---

[1] ظاہراً اس جملہ میں بادشاہ سے آغا کی مراد اللہ تعالیٰ ہے اور گدا (فقیر) سے انسان مراد ہے (سعیدی)

[2] بہ سوی محبوب۔ ص ۸۶

ریا کاری کا علاج ہے۔

لہٰذا اگر ہم عبادات میں بھی عظیم ہستی یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے ریا کاری کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں اور یہی ریا کاری کا علاج ہے۔

ریا کاری کے بارے میں روایت میں ہے کہ "وہ لوگ جو نماز میں ادھر اُدھر دیکھتے ہیں تا کہ لوگ انہیں دیکھیں وہ گدھوں کی صورت میں محشور ہونگے"۔ واقعاً اسی طرح ہے کیا یہ گدھا پن نہیں کہ انسان وزیر اور S.P کی موجودگی میں نگہبان کی طرف دیکھے؟ یہی گدھا پن ہے جناب عالی! لیکن ہم خوش ہوتے ہیں اور جب ہمیں کوئی گدھا کہتا ہے تو ناراض ہوجاتے ہیں اور ہمیں برا لگتا ہے۔

یہاں کہنا چاہیئے کہ تمہارا تو دن رات یہی کام ہے، تمہیں کیوں برا لگ رہا ہے؟ [۱]

سوال: بدعت کن امور میں ہوتی ہے؟

جواب: بدعت عبادتوں میں ہوتی ہے۔ کونسی عبادتیں؟ وہ عبادتیں جو رسول خدا کے زمانے میں تو تھیں لیکن آپ نے انہیں انجام نہ دیا اور ہم انہیں انجام دینا چاہیں یا آپؐ نے کوئی عمل کیا ہو اور ہم اسے انجام نہ دیں۔ [۲]

سوال: دعائے صباح کو صبح کے نوافل کے بعد پڑھنا چاہیئے یا صبح کے فرائض کے بعد؟

جواب: (دعائے صباح) صبح کے فرائض کی تعقیبات میں سے ہے۔ [۳]

[۱] در محضر بزرگان ص ۶۴

[۲] گوہرھای حکیمانہ۔ص:۱۳۱

[۳] ۲۰۰۷ نکتہ: ۲/ ۹۹

سوال: کیا میں نماز میں یہ دعا کر سکتا ہوں کہ "اے اللہ! مجھے نیک اور صالح بیوی عطا فرما"؟

جواب: جی ہاں! انسان نماز میں ہاتھ بلند کر کے اس طرح دُعا کر سکتا ہے:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ زَوْجَۃً صَالِحَۃً

"اے اللہ! مجھے نیک اور صالح بیوی عطا فرما۔"

یا پھر کہے:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ وَلَدًا بَارًّا

"اے اللہ! مجھے صالح فرزند عطا فرما۔" [۱]

سوال: ایک لڑکی کی شادی نہیں ہو رہی ہے اس سلسلہ میں ہم آپ سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

جواب: اسے (لڑکی کو) چاہئے کہ نماز جعفر طیارؑ کے بعد کتاب زاد المعاد علامہ مجلسی میں موجود دعا پڑھے [۲] پھر سجدہ میں جائے اور گریہ کرنے کی کوشش کرے اگرچہ کم ہی کیوں نہ ہو! جب اس کی آنکھوں میں اشک آ جائیں تو اپنی حاجت طلب کرے۔ اگر (حاجت پوری) نہ ہو تو سمجھ لے کہ یا اس نے کم پڑھا ہے یا کامل عقیدہ کے ساتھ نہیں پڑھا۔ [۳]

ایک اور مقام پر اسی طرح کے سوال کے جواب میں استاد بزرگوار نے فرمایا: کثرت سے

---

[۱] فریادگر توحید۔ ص: ۲۱۳

[۲] اس دُعا کو مفضل بن عمرو نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور مفاتیح الجنان میں نمازِ جعفر طیارؑ کے ضمن میں بیان ہوئی ہے۔

[۳] گوہرھای حکیمانہ۔ ص ۱۳۱

[۱] یہ آیت کریمہ پڑھا کرو:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا [۲]

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیش رو بنا۔"

سوال: نمازِ صبح کی تعقیبات میں بہت سے ذکر بیان ہوئے ہیں سب سے بہتر ذکر کونسا ہے؟

جواب: تمام (اذکار) بہتر ہیں۔ [۳]

سوال: حاجت روائی کے لئے جو نمازیں بیان ہوئی ہیں ان میں سب سے بہتر (نماز) کونسی ہے؟

جواب: جمعرات کی نماز کو ہرگز فراموش نہ کریں یہ حاجت روائی کے لئے بہت مفید ہے۔

سوال: دن میں پانچ مرتبہ نماز کے دہرانے کی حکمت کیا ہے؟

جواب: شاید نماز کے دہرانے کی حکمت یہ ہو کہ انسان کے دل میں روح عبادت برقرار رہے اور (عبادت میں) ترقی کا باعث ہو اس طرح کہ ہر نماز پچھلی نماز سے بہتر اور آنے والی نماز کے لئے سیڑھی ثابت ہو۔

---

[۱] اپنی طاقت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان دستوروں میں سے کسی پر بھی عمل کیا جاسکتا ہے۔

[۲] سورۂ فرقان: ۷۴

[۳] فریادگر توحید ۱۸۳

سوال: نماز میں حضورِ قلب کس طرح پیدا ہوتا ہے؟

جواب: حضورِ قلب کا سب سے آسان طریقہ جس کے بارے میں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس میں ایسا کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ (نماز اور غیر نماز میں فرق نہیں حضور قلب ہمیشہ ہونا چاہئے البتہ نماز میں اس کی اہمیت زیادہ ہے) یہ ہے کہ جب وہ خدا اور نماز کی طرف متوجہ ہو جائے تو اختیاراً اپنی توجہ کسی اور طرف نہ پھیرے البتہ اگر غفلت کی وجہ سے اس کی توجہ ہٹ جائے تو کوئی حرج نہیں، یہ بھی غفلت کے دیگر موارد کی طرح ہے اگر انسان ایک لحظہ بھی یادِ خدا میں مصروف رہے اور اپنے دل کو کسی اور طرف متوجہ نہ کرے تو یہ اس کے لئے کافی ہوگا۔

اس طرح کرنا بہت مفید ہے اسے یا عمل کے ذریعے سمجھا جائے یا برھان کے ذریعے (انسان دن رات میں کتنا خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے) خدا کی طرف متوجہ ہونا برھان کے ذریعے بھی ممکن ہے اور تجربہ اور عمل کے ذریعے بھی۔ [1]

سوال: شرعی واجبات اور مستحبات میں سے سب سے زیادہ کونسی چیز ہماری سعادت اور خوش بختی کا باعث ہے؟

جواب: ہمیں دیکھنا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سب سے زیادہ کس چیز کی تاکید کی ہے؛ نماز کا اہتمام کرنا سب سے زیادہ مہم ہے۔ شاید ابواب فقہ کے کسی بھی باب یا شریعت کے (کسی بھی) دستور کے بارے میں نماز جتنے دستور بیان نہیں ہوئے۔ جی ہاں! ہم اپنے کمال کے لئے ایسی چیز کے پیچھے جاتے ہیں جس کا نہ تو خدا حکم دیتا ہے اور نہ ہی پیغمبرؐ اور امامؑ نے اس کے بارے میں کچھ فرمایا ہے۔

کیسے ممکن ہے کہ کوئی چیز انسان کی سعادت کا باعث ہو لیکن خدا اور رسولؐ نے اس سے

---

[1] فیضی از ورای سکوت۔ ص ۲۲۹

غفلت کی ہو! اور اسے لوگوں کے سامنے بیان کرنے کے لئے کسی پیر، مرشد یا قطب کے حوالے کردیا ہو! کیا یہ ممکن ہے؟ [1]

[1] فریادگر توحید۔ ۶۴

دوسرا باب

امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

سوال: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کیوں غائب ہیں اور ہم ان کے حضور کے فیض سے کیوں محروم ہیں؟

جواب: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریفؑ کی غیبت کا (اصل) سبب ہم ہیں اگر آپؑ ظہور فرمائیں تو آپؑ کو کون قتل کرے گا؟ آپ کو جن قتل کریں گے یا انسان آپ کے قاتل ہوں گے؟ ہم ماضی میں امتحان دے چکے ہیں۔ہم کیسے امامؑ کی حفاظت اور اطاعت کریں گے (ایسا نہ ہو کہ) ہم ہی انہیں قتل کردیں۔انسان اتنا پست ہے کہ اس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اس اونٹنی کو بھی قتل کر دیا جو ان کے رزق اور نعمت کا وسیلہ تھی۔جیسا کہ قرآن مجید میں (ارشاد رب العزت) ہے:

"وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ" [۱]

"اور ایک مقررہ دن کا پانی تمہارے پینے کیلئے ہوگا۔"

ایک بزرگ کہتے تھے آپ لوگ ان کے ظہور کے لئے دعائیں کیوں کرتے ہیں کیا آپ چاہتے ہیں کہ وہ آئیں اور آپ انہیں بھی قتل کر دیں کیونکہ وہ لوگوں کی حکومت، حاکمیت اور طور طریقوں میں مزاحم ہونگے جن لوگوں نے دیگر ائمہ کو قتل کیا وہ پاگل نہیں تھے بلکہ (اس وقت)

---

[۱] شعراء:۱۵۵

اصل سبب بے دینی تھا کیا آج بھی اسی طرح نہیں ہو رہا ہے؟![۱]

سوال: ہمارے پاس عصر حاضر میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے وجود اور آپؑ کی غیبت پر کیا دلیل ہے؟

جواب: امام زمانہؑ کی غیبت کے اثبات کے دلائل میں سے ایک دلیل حدیث ثقلین ہے اس حدیث میں "اِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا"[۲] بیان ہوا ہے یعنی قرآن اور اہلبیتؑ ایک دوسرے سے کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے؛ چاہے حاضر ہوں یا غائب! اگر کوئی شخص اس حدیث میں تحقیق کرے اور اس کا معنی سمجھ لے تو اس کے لئے مسئلہ غیبت واضح ہو جائے گا کیونکہ ایسا نہ ہونے کی صورت میں "لَزِمَ الْاِنْفِكَاكُ بَيْنَ الْقُرْاٰنِ وَ الْعِتْرَةِ" (قرآن اور عترتؑ ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے)۔[۳]

سوال: کچھ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام پیدا نہیں ہوئے بلکہ بعد میں پیدا ہوں گے۔ اس عقیدہ کی بنیاد کیا ہے؟ کیا اس سلسلہ میں کوئی روایت بھی ہے؟

جواب: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریفؑ کے وجود اور آپؑ کی خلافت پر وہ لوگ شک کرتے ہیں جو آپؑ کے والد گرامی حضرت امام حسن بن علی العسکری علیہ السلام کی امامت کا عقیدہ نہیں رکھتے وہ لوگ جو امام حسن عسکری علیہ السلام کی امامت کے قائل ہیں وہ ان کے فرزند ارجمند حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے آپ کے جانشین ہونے اور ظہور تک ان کے زندہ ہونے کے معتقد ہیں۔ امام حسن عسکری علیہ السلام سے نقل ہونے والی مشہور و معروف روایات اور اپنے فرزند ارجمند کی جانشینی

---

[۱] بھارانہ۔ص ۳۵،۳۶

[۲] مسند احمد، ج ۳ / ۱۴۔ از منابع اہلسنت

[۳] بہارانہ۔ص ۳۶

کے لئے اُن کی وصیت ایک ثابت اور قطعی امر ہے اس کے معتبر ہونے پر کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

علاوہ ازیں آپؑ کا وجود اور بقا ضروریات دین میں سے ہے کیونکہ تمام مسلمان کچھ لوگوں کی عمر کے طولانی ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں مشرق ومغرب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے مشاہدات متواتر ہیں ان میں صالحین، علماء، غیر علماء اور آپؑ سے متوسّل ہونے والے افراد شامل ہیں، انسان ان لوگوں کی صداقت پر یقین رکھتا ہے، اس یقین کا میں خود بھی ضامن ہوں، جس کے پاس قرآن ہے چاہے وہ جس دور میں بھی ہو اس کے پاس امام بھی ہونا چاہئے انسان کو چاہیے کہ دونوں (قرآن واہلبیتؑ) پر مساوی عقیدہ رکھے۔ [۱]

قرآن نورانی کتاب ہے اور یہ امام کی طرف ہدایت کرتی ہے ہمارے پاس امام کا نہ ہونا اور لوگوں کا بغیر امام کے ہونا ناممکن ہے، اگر ہم ہر اس چیز پر عمل کریں جو ہمارے پاس ہے تب امامؑ کا ظہور ممکن ہوگا۔ [۲]

معلوم نہیں کہ امامؑ کے ظہور کے بعد سب لوگ آپ پر دل وجان سے ایمان لائیں گے بلکہ کچھ لوگ مجبور ہو کر آپ پر ایمان لائیں گے۔ [۳]

ہم سمجھتے ہیں کہ دعائے تعجیل فرج دعا کرنے والے کی عدم شقاوت سے مربوط ہے، لیکن ایسا نہیں، کیونکہ جب امامؑ ظہور فرمائیں گے تو کیا تمام انسان شقاوت و بدبختی سے باہر آجائیں

---

[۱] (بہ سوی محبوب۔ ۱/ ٦٠)

حدیث ثقلین میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنِّی تارِكٌ فیکم الثقلین، احدھما اکبرُ من الآخر: کتاب اللّٰہ حبلٌ ممدودٌ من السماءِ اِلی الارض وعترتی اھل بیتی وانّھما لن یفترقا حتّٰی یردَا عَلَیَّ الحوض (مسند احمد، ج ۳ ص ۱۴)

[۲] ۲۰۰۷۔ نکتہ: ۲/ ۲۴۲

[۳] ۲۰۰۷۔ نکتہ: ۱/ ۳٦۱

گے؟ (ایسا نہیں ہے) مومنین کے لئے ظہور امامؑ برکت اور وسعت کا باعث ہے۔ [۱]

سوال: آپ کی ولادت کس طرح ثابت ہے کیونکہ کچھ لوگوں کا اعتراض ہے کہ آپؑ کی ولادت ایک خاتون [۲] سے مروی ہے؟ [۳]

جواب: اولاً:۔ جی ہاں (امام مہدی علیہ السلام کی ولادت) ایک خاتون سے مروی ہے۔ آپؑ جو عرصہ [۴] لوگوں کے درمیان رہے، کیا اس عرصہ میں کسی نے بھی آپؑ کو نہ دیکھا؟

ثانیاً:۔ امام حسن عسکری علیہ السلام اور دیگر ائمہ اطہار علیہم السلام نے (آپؑ کی ولادت کی) خبر دی ہے۔ علاوہ ازیں شیعوں نے ماضی میں بھی آپؑ کے وجود سے کرامتیں دیکھی تھیں اور آج بھی دیکھ رہے ہیں۔ ہمیں کیا معلوم کہ وہ آج کہاں ہیں اور کس مظلوم کی مدد کر رہے ہیں؟ ہمیں کیا معلوم کہ (ان کے بابرکت وجود کی بدولت) روزانہ کتنے کام ہوتے ہیں؟!

جی ہاں! امامؑ ظالموں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں۔ "اَلْمَحْجُوْبُ عَنْ اَعْيُنِ الظَّالِمِيْنَ" آپؑ ان لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ نہیں جو نہ ظالم ہیں، نہ ظالم کے دوست

---

[۱] ۷۰۰۔ نکتہ: ۱ / ۳۶۶

[۲] اس سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی پھوپھی حضرت حکیمہ خاتونؑ مراد ہیں جو باعظمت خاتون تھیں اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی ولادت کے وقت کمرہ میں موجود تھیں۔

[۳] شرح نہج البلاغہ میں ابن ابی الحدید معتزلی لکھتے ہیں:

ہماری (اہل سنت کی) نظر میں آپ (امام مہدیؑ) اس وقت موجود نہیں ہیں بلکہ بعد میں پیدا ہوں گے۔ (ج: ۷ ص ۱۴)

[۴] آپ نے اپنی عمر مبارک کے پانچ سال (اپنے والد گرامی) حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے زیر سایہ گزارے، نیز غیبت صغریٰ کے دوران 69 سال اپنے نائبین کے ساتھ مربوط رہے اسی دوران چند شیعہ بھی آپ کے نائبوں کے ذریعے آپ سے وابستہ تھے۔

ہیں، نہ ان کا ظالموں سے تعلق ہے اور نہ ہی ظالموں کے گھروں اور محلوں میں رہتے ہیں۔

ثالثاً:۔ضروری نہیں کہ صرف آنکھوں سے دیکھا جائے بلکہ آنکھیں یقین حاصل کرنے کے لئے وسیلہ ہوتی ہیں اگر کوئی شخص پردے کے پیچھے سے کسی کی آواز سنے، اسے سمجھے اور بات کرنے والے کے وجود کا یقین کرلے اور پھر ہمیں ایسی باتیں بتائے جو واقعیت کے مطابق ہوں اور ہمیں ماضی اور حال کے بارے میں بھی بتائے تو ہم بات کرنے والے پر یقین کرلیں گے اگرچہ اسے ہماری آنکھوں نے نہ دیکھا ہو۔

رابعاً!:۔ ہمارے بہت سے بزرگ علماء نے بھی (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو) دیکھنے کا دعویٰ کیا ہے اگر ہم کہیں کہ انہوں نے جھوٹ بولا ہے تو ہماری کیا حالت ہوگی ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔؟! [1]

سوال: ہم دعا میں کہتے ہیں کہ "لَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِيْنِنَا" یہاں دین میں مصیبت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے وہی مصیبت مراد ہے جس کا ہمیں اس وقت سامنا ہے یعنی "امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے جدائی" اس سے بڑی مصیبت اور کیا ہوسکتی ہے؟ خدا ہی جانتا ہے کہ اس (جدائی) کی وجہ سے ہمیں کن کن محرومیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے! (کیونکہ) دین میں مصیبت کا لازمہ دنیاوی مصیبتیں ہیں، اس کا الٹ نہیں۔ [2]

سوال: سفیانی کون ہے؟ ظہور کے وقت اس کے فتنوں کی مختصر وضاحت کریں؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ سفیانی اس وقت موجود ہے، کیا آپ اس بات کی تائید

---

[1] درس خارج فقہ:۶ / ۸ / ۱۳۸۰

[2] ۰۰۷ـ نکتہ: ۲ / ۲۱۷

کرتے ہیں؟

جواب: کچھ روز پہلے میں نے اہل سنت کی ایک کتاب میں پڑھا کہ سفیانی یزید اور معاویہ کے ذریعے ابوسفیان سے منسوب نہیں بلکہ وہ معاویہ کے ایک اور بھائی کے ذریعے ابوسفیان تک پہنچتا ہے۔[۱]

اسی کتاب میں ہے کہ سفیانی جب آئے گا تو وہ ہر اس شخص کو قتل کرے گا جس کا نام محمد علی، زینب اور اُم کلثوم ہوگا۔ نیز وہ بہت سی حاملہ خواتین کو بھی قتل کرے گا۔[۲]

ایک روایت میں ہے کہ سفیانی عراق کے فلاں محلہ یا فلاں علاقہ میں ایک لاکھ ستر ہزار افراد کو قتل کرے گا کچھ لوگ سوچیں گے کہ جب امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ظہور فرمائیں گے اس وقت یہ قتل و غارت گری واقع ہوگی! ایسا نہیں۔ بلکہ قتل و غارت گری امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور سے پہلے ہوگی۔[۳]

اُمید ہے کہ (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور سے) شیعوں کی تمام مصیبتیں اور پریشانیاں ختم ہو جائیں گی۔ سفیانی کے ظلم و ستم بہت سی روایتوں میں بیان ہوئے ہیں۔

مرحوم حاجی نوری سے منقول ہے کہ سفیانی کو اس طرح امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے پاس لایا جائے گا کہ اس کا عمامہ اس کی گردن میں ہوگا اور وہ امامؑ سے کہے گا:۔ اے فرزندِ رسولؐ! مجھے مت مارو! اسی روایت میں ہے کہ وہاں موجود لوگ کہیں گے:۔

”جس شخص نے رسول خدا کی اتنی اولاد کو قتل کیا ہے کیا اسے آزاد کیا جائے گا؟“

بہر حال (اس کے قتل کے لئے) جب لوگوں کا اصرار بڑھ جائے گا تو آپؑ فرمائیں گے:

---

[۱] بحارالانوار: ج ۵۲ ص ۲۱۳، الغیبہ طوسی ص ۴۴۴

[۲] ۶۰۰۔نکتہ: ۱/ ۱۸۶

[۳] بحارالانوار: ج ۵۲ ص ۲۳۷، نکتہ: ۱/ ۳۶۱

"شأنكم" یعنی: تمہیں جو اچھا لگے کرو۔

اس طرح آپؑ اس کے قتل کی اجازت دیں گے اور اسے قتل کیا جائے گا۔ [۱]

سفیانی ہیں یا نہیں؟ یہ بات سمجھنے کے لئے مرحوم مقدس مشہدی نے مقامات مقدسہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی تھی۔ کاظمین میں سواری پر ان کے ساتھ بیٹھے عرب نے (سواری سے) اترتے وقت ان سے کہا: جی ہاں! سفیانی ہیں۔ یہ واقعہ پانچ چھ سال پہلے پیش آیا ہے۔ [۲]

سوال: ہم آخری زمانہ کے فتنوں کے بارے میں سنتے رہتے ہیں وہ کیسے فتنے ہوں گے؟

جواب: خدا کرے کہ ہم اہل حق اور اہلبیتؑ کے طریقہ سے منصرف نہ ہو جائیں اگرچہ تقیہ کے ذریعہ ہی کیوں نہ ہو! اہل ایمان سے ایمان کا چھن جانا ان کے قتل ہونے سے زیادہ برا ہے۔

روایت میں ہے کہ اہل ایمان کو ایسے فتنوں کا سامنا کرنا پڑے گا جو "فتن كقطع المظلم جو فتنے شب ظلمت کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔" ہمیں اتنے امتحانوں کا سامنا ہے اور تم کہتے ہو کہ یہ فتنے شبِ ظلمت کے ٹکڑوں کی طرح ہیں یا نہیں؟ اور (نعوذ باللہ کہتے ہو کہ) اہلبیت اطہار علیہم السلام کا طریقہ حق ہے یا باطل؟!

! ہم پیش بینی شدہ اتنے سارے واقعات دیکھنے کے باوجود شک و تردد کا شکار رہیں۔

سوال: ان امتحانوں اور مصیبتوں کی حد کیا ہوگی؟ برائے مہربانی وضاحت کریں؟

جواب: ائمہ اطہار علیہم السلام نے ہزار سال پہلے خبر دی تھی کہ اہل ایمان کے اتنے امتحان ہوں گے کہ

---

[۱] ۷۰۰ نکتہ: ۲ / ۸۴

[۲] ۷۰۰ نکتہ ۲ / ۶۳، استاد محترم نے ۱۰۔ ۱۵۔ سال پہلے اس واقعہ کو نقل کیا تھا۔

ان میں سے بہت سے لوگ (دائرہ) ایمان سے بھی خارج ہوجائیں گے۔ [۱]

سوال: عصر غیبت میں امت مسلمہ بہت سی مشکلات و مصائب کا شکار ہے آپ کے خیال میں انہیں کیا کرنا چاہئے اور مشکلات سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟

جواب: خدا جانتا ہے کہ امامؑ کے زمانۂ غیبت میں مسلمانوں کو اس سے بھی بری مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا تھا اور سامنا کرنا پڑ رہا ہے! جرمنی نے مختصر وقت میں یورپ کے چودہ ممالک کو شکست دی جن میں سب سے بڑا ملک یونان تھا جسے شکست دینے میں پچیس دن لگ گئے۔

اس لحاظ سے اسلامی ممالک ان کے نزدیک ایک لقمہ سے زیادہ نہیں! لیکن تیزی کے ساتھ ترقی کا لازمہ پیٹھ پیچھے دشمن سے غفلت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مشرقی و مغربی طاقتوں کو عذاب میں مبتلا کر کے آمنے سامنے لا کھڑا کیا ہے اور ظاہراً امام کے ظہور تک اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔

لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ. [۲]

"اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔"

اگر دو گروہ مصروف جنگ ہوں اور کسی کا سپہ سالار قتل ہو جائے تو جس کا سپہ سالار قتل ہوا ہو اس گروہ کے پاس دو راستے ہوتے ہیں:

(۱) تسلیم ہو جائیں (۲) یا پھر سالار کے بغیر جنگ جاری رکھیں۔

کفار کے مقابلے میں ہماری بھی تقریباً یہی حالت ہے.................

کیا ہمیں اپنی حفاظت نہیں کرنی چاہئے؟

---

[۱] ۲۰۰۷، نکتہ: ۲ / ۶۸

[۲] بحار الأنوار (ط-بیروت)۔ ج۳۶ ص۲۸۴۔ باب: ۴۱

اپنی حفاظت کا طریقہ یہ ہے کہ

اوّلاً؛ کفار کے دھوکے میں نہ آئیں۔

ثانیاً؛ (اپنی طرف مائل کرنے ،مسلمانوں اوران کے اموال پر مسلط ہوکر ظلم وستم کرنے کے لئے) جو چیز وہ ہمیں بطور ہدیہ دیں اسے قبول نہ کریں۔

سوال: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کب تک رہے گی اور اتنی طویل کیوں ہے؟

جواب: (اس سلسلے میں) کیا کہا جا سکتا ہے؟ معلوم نہیں کہ غیبت کا یہ سلسلہ کب تک رہے گا۔گذشتہ امتوں میں غیبت تو تھی لیکن کسی بھی امت میں اس طرح کی نامعلوم اور غیر معین مدت کے لئے غیبت نہیں تھی۔

ہم مسلمان اپنے پیغمبر اور گیارہ اماموں کے ادوار میں امتحان دے چکے ہیں اگر آپؑ بھی ظاہر ہوجائیں تو آپؑ کے ساتھ بھی وہی سلوک کریں گے (جو ان کے ساتھ کیا تھا)

ائمہ اہلبیت علیہم السلام کے زمانہ میں جو لوگ بنو امیہ اور بنو عباس کی طرف مائل تھے،کیا وہ پاگل تھے؟انہوں نے دین اور دنیا میں سے دنیا کا انتخاب کیا جو آخرت کی ضد ہے۔!

(ان کے پاس جو عہدے اور منصب تھے) آج تک ہمیں ایسے مناصب کی پیش کش نہیں کی گئی تاکہ ان کے ذریعے ہمارا امتحان ہو۔[1]

سوال: روایات میں ہے کہ اگر ایمان کے دس درجے ہیں تو سلمان رضی اللہ عنہ ان تمام درجوں پر فائز ہوچکے ہیں، ایمان کی ان بلندیوں تک ہم کیسے پہنچ سکتے ہیں؟

---

[1] ۶۰۰_نکتہ_۱/۸۸

جواب: کیا سب لوگ سلمانؓ اور ابوذرؓ بن سکتے ہیں جنہوں نے مصیبتوں پر صبر کیا؟ یا عمارؓ کی طرح ہو سکتے ہیں جو قتل ہونے کے لئے بھی تیار رہتے تھے......؟

وہ جس منزل پر فائز تھے، اس کے دروازے بند ہو چکے ہیں، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سلمانؓ کی ایک رات کی نماز جتنی بھی اہمیت نہیں رکھتا!

آپؓ بھیڑ کی کھال پر بیٹھتے تھے اور عجیب و غریب قسم کی نماز پڑھتے تھے۔

اس کے باوجود فرمان ہے کہ "(زمانہ) غیبت کی عبادت (زمانہ) حضور کی عبادت سے افضل ہے۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے لئے اس سے بھی بلند و بالا مقام تک رسائی ممکن ہے۔!

ہم نے علماء کی عجیب و غریب کرامتیں دیکھی ہیں جنہیں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ [۱]

سوال: زمانہؑ غیبت میں ہمارا وظیفہ کیا ہے؟

جواب: گویا ائمہ اطہار علیہم السلام نے ہم پر اتمام حجت کے لئے فرمایا ہے کہ "فرج (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) کے لئے بہت دُعائیں کرو۔" البتہ (دعا) صرف زبانی نہیں ہونی چاہئے۔ نیز فرمایا کہ "پہلے بیان ہونے والے طور طریقوں پر عمل کرو۔ [۲]

یعنی پیش آنے والے حوادث اور واقعات پر اسی طرح عمل کرتے رہو جس طرح پہلے عمل کرتے تھے۔

ائمہ اطہار علیہم السلام ہمیں بتانا چاہتے ہیں کہ یقین پر عمل کرو اور جہاں تمہیں یقین نہ ہو وہاں

---

[۱] ۶۰۰ نکتہ ۱ / ۸۸

[۲] روایت میں ہے کہ "تمسّکوا بالامر الاوّل الذی انتم علیه، حتّٰی یبیّن لکم" (تمہیں جو پہلا حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کرتے رہو جب تک تمہارے لئے بات واضح نہ ہو جائے۔)

ٹھہر جاؤ اور احتیاط کرو۔[۱]

سوال: ہم خود کو ظہور کے لئے کس طرح تیار کریں؟

جواب: آمادگی کا ایک راستہ توبہ ہے۔توبہ کے ذریعے ان تمام مصیبتوں کو ختم کیا جا سکتا ہے جو اس وقت شیعوں کو درپیش ہیں اور پہلے کبھی انہیں اس طرح کی مصیبتوں کا سامنا نہیں کرنا پڑتا تھا۔[۲]

سوال: کیا ہمارا اعمال نامہ امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) کے سامنے پیش ہوتا ہے؟ اور آپ ہمارے اعمال کو دیکھ رہے ہیں؟

جواب: ہر ہفتہ (پیر اور جمعرات کے دن) لوگوں کے اعمال امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ ہم ویسے نہیں ہیں جیسا ہمیں ہونا چاہیے۔[۳]
وہ چیز جو ہمارے لئے شرمندگی کا باعث ہے وہ یہ ہے کہ آپ (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) تمام چیزوں کے بارے میں جانتے ہیں اور سب کچھ سنتے ہیں کیونکہ آپ عَيْنُ اللهِ النَّاظِرَةِ، اُذُنَ اللهِ السَّامِعَةِ الْوَاعِيَةِ ہیں۔[۴]

ہم نے امامؑ کا قرب حاصل کرنے کے لئے کیا کیا ہے؟

آپ لوگ جو اُن کے حاضر و ظاہر ہونے کے طالب ہیں، ایسے اعمال کیوں نہیں کرتے جن کے ذریعے آپ خود کو ہمیشہ اُن کے سامنے دیکھیں؟ وہ ہمیں دیکھ رہے ہیں اور ہم انہیں نہیں دیکھ رہے!

---

[۱] ۶۰۰_نکتہ:۱/ ۲۳

[۲] ۶۰۰ نکتہ ۲/ ۱۰۹

[۳] ۶۰۰_نکتہ:۲/ ۱۲۰

[۴] آپؑ خدا کی دیکھنے والی آنکھیں اور سننے والے کان ہیں۔اقتباس از زیارت مطلقہ امیر المومنینؑ، (بحار الانوار۔ج/ ۱۰۰/ ص ۳۰۵)

ہم اُن سے اتنے دور کیوں ہیں؟ [۱]

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ ائمہ اطہار علیہم السلام نہیں دیکھتے اور ہمارے مردوں کی طرح ہیں۔

ایک سنی جب سامراء میں موجود سرداب مقدس کے پاس سے گزرا تو اس نے سرداب سے ایک شخص کی آواز سنی جو بار بار کہہ رہا تھا:

یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ علیہ السلام، **یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ** علیہ السلام

اس نے اسے طنزیہ کہا کہ جواب ملنے تک **یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ** علیہ السلام، **یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ** علیہ السلام کہتے رہو!!

وہ یہ بات نہیں سمجھیں گے کیونکہ نادان ہیں۔ ائمہ اطہار علیہم السلام، **عین اللہ الناظرہ و اذنہ الواعیہ** ہیں۔ جب کوئی بات کہی جاتی ہے تو وہاں موجود لوگوں کے سننے سے پہلے وہ اسے سنتے ہیں۔ [۲]

سوال: ہم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ کس طرح ارتباط قائم کر سکتے ہیں؟

جواب: ائمہ اطہار علیہم السلام مخصوصاً امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ ان طریقوں سے ارتباط قائم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ خدا کی معرفت۔ ۲۔ پروردگار کی خالص اطاعت

یہ دو طریقہ خدا اور اُن ہستیوں کی محبت کا باعث ہیں جن کے ساتھ خدا محبت کرتا ہے جیسے انبیاء کرام اور اوصیاء مخصوصاً محمد و آل محمد علیہم السلام کے ساتھ محبت اور ارتباط کا باعث ہیں ان حضرات میں

---

[۱] فیضی از ورای سکوت/ ۲۲۸

[۲] بہارانہ/ ۵۵

سے حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف سب سے زیادہ ہمارے قریب ہیں۔ [۱]

سوال: عصر حاضر میں پوری دنیا مخصوصاً ہمارے ملک میں شیعوں کو مختلف مصیبتوں اور پریشانیوں کا سامنا ہے اس کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ہمیں چاہئے کہ دعا "عَظُمَ الْبَلَآءُ وَ بَرِحَ الْخَفَآءُ" [۲] پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے سوال کریں کہ صاحب امر (امام زمانہؑ) کا ظہور فرمائے۔ [۳]

ہمیں ان کا ساتھ دینا چاہئے اگر انہیں بھیجا گیا تو ٹھیک ورنہ ان سے دور نہ ہوں، ان کی رضا سے دور نہ ہوں، وہ دیکھ بھی رہے ہیں ہماری ساری باتیں سن بھی رہے ہیں جو ہم ایک دوسرے سے کرتے ہیں۔ [۴]

ہر وقت تعجیل ظہور اور مومنین کی پریشانیوں سے نجات کے لئے یہ دعا کرنی چاہئے:

---

[۱] بہ سوی محبوب/ ۶۱

[۲] بہ سوی محبوب/ ۱۰۹

[۳] مکمل دعا یہ ہے:

اِلٰھِیْ عَظُمَ الْبَلَآءُ وَ بَرِحَ الْخَفَآءُ وَ انْكَشَفَ الْغِطَآءُ وَ انْقَطَعَ الرَّجَآءُ وَ ضَاقَتِ الْاَرْضُ وَ مُنِعَتِ السَّمَآءُ وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ اِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَ عَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَ الرَّخَاءِ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اُولِي الْاَمْرِ الَّذِيْنَ فَرَضْتَ عَلَيْنَا طَاعَتَھُمْ وَ عَرَّفْتَنَا بِذٰلِكَ مَنْزِلَتَھُمْ فَفَرِّجْ عَنَّا بِحَقِّھِمْ فَرَجًا عَاجِلًا قَرِيْبًا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ ھُوَ اَقْرَبُ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اِكْفِيَانِيْ فَاِنَّكُمَا كَافِيَایَ وَ انْصُرَانِيْ فَاِنَّكُمَا نَاصِرَایَ يَا مَوْلَانَا يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ الْاَمَانَ الْاَمَانَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ بِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ.

المصباح للكفعمی (جنة الأمان الواقية)۔ ص: ۱۷۶۔ (سعیدی)

[۴] بہ سوی محبوب/ ۱۰۹

اَللّٰھُمَّ اکْشِفْ ھٰذِہِ الْغُمَّۃَ عَنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بِظُھُوْرِہٖ. [۱]

”اے اللہ! حضرت حجتؑ کے ظہور کے ذریعے اس امت کی پریشانیاں حل فرما۔“

واقعاً اسلام، مسلمین مخصوصاً مومنین ظلم وستم اور بلاؤں میں بہت گرفتار ہو چکے ہیں۔ [۲]

عصر حاضر میں شیعوں کو بہت سی مصیبتوں کا سامنا ہے لہٰذا مقامات مقدسہ اور دیگر مقامات پر ان کی مشکلات سے نجات کے لئے دعا اور تضرع وزاری کریں............... ہمیں سب سے توسّل، دعا اور تضرع کا تقاضا کرنا چاہئے تاکہ مشکلات حل ہو جائیں۔ دعائے فرج اگر سب کے لئے باعث آسائش نہیں ہوگی تو ان شاء اللہ دعا کرنے والے کے لئے باعث آسائش ہوگی۔ جیسا کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ تعجیل فرج کی دعا کرو کیونکہ ”اس میں تمہارے لئے آرام وآسائش ہے۔“ [۳]

کچھ لوگ مرحوم حاج آغا شیخ حسن علی تہرانی سے متوسّل ہو کر نتیجہ حاصل کرتے ہیں اور امام عصر علیہ السلام سے متوسل نہیں ہوتے۔ ہمیں چاہئے کہ سب سے زیادہ امام عصر علیہ السلام سے متوسّل ہوں

---

[۱] مستدرک الوسائل ومستنبط المسائل/ ج5 /75 /22- ص:69

[۲] ۷۰۰ نکتہ:۱/۱۰۴

[۳] حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کا فرمان ہے:

”اَکْثِرُوا الدُّعَاءَ بِتَعْجِیلِ الْفَرَجِ فَإِنَّ ذٰلِکَ فَرَجُکُم“.

تعجیل فرج کے لئے دعا کرو یقیناً اس میں تمہارے لئے آسائش وآرام ہے“

(کمال الدین و تمام النعمة / ج۲ ص۴۸۵ ۔ باب:۴۵۔ ذکر التوقیعات الواردة عن القائم علیہ السلام الإحتجاج علی أهل اللجاج (للطبرسی) / ج۲ ص۴۷۱ ۔ احتجاج الحجة القائم المنتظر المهدی صاحب الزمان صلوات الله علیه و علی آبائه الطاهرین، کشف الغمة فی معرفة الأئمة (ط-القدیمة) / ج۲ ص۵۳۲ ۔ الفصل الثالث فی ذکر بعض التوقیعات الواردة منه علیہ السلام بحار الأنوار (ط-بیروت) / ج۵۲ ص۹۲ ۔ باب:۲۰ علة الغیبة و کیفیة انتفاع الناس به فی غیبته صلوات الله علیه

اور نتیجہ لیں۔ یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف دوسروں سے زیادہ مؤثر ہیں۔ اگر اہل ایمان اپنی حقیقی پناہ گاہ (یعنی حضرت امام زمانہؑ) کو پہچان لیں اور ان کی پناہ میں چلے جائیں تو کیا ہوسکتا ہے کہ ان کی طرف سے عنایت نہ ہو؟ [۱]

سوال: کیا کوئی طریقہ ہے جس کے ذریعے ہم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے ملاقات کریں اور آپؑ کی زیارت سے مشرف ہوں؟

جواب: کچھ لوگ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو دیکھنے کے لئے ذکر پڑھتے ہیں۔ تم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو دیکھنے کے لئے اتنا اصرار کیوں کرتے ہو؟ کوشش کرو کہ حضرتؑ پر تمہارے عقیدہ میں اضافہ ہوجائے اور وہ تم سے راضی وخوشنود ہوں۔ [۲]

اگر ہم جان لیں کہ ہم عَيْنُ اللهِ النَّاظِرَةِ [۳] (خدا کی دیکھنے والی آنکھ) کے سامنے ہیں تو کیا ہمارے اندر حضرت غائبؑ کو دیکھنے کی طاقت ہے جبکہ ہم اُن کی مرضی کی مخالفت کرتے ہیں ہم سے نماز اور روزہ چھوٹ جاتا ہے، ہم (دوسروں کی) غیبت کرتے ہیں اور انہیں تکلیف دیتے ہیں۔ کیا ہم چاہتے ہیں کہ امامؑ ہم سے فرمائیں:

ابحت لكم المحرمات واسقطت عنكم الواجبات

"کیا میں نے تم پر حرام کو حلال کیا تھا اور واجبات کو تم سے اٹھالیا تھا۔"

کیا ہوتا جو تم خدا کی عبادت کے ذریعے اس آقا (امام زمانہ علیہ السلام) کے ساتھ اپنے ارتباط کو

[۱] روزنہ ھایی از عالم غیب/ ۵۵

[۲] بہجت عارفان: / ۲۱۸

[۳] یہ عبارت معصومین علیہم السلام کے لئے روایات میں بیان ہوئی ہے۔ (بحار الانوار: ۲۶ / ، توحید صدوق/ ۱۶۷، معانی الاخبار/ ۱۶)

محفوظ کر لیتے۔ [۱]

سوال: کیا یہ کافی ہے کہ ہم غیبت کے زمانہ میں صرف امامؑ کی آمد کے منتظر ہوں اور انتظار فرج کرتے رہیں۔

جواب: صرف انتظارِ فرج کافی نہیں بلکہ اطاعت اور بندگی بھی ضروری ہے۔مخصوصاً ان واقعات پر توجہ ضروری ہے جو امامؑ کے ظہور سے پہلے رونما ہوں گے......۔
خدا ہی جانتا ہے کہ ایمان کی کمزوری کی وجہ سے لوگوں کو کن کن چیزوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔کیا ممکن ہے کہ ایمان، اطاعت اور بندگی کے بغیر ہی عافیت مطلقہ حاصل ہو جائے؟ [۲]

سوال: کچھ لوگ صرف خدا کے معتقد ہیں، انبیاء اور ائمہ مخصوصاً امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف پر عقیدہ نہیں رکھتے، ایسے عقیدے کے بارے میں جناب عالی کیا فرماتے ہیں؟

جواب: ہم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے محبت کرتے ہیں کیونکہ آپ امیرنحل ہیں ہمارے تمام امور آپؑ کے ذریعے ہم تک پہنچتے ہیں اور آپؑ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارا امیر بنایا ہے، ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس لئے محبت کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ہمارے اور اپنے درمیان وسیلہ قرار دیا ہے۔اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں کیونکہ وہی تمام نیکیوں کا منبع ہے، ممکنات کا وجود اسی کا فیض ہے لہٰذا اگر ہم خود کو اور اپنے کمال کو چاہتے ہیں تو ہمیں خدا سے محبت کرنی ہوگی اور اگر ہم خدا سے محبت کرتے ہیں تو ہمیں نبیؐ اور امامؑ سے بھی

---

[۱] ۶۰۰ نکتہ: ۱/ ۳۰۵

[۲] در محضر بہجت۔ج ۱، ص ۱۱۹

محبت کرنی ہوگی کیونکہ وہ فیض رسانی کا وسیلہ ہیں بصورت دیگر ہم یا خود سے محبت نہیں کرتے یا پھر فیض پہنچانے والے وسیلوں سے محبت نہیں کرتے۔ [۱]

سوال: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی رضا وخوشنودی کے لئے کون سے اعمال انجام دینے چاہئیں؟

جواب: اگر ہم دین کے قطعی اور یقینی امور پر عمل کریں گے تو سوتے وقت اور اپنا محاسبہ کرتے وقت ہمیں معلوم ہوجائے گا کہ ہم نے جو کام کئے ہیں ان میں سے کن کاموں سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہم سے یقینی طور پر راضی ہیں اور ہمارے کن کاموں سے ناراض ہیں۔ [۲]

سوال: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی رضا وخوشنودی کے لئے ہمیں کون سے اجتماعی کام کرنے چاہئیں؟

جواب: اجتماعی کاموں کے سلسلے میں ہمیں نہ تو دوسروں کو دیکھنا چاہیے اور نہ ہی ان کی پیروی کرنی چاہیے کیونکہ لوگ معصوم نہیں ہوتے اگرچہ بزرگ ہی کیوں نہ ہوں۔ بلکہ ہمیں دیکھنا ہوگا کہ اگر ہم اکیلے ہوتے اور ہمارے ساتھ کوئی اور نہ ہوتا تو ہم وہ کام کرتے یا نہ کرتے؟ [۳]
ہمیں تمام کاموں میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی رضا وخوشنودی کو مدنظر رکھنا چاہیے خواہ سہم امامؑ خرچ کرنے کا مسئلہ ہو یا اجتماعی امور ہوں۔

سوال: کیا زمانہ غیبت میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے ملاقات ممکن ہے؟

---

[۱] بہ سوی محبوب: ۲۴

[۲] بہارانہ/ ۶۰

[۳] امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف درکلام آیت اللہ بہجت/ص ۳۹

جواب: سب کو اپنی فکر کرنی چاہیے اور حضرت حجتؑ سے مربوط رہنے اور اپنی مشکل حل کرنے کے بارے میں سوچیں، چاہے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور اور فرج کا زمانہ دور ہو یا قریب!۔

ایسے لوگ بھی تھے جن کے نزدیک گویا غائب امامؑ حاضر اور ظاہر تھے وہ بغیر کسی تار کے آپ سے مربوط رہتے تھے اور آپؑ کا جواب سنتے تھے۔ [۱]

سوال: یہ بات ہے تو پھر کیوں (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے) ملاقات کا دعویٰ کرنے والے پر لعنت کی گئی ہے؟

جواب: مرحوم مقدس اردبیلیؒ اور سید بحر العلومؒ جن کے جھوٹے ہونے کا احتمال تک نہیں ہے وہ اس عبارت فعلیہ لعنة الله (یعنی: اس پر خدا کی لعنت ہے) کو قبول نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے: یہ (جملہ) بابیّت یا مہدویتؑ کا دعویٰ کرنے والوں کے ساتھ مربوط ہے۔ [۲]

سوال: عصر حاضر میں بہت سے لوگ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی آمد کے مشتاق ہیں آپؑ ظہور کیوں نہیں فرماتے؟

جواب: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف آ گئے تو ہم ان کے ساتھ بھی وہی کریں گے جو آپؑ کے پاک وطاہر آباء واجداد (علیہم السلام) کے ساتھ کیا تھا۔ کیا ہو سکتا ہے کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے چالیس کروڑ ساتھی ہوں اور آپؑ ظہور نہ فرمائیں؟

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو تیر مارنے والوں میں

---

[۱] بہارانہ/ ٦٦

[۲] ۲۰۰۷، نکتہ: ۲ / ۱۳۳

سے نہ ہوں۔ [۱]

سوال: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف، امامؑ ہیں اور امامؑ کی دعا مستجاب ہوتی ہے آپؑ اپنے ظہور کے لئے دعا کیوں نہیں کرتے؟

جواب: غائب امامؑ علم کے عظیم مقام پر فائز ہیں آپؑ کے پاس دوسروں سے زیادہ اسم اعظم ہے اس کے باوجود حضور اور خواب میں جو بھی آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے آپ اس سے فرماتے ہیں "میرے لئے دعا کرو"۔

آپؑ مردوں کو زندہ کرنے کی طاقت رکھنے کے باوجود وسیع زندان میں ہیں۔ آپؑ کو خود پر حق نہیں اگرچہ آپ دوسروں کے فردی امور کے سلسلے میں خاص عنایت فرماتے ہیں لیکن ان اجتماعی امور کے لئے کچھ نہیں کرتے جو آپؑ کے ساتھ مربوط ہیں۔

خدا کرے کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ شیعوں اور اہل ایمان کا ارتباط مضبوط ہو جائے۔ [۲]

سوال: آپ کی نظر میں آخر الزمان میں ہلاکت سے بچنے کا بہترین عمل کیا ہے؟

جواب: آخر الزمان میں ہلاکت سے بچنے کا بہترین عمل دعائے فرج امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہے۔ البتہ وہ دعائے فرج جو ہمارے تمام اعمال پر اثر رکھتی ہو۔ [۳]

سوال: استاد معظم! الحمد للہ! شیعہ دعائے فرج بہت زیادہ پڑھتے ہیں، ممکن ہو تو

---

[۱] ۲۰۰۷، نکتہ: ۲ / ۱۵۳

[۲] بھارانہ: ۸۷

[۳] نکتہ ہای ناب: ۲۷

دعائے فرج پڑھنے کے سلسلے میں مزید وضاحت کریں؟

جواب: خدا ہی جانتا ہے کہ مصلحت ظہور کے لئے یہ دعائیں کتنی تعداد میں ہونی چاہئیں؟ اگر کسی کی دعا میں جدیت اور صداقت ہو تو یقینی ہے...... امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف بابصیرت ہیں، ہماری طرح چشم بستہ نہیں ہیں شرائط کے ساتھ دعا کرنی چاہیے۔ گناہوں سے توبہ دعا کی شرائط میں سے ہے جیسا کہ ارشاد گرامی ہے:

"دُعَاءُ التَّآئِبِ مُسْتَجَابٌ"

"توبہ کرنے والے کی دعا مستجاب ہوتی ہے"۔

ایسا نہ ہو کہ ہماری دعا تو تعجیل فرج کے لئے ہو لیکن ہمارے اعمال ظہور میں دوری کا باعث ہوں۔ [۱]

سوال: کیا زمانہ غیبت میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف شیعوں کے حالات سے باخبر ہیں؟

جواب: زمانہ غیبت پر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو مکمل دسترس حاصل ہے آپ نہ صرف تمام امور جانتے ہیں بلکہ فعال بھی ہیں۔ آپ مرزا شیرازیؒ بزرگ کی طرف بہت سے پیغام اور احکام بھیجتے تھے۔ [۲]

سوال: جب امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ظہور فرمائیں گے تو کیا ہم سے ہمارے تمام امور کے بارے میں پوچھیں گے اور ہمیں اُن کے جواب دینے ہوں

---

[۱] ۶۰۰ نکتہ ۱/ ۱۹

[۲] جلسہ درس خارج فقہ، مورخہ ۱۹/ ۷/ ۸۲ ۱۳، بروز بدھ

گے؟

جواب: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ظہور کے بعد ہم سے پوچھیں گے کہ تم نے فلاں ظاہری کام کیوں کیا تھا؟ البتہ معلوم نہیں کہ آپ مخفی اور پوشیدہ کاموں کے بارے میں بھی جستجو کریں گے یا نہیں۔ [۱]

سوال: "جزیرہ خضراء" محض افسانہ ہے یا اس کی کوئی حقیقت بھی ہے؟

جواب: "جزیرہ خضراء" کیا کسی خاص جگہ کا نام ہے یا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف جہاں بھی تشریف لے جاتے ہیں وہی "جزیرہ خضرا" ہے؟

دوسرے نظریہ کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ حضرت خضرؑ جنہوں نے آب حیات پیا ہے جہاں بھی جاتے ہیں وہ جگہ سرسبز وشاداب ہو جاتی ہے۔ نیز حضرت خضرؑ کے بارے میں ہے کہ آپؑ کا ذکر جہاں بھی ہوتا ہے آپؑ وہاں حاضر ہو جاتے ہیں لہٰذا انہیں یاد کرتے وقت ان پر سلام کرنا چاہیئے۔

کیا ممکن ہے کہ حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف جو اُن سے زیادہ عظمت رکھتے ہیں اُن کی طرح نہ ہوں؟

مومن کا دل سبز وخرم اور حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کے آنے کی جگہ ہے۔ [۲]

مومن کا دل ہی جزیرہ خضرا ہے۔ ہمارے دل ایمان اور نور معرفت سے خشک ہو چکے ہیں ایمان اور خدا کے ذریعے اپنے دلوں کو آباد کریں تاکہ اس بات کی تائید ہو جائے کہ واقعاً وہاں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف تشریف لاتے ہیں۔

---

[۱] بہارانہ/۸۶

[۲] ۲۰۰۷، نکتہ: ۲/ ۳۰۸

سوال: آپؑ کی نظر میں کیا ظہور قریب ہے؟

جواب: پہلے ہم جوانوں کو بشارت دیتے تھے کہ وہ حضرت بقیۃ اللہ الاعظمؑ کے ظہور کو درک کریں گے لیکن اب بوڑھوں کو بھی بشارت دے رہے ہیں کہ وہ بھی ظہور کا زمانہ دیکھیں گے۔ [۱]

سوال: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ خود امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف بھی اپنے ظہور کے وقت کے بارے میں نہیں جانتے۔ کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب: امام صادق علیہ السلام نے ایک روایت میں فرمایا:

شِیعَتُنَا اَصْبَرُ مِنَّا .... لِاَنَّا نَصْبِرُ عَلَی مَا نَعْلَمُ وَ شِیعَتُنَا یَصْبِرُونَ عَلَی مَا لَا یَعْلَمُونَ. [۲]

یعنی: "ہمارے شیعہ ہم سے زیادہ صابر ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیونکہ ہم اس چیز پر صبر کرتے ہیں جس کے بارے میں جانتے ہیں اور وہ اس چیز پر صبر کرتے ہیں جس کے بارے میں نہیں جانتے۔"

حضرت غائبؑ کا عجیب صبر ہے ! آپ ہر وہ چیز جانتے ہیں جو ہم جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔ آپؑ ہمارے تمام امور، مشکلات اور پریشانیوں کے بارے میں جاننے کے باوجود اپنے روز موعود (وقت ظہور) کے منتظر ہیں۔ آپؑ کو معلوم ہے کہ آپؑ کب ظہور فرمائیں گے۔

یہ جو کہا جاتا ہے کہ آپؑ اپنے ظہور کے وقت کے بارے میں نہیں جانتے صحیح نہیں ہے۔ [۳]

---

[۱] حدیث وصال:/ ۱۲۳

[۲] اصول کافی: ۲ / ۹۳

[۳] بہارانہ: ۲۰۱

سوال: ہم نے سنا ہے کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اس وقت ظہور فرمائیں گے جب زمین ظلم وستم سے بھر جائے گی اس کی وضاحت فرمائیں۔

جواب: ہم معین نہیں کر سکتے کہ **مُلِئَتْ ظُلْماً وَ جَوْرًا** [۱] سے کتنا ظلم وستم مراد ہے۔ ظاہراً جب ظلم وستم ہر جگہ پھیل جائے گا اس وقت آپؑ کا ظہور ہوگا کیونکہ یہ نہیں کہا گیا کہ **مُلِئَتْ وَ بَقِيَتْ عَلَى مَا مُلِئَتْ** یعنی "بھر جائے گی اور اس حالت میں باقی رہے گی" بلکہ صرف **مُلِئَتْ** (دنیا ظلم وستم سے) بھر جائے گی کہا گیا ہے۔ موجودہ دور **مُلِئَتْ ظُلْماً وَ جَوْرًا** کا زمانہ ہے کیونکہ آج ایک بالشت زمین بھی ظلم وستم سے خالی نہیں لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ **مُلِئَتْ** سے کتنا ظلم وستم مراد ہے کیونکہ زمانہ ظہور کی ساری خصوصیتیں معین نہیں ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمانہ ابھی تک نہیں آیا جس پر **مُلِئَتْ** دلالت کرے۔ [۲]

سوال: زمانہ ظہور میں روایات، اقوال اور علماء کے فتاویٰ کی کیا حیثیت ہوگی؟ کیا سب منسوخ ہو جائیں گے؟

جواب: تمام روایات اور علماء کرام کے اقوال زمانہ ظہور تک باقی رہیں گے اور زمانہ ظہور میں بھی ہوں گے کیونکہ جو کچھ بعد میں وقوع پذیر ہوگا پچھلے واقعات اور روایات کی شرح ہے، نہ کہ پچھلے واقعات کو منسوخ کرنے والا ہے۔ لہٰذا زمانہ ظہور میں یہ مطالب ہوں گے اور ان سے استفادہ بھی کیا جائے گا۔ [۳]

---

[۱] کافی۔۱/۳۴۱

[۲] بہارانہ/۱۰۲

[۳] جلسہ درس خارج فقہ، ۷۔۱۱۔۸۲

سوال: اگر کسی کی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے ملاقات ہو تو وہ اس کا اعلان کرے یا اس کے لئے خاموشی بہتر ہے؟

جواب: یہ دعویٰ کرنے والے پر منحصر ہے جہاں تک اس دعویٰ کو ماننے کا تعلق ہے اگر آپ کو قرائن سے اس دعویٰ کی صداقت پر یقین ہو تو مان لیں۔

سوال: روایات میں مدعی مشاہدہ (وہ شخص امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو دیکھنے کا دعویٰ کرتا ہے) کی تکذیب کا حکم کیوں ہے؟

جواب: روایت من ادعی المشاھدۃ [۱] .... سماع صوت اور مکاتبہ کو شامل نہیں ہے (یعنی جو شخص امامؑ کی آواز سننے یا امامؑ کے ان کے ساتھ خط و کتابت کرنے کا دعویٰ کرے اسے نہیں جھٹلایا جا سکتا)۔

نیز یہ اس شخص کو بھی شامل نہیں جس نے آپؑ کے حضور سے مشرف ہونے اور آپؑ کے چلے جانے کے بعد سمجھا ہو کہ جس کے ساتھ اس کی ملاقات ہوئی وہ امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف تھے۔ [۲]

سوال: ہمیں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے ملاقات اور ان کی زیارت کا بہت شوق ہے ہم کس طرح امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت سے مشرف

---

[۱] مکمل حدیث یہ ہے:

...........مَنِ ادَّعَی الْمُشَاهَدَةَ قَبْلَ خُرُوجِ السُّفْيَانِيِّ وَ الصَّيْحَةِ فَهُوَ كَاذِبٌ مُفْتَرٍ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ.(منتخب الأنوار المضيئة فی ذکر القائم الحجة عليه السلام / النص/۱۳۰)(سعیدی)

[۲] جلسہ درس خارج فقہ: ۱۶/ ۷/ ۱۳۸۲

ہو سکتے ہیں؟

جواب: ضروری نہیں کہ انسان امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں حاضر ہونے کی فکر میں لگا رہے بلکہ شاید ائمہ اہلبیتؑ کے ساتھ توسل کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا، ان کی خدمت میں حاضر ہونے سے بہتر ہو۔ کیونکہ ہم چاہے جہاں بھی ہوں وہ ہمیں دیکھتے اور سنتے ہیں زمانہ غیبت میں عبادت کرنا، زمانہ حضور میں عبادت سے زیادہ افضل ہے اور ائمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی کی بھی زیارت کرنا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کرنے کی طرح ہے۔ [۱]

سوال: اگر ہمیں اللہ تعالیٰ توفیق دے اور ہم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی ملاقات سے مشرف ہوں تو آپ کی نظر میں ہمیں ان استثنائی لمحات میں امامؑ سے کیا طلب کرنا چاہیے؟

جواب: صرف امامؑ کو پالینا اور دیکھنا مہم نہیں کیونکہ آپؑ کو عرفات [۲] یا دیگر مقامات پر ہمیشہ نہیں دیکھا جا سکتا اور ممکن نہیں ہے لہٰذا کسی بزرگ نے فرمایا ہے کہ شاید آپ بھی امامؑ کی خدمت سے مشرف ہو چکے ہوں بہت سے لوگ امامؑ کی خدمت میں مشرف ہو چکے ہیں۔ [۳]

اگر آپ امامؑ کی زیارت سے مشرف ہوں تو ان سے نہ کہنا کہ خدا سے میرے لئے بیوی، گھر، فلاں بیماری سے نجات یا امراض سے نجات طلب کریں...... کیونکہ یہ کام اتنے مہم نہیں ہیں۔

[۱] بہارانہ/ ۱۱۰

[۲] مناسک حج میں سے ایک وقوف عرفات ہے تمام حجاج کرام نو (۹) ذی الحجہ کو عصر کے وقت اس صحرا میں جا کر دعا و مناجات میں مصروف ہو جاتے ہیں، چونکہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہر سال مراسم حج میں شریک ہوتے ہیں اور مناسک حج بجالاتے ہیں اس صحرا میں امامؑ کے بعض عشاق کی حالت نا قابل وصف ہوتی ہے۔

[۳] روایت میں ہے کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے بعد لوگ جب آپ کو دیکھیں گے تو کہیں گے: ہم نے تو آپ کو کئی بار دیکھا ہے وہ آپ کو پہچان لیں گے۔

ہم سب اپنی ذاتی حاجتوں کی فکر میں ہیں اور ہمیں اس ہستی کی کوئی فکر نہیں جس سے سب کو فائدہ ہوگا اور وہ اہم ترین ضرورتوں میں سے ہیں۔ [۱]

سوال: کیا جناب عالی امامؑ کی زیارت سے مشرف ہونے کے لئے کوئی ذکر، دعا یا خاص عمل بیان کرنا پسند کریں گے؟

جواب: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کے لئے دعائے تعجیل فرج کے ساتھ آپ کی خدمت میں کثرت سے درود ہدیہ کریں۔ بار بار مسجد جمکران جائیں اور اس (مسجد) سے مربوط نمازیں پڑھیں۔ [۲]

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں حاضری کے لئے مرحوم آقا قاضی نے الحاج شیخ محمد تقی آملی کو ایک عمل بتایا تھا انہوں نے وادی السلام یا مسجد سہلہ میں عمل کا ورد کیا۔ عمل ابھی پورا نہیں ہوا تھا کہ وہ وحشت زدہ ہو کر وہاں سے فرار ہو گئے۔

آقا قاضی نے ان سے فرمایا: اس میں ڈرنے کی کیا بات تھی! آپ نے فرار کیوں کیا؟

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ (مرحوم آقا قاضی) سارے واقعہ سے باخبر تھے۔ [۳]

سوال: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ایک ہزار اور چند سالوں سے غیبت میں ہیں اس طویل عرصہ میں آپ کا چہرہ مبارک کیسا ہے؟

جواب: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو خواب یا بیداری میں دیکھنے والوں نے آپ کو معمولاً جوانی اور تیس یا چالیس سال کی عمر میں دیکھا ہے۔

---

[۱] بہارانہ/۱۱۱

[۲] روزنہ ہای از عالم غیب/ ۳۶۵

[۳] روزنہ ہای از عالم غیب/ ۳۶۵

سوائے ایک شخص کے، ان کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے آپؑ کو ہزار سال کے بوڑھے شخص کی صورت میں، آپ کی حقیقی عمر میں دیکھا ہے۔ [1]

سوال: سنا ہے کہ کچھ علمائے کرام محضر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مشرف ہو چکے ہیں ہمیں اس پر پورا یقین ہے پھر بھی آپ کی زبانی سننا چاہتے ہیں؟

جواب: کربلا کے پانچ علماء نے ظاہراً خواب میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو ایک خاص تعبیر سے شیخ طوسی [2] کی نہایہ کی تعریف کرتے دیکھا سب نے امامؑ کی عبارت کو لکھ لیا اور جب ایک دوسرے کو عبارت دکھائی تو سب کی عبارت ایک جیسی تھی۔

مرحوم آقا سید ابوالحسن اصفہانی [3] ایک سبز رنگ کا کاغذ دکھاتے تھے۔ جس کے بارے میں منقول ہے کہ وہ امامؑ کے خط اور دستخط پر مشتمل تھا۔ امامؑ نے مرحوم سید اصفہانی کو اجازت دی تھی کہ: جس کام میں مذہب حقہ کی ترقی اور سربلندی ہو اس میں سہم امامؑ خرچ کریں۔

مرحوم مرزا شیرازی بزرگ [4] نے تمباکو کے سلسلے میں کہا تھا کہ "میں نے جو حکم دیا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ میں نے سامراء کے سرداب میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کی ہے اور وہیں مجھ پر (یہ حکم) الہام ہوا"۔

ایک بزرگ بتاتے تھے کہ ہم کچھ لوگ ایک جگہ جمع تھے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف تشریف لائے اور ہمیں باجماعت نماز پڑھائی، آپ نے حمد وسورہ کو بہت سادگی کے ساتھ پڑھا۔

---

[1] بہارانہ/ ۱۱۴

[2] ابوجعفر محمد بن حسن طوسی (۳۸۵۔ ۴۶۰) آپ نے بہت سی کتابیں تالیف کیں۔ جن میں اختیار الرجال، استبصار، عدۃ الاصول، النہایۃ فی مجرد الفقہ والفتاویٰ وغیرہ شامل ہیں۔

[3] فقیہ بزرگ صاحب "وسیلۃ النجاۃ"

[4] مرزا محمد حسن شیرازی۔ آپ سامراء کے بزرگ علماء و مراجع میں سے تھے۔

خدا ہی جانتا ہے کہ اگر ان سادہ اور مختصر عبادتوں کو ان کے اہل بجالائیں تو ان کا کتنا اثر ہوتا ہے جبکہ نااہل اگر مفصل بھی پڑھیں تو ان کا اثر نہیں ہوتا۔ [۱]

مرحوم الحاج شیخ طٰہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں مشرف ہوئے تھے۔ [۲]

میں نے شیخ محمد کوفی کو دیکھا تھا مشہور تھا کہ وہ دو مرتبہ مشرف ہوئے تھے اس کے لئے سند کی ضرورت نہیں ہے۔

حاجی نوری سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"ان کے لئے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے ملاقات کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔"

ہمارے زمانے میں بھی بہت سے لوگ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت سے مشرف ہوتے رہتے ہیں۔ اصفہان کے ایک سید مدینہ منورہ گئے اور اپنے خط کے ضمن میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت سے مشرف ہونے کی درخواست کی۔ وہ بزرگ فرماتے ہیں:

"میں امامؑ کی زیارت سے مشرف نہ ہوا لیکن جب مدینہ سے واپس جانے لگا اور آخری لحات میں زیارت کر کے حرم کے خارجی دروازے پر پہنچا تو مجھے ایک نورانی شخص حرم میں داخل ہوتے ہوئے نظر آیا، میں نے دیکھا کہ لوگوں کا اتنا ہجوم تھا لیکن کوئی بھی ان کے داخل ہونے میں مانع نہیں ہو رہا تھا۔ وہ آسانی سے اندر آئے جب میرے پاس سے گزرے تو مجھے سلام کیا اور فرمایا: اَنَا اِبْنُہٗ۔ میں ان (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا فرزند ہوں۔

میں سوچ میں پڑ گیا کہ وہ کون تھا لوگوں کا ہجوم جن کے مانع نہ ہوا۔ ان کے سلام اور اس

---

[۱] امام زمانؑ در کلام آیت اللہ بہجت/ ۸۰

[۲] امام زمانؑ در کلام آیت اللہ بہجت/ ۱۱۴

بات سے کیا مراد تھی؟ پھر میں سمجھ گیا کہ یقیناً وہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف تھے۔" [۱]

سوال: اگر کسی کی کوئی حاجت ہو یا اسے کوئی مشکل درپیش ہو تو کیا اس کے لئے مسجد جمکران میں جا کر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے متوسل ہونا صحیح ہے؟

جواب: کچھ نیک لوگوں نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے سوال پوچھے انہیں امامؑ نے جواب دیا انہوں نے حاجت طلب کی ان کی حاجت روائی ہوگئی۔ (یہاں تک کہ) کچھ لوگوں نے مسجد جمکران میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی آواز بھی سنی ہے۔ ایک بزرگ جنہیں میں نے عالم بیداری میں دیکھا تھا انہوں نے خواب میں مجھ سے فرمایا: آپ مسجد جمکران کیوں نہیں آتے؟ [۲]

سوال: کیا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف مسجد جمکران میں تشریف لاتے ہیں؟

جواب: ایک شخص جو مسجد جمکران میں بہت جاتا تھا اس نے بتایا کہ میں نے مسجد جمکران میں اپنے آقا کو دیکھا ہے آپؑ نے مجھ سے فرمایا: میرے عشاق سے کہو کہ ہمارے لئے دعا کریں پھر آپ بغیر راستہ طے کرنے اور آہستہ آہستہ غائب ہونے کے فوراً میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

اسی شخص نے اس واقعہ سے ایک ہفتہ پہلے خواب میں بھی امامؑ کی زیارت کی تھی۔

ایک سید جو عمامہ نہیں پہنتے، مجلس پڑھتے ہیں اور مسائل بیان کرتے ہیں حال ہی میں انہوں نے مسجد جمکران کے نزدیک گھر لیا ہے اور اب وہیں رہتے ہیں انہوں نے کئی مرتبہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کی ہے آپؑ مسجد جمکران سے نکلنے کے بعد غائب ہوجاتے ہیں۔ [۳]

---

[۱] روزنہ ھایی ازغیب/ ۵۲

[۲] بہارانہ/ ۱۲۱

[۳] بہارانہ/ ۱۲۱

سوال: خدا ہمیں مسجد جمکران میں جانے کی توفیق دے تو ہمیں خدا اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے کیا طلب کرنا چاہیے؟ رہنمائی فرمائیں۔

جواب: افسوس ہے کہ سب اپنی ذاتی حاجت روائی کے لئے مسجد جمکران جاتے ہیں اور نہیں جانتے کہ امامؑ نے بھی ان سے تعجیل ظہور کے لئے دعا کی التماس کی ہے۔ جس طرح آپؑ نے ایک شخص [۱] سے فرمایا کہ یہاں جو لوگ آئے ہیں ہمارے اچھے دوست ہیں ان سب کی کوئی حاجت ہے۔ کسی کو گھر چاہیے، کسی کو بیوی چاہیے، کسی کو فرزند چاہیے، کسی کو مال چاہیے، اور کوئی قرض کی ادائیگی کا طالب ہے۔ لیکن کسی کو بھی میری فکر نہیں ہے۔

جی ہاں! ایک ہزار سال سے امامؑ ہم سے دور ہیں لہٰذا جو بھی اپنی حاجت کے لئے مسجد جمکران جیسے مقدس مقام پر جائے، اس کی سب سے بڑی حاجت واسطہ فیض یعنی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا ظہور ہونا چاہیے۔ [۲]

سوال: حقیر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف حضرت حجت ابن الحسن العسکریؑ کی زیارت کا بہت مشتاق ہوں، جناب عالی سے گزارش ہے کہ میرے لئے دعا کریں تا کہ میں اس سعادت تک پہنچ سکوں؟

جواب: امامؑ کے تعجیل ظہور کی دعا کے ساتھ امامؑ کی خدمت میں کثرت سے درود ہدیہ کریں (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَهُمْ) مسجد جمکران بہت زیادہ جائیں اور اس سے مربوط نمازیں پڑھیں۔ [۳]

[۱] تشرف شیخ محمد کوفی در مسجد سہلہ

[۲] بہارانہ/۳۲۱

[۳] امام زمانؑ در کلام آیت اللہ بہجت۔ ص ۴۷

سوال: جناب عالی سے تقاضا کرتا ہوں کہ مجھے اس عظیم امامؑ (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) اوران کے ساتھ ارتباط قائم کرنے کے طریقوں کے بارے میں بتائیں؟

جواب: خدا سے مربوط ہونے کا راستہ خدا اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی اطاعت میں ہے اور اسے اپنے عمل کو دفتر شریعت یعنی رسالہ عملیہ صحیحہ (توضیح المسائل) سے تطبیق کرنے سے مشخص کیا جاسکتا ہے۔[۱]

سوال: ہم کس طرح اہلبیت اطہار علیہم السلام مخصوصاً امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ ارتباط مضبوط کر سکتے ہیں؟

جواب: طَاعَةُ اللهِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهٖ تُوْجِبُ حُبُّهٗ تَعَالٰى وَ حُبُّ مِنْ يُّحِبُّهٗ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ وَ الْاَوْصِيَآءِ الَّذِيْنَ اَحَبُّهُمْ اِلَيْهِ مُحَمَّدٌ وَّ اٰلِهٖ وَ اَقْرَبِهِمْ مِنَّا صَاحِبُ الْاَمْرِ علیہ السلام۔

"معرفت خدا کے بعد اس کی اطاعت کرنا، خدا اور ان ہستیوں کی محبت کا باعث بنتا ہے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ان ہستیوں میں انبیاء اور اوصیاء شامل ہیں، اللہ تعالیٰ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ ان میں سے ہمارے سب سے زیادہ قریب حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں۔"

جب تک ولیٔ امر کے ساتھ ہمارا رابطہ مضبوط نہیں ہوگا اس وقت تک ہمارے امور درست نہیں ہوں گے ولیٔ امر کے ساتھ ہمارے روابط کی مضبوطی اصلاحِ نفس سے ممکن ہے۔[۲]

---

[۱] امام زمانؑ درکلام آیت اللہ بہجت۔ص ۷۴

[۲] امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف درکلام آیت اللہ بہجت/ ۷۲

سوال: مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّ جَوْرًا (دنیا ظلم وستم سے بھر جائے گی) سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہم معین نہیں کر سکتے کہ مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّ جَوْرًا [1] سے کتنا ظلم وستم مراد ہے۔ ظاہراً جب ہر جگہ ظلم وستم پھیل جائے گا اس وقت آپؑ ظہور فرمائیں گے کیونکہ یہ نہیں کہا گیا ہے "مُلِئَتْ وَبَقِيَتْ عَلٰى مَا مُلِئَتْ" یعنی "بھر جائے گی اور اس حالت میں باقی رہے گی" بلکہ صرف مُلِئَتْ (دنیا ظلم وستم سے) بھر جائے گی کہا گیا ہے۔

موجودہ دور مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّ جَوْرًا کا زمانہ ہے کیونکہ آج ایک بالشت زمین بھی ظلم وستم سے خالی نہیں لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ "مُلِئَتْ" سے کتنا ظلم وستم مراد ہے کیونکہ زمانہ ظہور کی ساری خصوصیتیں معین نہیں ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمانہ ابھی تک نہیں آیا جس پر مُلِئَتْ دلالت کرے۔ [2]

سوال: ہم عترتؑ سے کیوں محروم ہیں؟

جواب: کون کہتا ہے کہ ہم ان کے فیض سے محروم ہیں بلکہ ہم اختیار سے محروم ہیں:

"والامتناع بالاختیار لا ینافی الاختیار"،

کیونکہ

"هم علی افاضاتهم الحضوريّة بالنسبة الی اهلها"،

"بل برجاء حياتك حيّيت قلوب شيعتك و بضياءِ نورك اهتدیٰ الطالبون"

---

[1] کافی، ۱/ ۲۷

[2] ۲۰۰۷۔ نکتہ: ۲ / ۱۵۴

اسی طرح

"لنور الامام فی قلوب المومنین انور من الشمس المضیئة بالنهار.

"اپنے اختیار سے محروم ہونا، اختیار رکھنے کے ساتھ منافات نہیں رکھتا (ائمہ اطہار علیہم السلام) اپنا حضوری فیض اس کے اہل تک پہنچاتے رہتے ہیں بلکہ ان کے زندہ ہونے کی امید سے شیعوں کے قلوب زندہ ہیں اور آپ کے نور کی روشنی کے ذریعے طالب (ہدایت) ہدایت پاتے ہیں مومنوں کے قلوب میں موجود ایمان کا نور روز روشن میں سورج کی روشنی سے بھی زیادہ روشن ہے۔"

البتہ (اس فیض کو پانے کے لئے) اس کے لئے کوشش کرنے اور اسے طلب کرنے کی ضرورت ہے۔ زمانۂ غیبت میں اپنے محبوں اور شیعوں کے ساتھ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی عنایات اور مہربانیوں میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ ملاقات اور حضور کا دروازہ کلی طور پر بند نہیں ہے بلکہ جسمانی دیدار کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ [۱]

سوال: آخری زمانہ اور اس کے فتنوں کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اس زمانہ میں تشخیص تکلیف (وظیفہ معین کرنا) مشکل ہوگا۔ ایسے حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر یہ معلوم کرنا کہ ہمارا وظیفہ کیا ہے؟ مشکل ہے تو احتیاط تو مشکل نہیں۔ ایسے حالات میں توقف اور احتیاط کریں۔ اسے ہمارے لئے اتمام حجت قرار دیا گیا ہے (ہم جو جانتے ہیں اور جس پر یقین رکھتے ہیں، اس پر عمل کریں اور جو نہیں جانتے اور جس کے بارے میں ہمیں معلوم نہ

---

[۱] امام زمان درکلام آیت اللہ بہجت، ص ۴۵

ہواس سے احتیاط کریں)۔ [۱]

سوال: مسجد مقدس جمکران کے بارے میں اگر آپ کا کوئی نظریہ ہے تو بیان فرمائیں؟

جواب: ہمارا عقیدہ ہے کہ مقدس مقامات اور مسجد جمکران جیسی مساجد کے لئے تعارف کی ضرورت نہیں ہے اگر کوئی کہے کہ ہم وہاں گئے لیکن ہمیں وہاں کچھ بھی نہ ملا تو ان کے بارے میں کہا جائے گا کہ یا وہ صحیح عقیدہ سے نہیں گئے تھے یا امتحان کے لئے گئے تھے یا پھر ایسے ہی گئے تھے بہرحال یہ مقامات خود ہی اپنے معرف ہیں۔ [۲]

سوال: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے جو مسجد معین کی تھی اسے وسعت دی گئی ہے کیا مسجد جمکران میں نماز کے لئے اسی جگہ کھڑے ہونے یا دوسری جگہ کھڑے ہونے میں کوئی فرق ہے؟

جواب: اصلی مسجد میں نماز پڑھیں۔ اصلی مسجد میں ایک جگہ ایسی بھی ہے جہاں خاص قسم کا لطف ہے۔

سوال: مسجد جمکران میں رو بقبلہ کھڑے ہوں تو دائیں طرف کچھ چھوٹے پہاڑ ہیں جو آسمان کی طرف رخ کئے نیم انسانی چہرے کی طرح نظر آتے ہیں اس کے بارے میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟

جواب: پہاڑوں میں اس طرح کے عجائب بہت ہیں۔ [۳]

---

[۱] امام زمان در کلام آیت اللہ بہجت، ص ۶۵

[۲] امام زمان در کلام آیت اللہ بہجت، ص ۶۵

[۳] مسجد کوہ خضر نبی۔ اردوگاہ یاوران حضرت مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف)؛ ص ۸۲

تیسرا باب

سیاسی و اجتماعی

سوال: کیا امام مہدیؑ کے ظہور سے پہلے ان کی حکومت کی زمینہ سازی کے لئے اسلامی حکومت کا قیام جائز ہے؟

جواب: اگر ہم ایسا کرسکیں تو ہمارے اوپر ایسا کرنا واجب ہے، جو لوگ اس کام میں مانع ہوں ان کا راستہ روکیں اور انہیں دور کردیں۔ [۱]

سوال: آپ ایران کے اسلامی انقلاب کی سالگرہ کے موقع پر ملت ایران کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

جواب: رضا خان نے مذہب اور مذہبی لوگوں کی جو بے حرمتی کی تھی اور ان پر جو ظلم ڈھائے تھے، جس طرح بھی ممکن ہو (قلم، تحریر وغیرہ کے ذریعے) لوگوں کو ان (مظالم) کے بارے میں بتائیں تا کہ وہ اپنے انقلاب کی اہمیت سمجھیں اور خدا نے انہیں جو نعمت عطا کی ہے اس کی قدر کو سمجھیں۔ وقت کا گزرنا ان مظالم کی فراموشی کا باعث نہیں بننا چاہیے۔ [۲]

---

[۱] گوہرہای حکیمانہ/ ۱۲۸

[۲] فریادگر توحید: ۱۰۸

سوال: آپ اقوام متحدہ (UNO) کے منشور اور قوانین کو کس حد تک قبول کرتے ہیں؟

جواب: کفار کا حقوق بشر کی طرفداری کرنا اور سازمانِ ملل کا بے پناہ شہروں اور غیر نظامی لوگوں پر کیمیائی مواد پھینکنے کو جرم قرار نہ دینا ایسا عجیب وغریب وحشیانہ عمل ہے جس کی کوئی کافر بھی تائید نہیں کرتا۔

سازمانِ ملل کی تشکیل کے آغاز میں جب اس کے لئے آوازیں بلند ہو رہی تھیں، میرے پاس تہران کے ایک عالم اس رسالہ کا ترجمہ لے کر آئے جس میں دانشمندوں نے حقوقِ بشر کے لئے قوانین وضع کئے تھے اور فتوے دیئے تھے (اس رسالہ میں) اس عالم نے ان تمام باتوں پر نشان لگائے تھے جو قرآن اور اسلام کے خلاف تھیں۔ میں نے اس میں عجیب وغریب قوانین دیکھے جو آج تک جاری نہیں ہو سکے۔

(اس میں یہ بھی تھا کہ) مرد چاہے کسی بھی دین، کسی بھی سیاست اور کسی بھی جنس سے تعلق رکھتا ہو وہ کسی سے بھی شادی کر سکتا ہے۔ (جس سے وہ شادی کر رہا ہے) وہ چاہے کسی اور دین، سیاست اور جنس سے ہو۔ یعنی کسی کے لئے بھی کوئی شرط نہیں۔

وہاں بیٹھ کر وہ ہمارے لئے رسالہ لکھتے ہیں وہ ایسے دو حیوان ہیں جو ایک دوسرے سے بڑے اور ایک دوسرے سے زیادہ بدبودار ہیں۔ حالانکہ حیوانات بھی اتحاد نوع کا خیال رکھتے ہیں امریکا اور یورپ سب سے زیادہ متمدن اقوام ہیں (جو حقیقت میں) "عین الظلمہ" (ظالم) یا "اعوان الظلمہ" (ظالموں کے مددگار) ہیں۔ [۱]

سوال: مغرب ایران کے ایٹمی پروگرام پر اعتراض کر رہا ہے جس کی وجہ سے

---

[۱] ۲۰۰۷، نکتہ: ۳۰۶

ہمارے ملک کو سختیوں کا سامنا ہے، اس سلسلے میں حضرت عالی کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اسلام اور شیعوں کے مخالف، علم کے مخالف ہیں، اگر اسلام اور شیعوں کے پاس اس امتیاز (علم) کے علاوہ کوئی اور امتیاز نہ ہوتا تب بھی ان کے ممتاز اور افضل ہونے کے لئے کافی تھا۔

(علم نہ ہوتا تو) انسانی زندگی، جنگلی زندگی ہوجاتی اور انسانیت کی حکومت حیوانیت کی حکومت ہوچکی ہوتی۔ اسی وجہ سے فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر اعتراض کرتے ہوئے کہا:

فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِّن ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ.

"(اگر یہ برحق نبی ہے) تو اس پر سونے کے کنگن کیوں نہیں اتارے گئے؟ یا اس کے ہمراہ فرشتے پر باندھ کر آتے۔"[1]

جی ہاں، انبیاء کرام اور ائمہ اطہار علیہم السلام کے مخالف علم و معرفت کے مخالف ہیں اور ان کے پاس طاقت اور مال ہے۔ ہم اس آیت کریمہ میں دیکھ رہے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اعتراض کیا جارہا ہے کہ اگر وہ خدا کے رسول ہیں تو ان کے پاس یہ امتیاز کیوں نہیں ہے۔ ان کے پاس سونے کے کنگن کیوں نہیں ہیں؟ یا آسمانی ملائکہ ان کے ساتھ کیوں نہیں ہیں؟ تمہارا ملائکہ سے کیا کام؟ اگر ملائکہ بھی نظر آتے تو تم ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کرتے (جو انبیاء کے ساتھ کیا تھا) جو ملائکہ کے پاس ہے وہ سب انبیاء کے پاس بھی ہے بلکہ انبیاء ان سے افضل ہیں۔ لیکن تمہارا دل تو سونے کے کنگنوں اور زر و زیور کی طرف مائل ہے۔

الحمدللہ! (یہ بات) صاف ظاہر ہے کہ ائمہ اطہار علیہم السلام کے مخالف علم و عقل کے مخالف ہیں۔ اگر دنیا میں کہیں بھی امام جواد علیہ السلام جیسا کوئی شخص ہوتا اور ایک ہی مجلس میں ہزاروں علمی مسائل حل کرتا اور صحیح جواب دیتا تو اسے انعام دیئے جاتے؛ اس کے ساتھ حسد اور دشمنی کرکے اسے قتل نہ کیا

---

[1] زخرف: ۵۳

جاتا۔

آج کی دنیا کی بھی یہی حالت ہے کسی بھی چیز کے موجد (ایجاد کرنے والے) کو یا کام سے نکالا جاتا ہے یا پھر اسے قتل کردیا جاتا ہے کیونکہ وہ صاحب امتیاز ہوتا ہے ان کا کہنا ہے کہ صاحب امتیاز صرف ہمیں ہونا چاہیے دوسروں کو حق نہیں ہے۔

دوسری جنگ عظیم سے پہلے کربلا میں ایک شخص نے دعویٰ کیا تھا کہ پائلٹ کے بغیر بھی جہاز ہوسکتا ہے وہ اس کام کے لئے کوششیں کرنے لگا یہاں تک کہ وہ بغداد بھی گیا۔اسی دوران جرمنی سے اس کی طرف خطوط آنے لگے کہ زحمت مت کرو۔تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا (کیونکہ) اس طرح نہیں ہوسکتا ہم نے بھی اس کے لئے بہت کوشش کی تھی لیکن کامیاب نہیں ہوئے۔

بالآخر جرمنی نے پائلٹ کے بغیر جہاز بنالیا حالانکہ پہلے کہتا تھا کہ بغیر پائلٹ کے جہاز بنانا ممکن نہیں ہے۔

دنیا والوں کا اصل مقصد علم نہیں وہ علم وفرہنگ کی ترقی کے لئے مقابلے نہیں کراتے بلکہ علمی ترقی ان کے لئے مقدمہ ہوتا ہے ان کا اصل مقصد مسلط ہونا اور لوٹ مار کرنا ہے۔وہ علم کی خدمت کے لئے چاند پر نہیں جانا چاہتے بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ کوئی ایسا کام کریں کہ زمین پر ان کی ریاست اور حکومت سب سے مقدم ہو اور وہ زمین میں اپنی مخالف حکومتوں کو نشانہ بنائیں اور نابود کریں۔

اس کے باوجود ہم مسلمان ان کے دھوکے میں آجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سچ کہہ رہے ہیں اور انسانوں سے محبت کرتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ برائیوں کے دوست ہیں انسان کے دوست نہیں۔ [۱]

سوال: ہمارے لئے اور ملکی میڈیکل کے لئے کوئی نصیحت بیان فرمائیں؟ [۲]

---

[۱] ۲۰۰ نکتہ/ ۳۴۔۳۵

[۲] یہ سوال سابقہ وزیر صنعت ڈاکٹر لنکرانی نے کیا تھا۔

آپ کو اپنے کام میں عوام کے فائدے کو مدنظر رکھنا چاہئے اور لوگوں کے کام میں رکاوٹ ڈالنے سے پرہیز کریں۔ اگر آپ نے اپنی اصلاح کر لی تو گویا عظیم مقام پر فائز ہو گئے۔ عوام الناس کی خدمت کے لئے انسان کو علم و ترقی عطا کی گئی ہے اور انسان دین اور علم کے بغیر (محض) حیوان ہے۔ انسان کی دنیا و آخرت کی اصلاح اور آبادی میں میڈیکل کا اہم کردار ہے۔ خیال رکھیں کہ میڈیکل میں کسی خلاف دین چیز کی تشہیر نہ ہو، اگر آپ نے ایسا کیا تو علاج، معالجہ کے آلات بھی دین اور معارف اسلام کی ترویج کے لئے وسیلہ بن جائیں گے۔

سوال: افغانستان میں امریکی جنگ کے سلسلے میں کیا کرنا چاہئے؟

موجودہ فتنوں مخصوصاً افغانستان میں امریکی جنگ کے سلسلے میں کثرت سے یہ دعا پڑھیں:

اللَّهُمَّ اَشْغَلِ الظَّالِمِينَ بِالظَّالِمِينَ، وَ اَتْعَبِ الظَّالِمِينَ بِالظَّالِمِينَ، وَ اضْرِبِ الظَّالِمِينَ بِالظَّالِمِينَ، وَ دَمِّرِ الظَّالِمِينَ بِالظَّالِمِينَ، وَ اَهْلِكِ الظَّالِمِينَ بِالظَّالِمِينَ، وَ عَذِّبِ الظَّالِمِينَ بِالظَّالِمِينَ، وَ الْعَنِ الظَّالِمِينَ اَجْمَعِينَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

ظالم، بیہودہ اور جھوٹے بہانوں کے ذریعے مسلمانوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ولیٔ عصر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے متوسل ہو کر (ان سے) درخواست کریں کہ ظالم خود اپنے فتنوں میں گرفتار ہو جائیں۔ [1]

سوال: کمیونسٹوں کے ہاں رائج اشتراکی نظام کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ ان کا کہنا ہے کہ اشتراکی نظام انسانوں کے جھگڑوں کو ختم کرتا ہے کیا واقعاً

---

[1] فیضی از ورای سکوت: ۲۲۹

ایسا ہے؟

جواب: عجیب بات ہے کہ کفار باطل پر ہونے کے باوجود، ترقی کررہے ہیں اور اپنے پیروکار اور طرفدار بنارہے ہیں۔ کیا کوئی یقین کرسکتا ہے کہ چین میں ستر کروڑ لوگ کمیونسٹ ہیں اور وہ سب انسانی مقام ومنزلت سے دور ہیں۔ اگر یہ بات پہلے کہی جاتی تو کوئی بھی اس پر یقین نہ کرتا۔

بہت سے مردوں کا ایک عورت میں سہیم (حصہ دار) ہونا کسی بھی دین میں جائز نہیں۔ یہاں تک کہ بودائی اور بت پرستوں کے ہاں بھی نکاح ہے اور ان کے مذہب میں بھی زنا جائز نہیں ہے لِكُلِّ قَوْمٍ نِكَاحٌ (ہر قوم کے پاس شادی کا ایک خاص طریقہ ہے)۔ [۱]

اس کے باوجود کچھ لوگ کہتے ہیں کہ: "شیوعیت (عام ہونا اور عدم اختصاص) کمیونزم اور اشتراکی نظام لوگوں کے لڑائی جھگڑے ختم کرتا ہے، وہ کہتے ہیں جھگڑا دو چیزوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔" مال اور عورت"۔ اگر تمام لوگ ان دو چیزوں میں حصہ دار ہوں تو جھگڑا ختم ہوجائے گا اور وہ ایک دوسرے سے نہیں لڑیں گے"۔

کیا حیوان اپنے جنسی معاملات میں مشترک ہیں؟

کیا حیوان جنسیات میں مشترک ہونے کے باوجود نہیں لڑتے؟ انسان میں نظام اشتراک کا ہونا خود ایک جنگ ہے۔

انسان ہوں یا حیوان (دونوں کے لئے) اشتراکی نظام جھگڑے کا باعث ہے۔

نکاح کا مخصوص ہونا ایک حیوانی گریزہ ہے اور طبیعت اس میں دوسروں کی مداخلت سے نفرت کرتی ہے۔ [۲]

---

[۱] تہذیب ۷ / ۴۷۲، وسائل الشیعہ ۲۱ / ۱۷

[۲] ۷۰۰، نکتہ: ۲ / ۱۷

سوال: کمیونزم کس طرح بکھرا اور روس کس طرح تقسیم ہوا؟

جواب: جرمنی کے ساتھ جنگ کے دوران روس نے جب کمیونزم کا جشن منانا چاہا تو انہوں نے جرمنی کے جہازوں کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے شہر کے چاروں طرف دور دور تک آگ روشن کردی۔ خدا ہی جانتا ہے کہ انہوں نے اس جشن کے لئے کتنا خرچ کیا تھا انہوں نے یہ سب کمیونزم کی بقاء کے لئے کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک مثقال خون بہنے کے بغیر ہی انہیں نابود کردیا۔ یہ سب خدا کی قدرت سے ہوا، کیونکہ کہا جاتا تھا کہ اسے شکست دینا ناممکن ہے۔ [۱]

سوال: "برلین کانفرنس" میں امام امت اور انقلاب اسلامی کی توہین کی گئی، اس سلسلے میں جناب عالی کیا فرماتے ہیں؟

جواب: .... ہم کیا کریں، ہم نے کیا کیا ہے جس کی وجہ سے ان چیزوں میں گرفتار ہو گئے ہیں؟ ہمیں اس کے بارے میں سوچنا ہوگا .... اصل بات یہ ہے کہ ہم نے نہ تو پہلے اپنی اصلاح کی تھی، نہ اب کر رہے ہیں اور نہ ہی بعد میں کریں گے! ہم اپنی اصلاح کرنے کے لئے تیار نہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا جو جی چاہے کریں لیکن دوسرے ہمارے ساتھ برائی کرنے کا حق نہیں رکھتے! ہم اپنے ساتھ اور اپنے دوست واحباب کے ساتھ جو چاہے کریں لیکن ہمارے دشمن کو حق نہیں کہ وہ ہمارے ساتھ برائی کریں .... ہمیں چاہئے کہ خود کو اور خدا کو پہچانیں دوسرے خود بخود سمجھ میں آجائیں گے .... ۔ [۲]

---

[۱] ۲۰۰۷، نکتہ: ۴/ ۱۷

[۲] فیضی از ورای سکوت/ ۶۱ (۴/ ۲/ ۷۹، برلین کانفرنس کی مذمت میں علمائے کرام اور طلاب کے احتجاجی مظاہرہ سے خطاب)

سوال: ملک میں اصلاحات کے نعرے لگائے جا رہے ہیں اس کے بارے میں آپ کا نظریہ کیا ہے؟

ہمیں جاننا چاہئے کہ تمام مراحل میں نفس کی اصلاح ہمارا علاج ہے۔ ہم کبھی اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتے، اس کے علاوہ ہمیں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ ہمیں اس بات کا اعتراف کرنا ہوگا کہ ہمارے ساتھ جو کچھ ہوا تھا یا ہو رہا ہے، سب ہمارے اعمال کا نتیجہ ہے۔

جب تک ہم اپنی اصلاح نہیں کریں گے، خدا کے ساتھ ارتباط نہیں کریں گے خدا کے نمائندوں کے ساتھ مربوط نہیں ہوں گے اس وقت تک ہماری اصلاح نہیں ہوگی۔ نہ آج، نہ کل نہ ہی پرسوں۔ [۱]

سوال: ہم جناب عالی کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں تا کہ آپ کے بیانات سے مستفید ہوں۔

جواب: ....ہمیں سب کا خیر خواہ ہونا چاہئے، یہاں تک کہ کافروں کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بھی ہدایت فرمائے اگر چہ وہ چین میں ہی کیوں نہ ہوں۔ [۲]

سوال: جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ کچھ سالوں سے امریکی صدور ایران کو مذاکرات اور بات چیت کی پیشکش کر رہے ہیں اس سلسلے میں جناب عالی کیا فرماتے ہیں؟

جواب: عجیب بات ہے کہ کفار ہمیں صلح کی ہدایت کر رہے ہیں، اس استادِ اخلاق کی طرح جس

---

[۱] ۷۰۰ نکتہ/ ۲ ص ۶۴

[۲] روزنامہ کیہان: ۱۱، صفر۔ ۱۴۲۰ھ ص ۱۴

کے سامنے جاہل اور ضعیف الا خلاق لوگ ہوں اور وہ انہیں شفقت اور پیار و محبت کے ساتھ رہنمائی اور نصیحت کرے۔

(عراق اور ایران کے درمیان ہونے والی) جنگ سے تیرا سال پہلے عراقی حکومت کے اعلیٰ عہدیدار نقل کرتے تھے کہ عراق کی حکومت ابھی سے اسلحہ خرید رہی ہے۔ یہ اسلحہ ظاہراً اسرائیل کے ساتھ جنگ کے لئے خریدا جا رہا تھا جبکہ ان کا اصل ہدف ایران تھا۔

کیا وہ اپنے بڑوں کی اجازت کے بغیر جنگ کا آغاز کر سکتے تھے۔؟

وہی لوگ آج ہمیں نصیحت کر رہے ہیں کہ اس طرح کرو اور اس طرح نہ کرو، شاید وہ ہمارے لئے ایک کتاب اخلاق بھی لکھیں۔

ایک زندیق منبر پر بیٹھ کر ہمیں نصیحت کر رہا ہے کہ جنگ کے بجائے صلح کرو۔ تم جو ہمیں صلح کی پیشکش کر رہے ہو (تم ہمارے لئے صرف اتنا کرو کہ) ہمیں نقصان نہ دو، باقی ہمیں تم سے خیر کی کوئی اُمید نہیں۔ [1]

سوال: ولایت فقیہ اور اس کے اختیارات کی وضاحت کریں؟

جواب: ہم جانتے ہیں کہ اسلام آخری دین ہے، اور اسلام کے احکام اور قوانین آخری قوانین ہیں جنہیں خداوند عالم نے بنایا ہے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا اور قرآن مجید آخری آسمانی کتاب ہے یہ کتاب قیامت تک قانون ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیتؑ اسے بیان کرنے والے ہیں۔

یہ بھی واضح ہے کہ امت محمدیؐ، معصومینؑ کے زمانے میں اگرچہ آپؑ جلاوطن اور قید و بند میں ہی کیوں نہ تھے، اپنا وظیفہ دریافت کرتے تھے چاہے انہیں (اپنا وظیفہ معلوم کرنے کے لئے)

[1] ۲۰۰۷، نکتہ: ۲/ ۶۰

کتنی ہی زحمتیں اور مشکلات برداشت کیوں نہ کرنی پڑتیں لیکن اصل مسئلہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کبریٰ کا زمانہ ہے ان ایام میں کسی بھی مسئلہ کے لئے صرف تین صورتیں ہوسکتی ہیں:۔

ا۔کتاب خدا، احکام اور قوانین دین کو ختم کر دیا جائے۔

۲۔خود بخود باقی ہوں یعنی خود ہی اپنی بقا کا وسیلہ ہوں۔

۳۔کوئی سرپرست، حاکم اور بیان کرنے والا ہو۔ جسے ولی امر اور جامع الشرائط مجتہد کہا جاتا ہے۔

پہلا فرض عقلاً اور نقلاً باطل ہے کیونکہ دین اسلام آخری آئین ہے۔ یہ انسانی نسل کے ختم ہونے تک امت کے لئے رہنما ہے۔

دوسرا فرض بھی باطل ہے کیونکہ کوئی بھی قانون خود بخود جاری نہیں ہوتا اس کے لئے کسی شخص یا اشخاص کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کی حفاظت بھی کریں اور اسے جاری بھی رکھیں۔

مجبوراً ہمیں تیسرے فرض کا قائل ہونا پڑے گا اور وہ یہ کہ اسلامی معاشرے کے لئے ولی امر ہونا چاہیے جو اس کے تمام ابعاد اور احکام کو جاری کرے۔

نیز یہ بات بھی واضح ہے کہ معاشرے کے لئے بہت سی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے جن میں افواج، تعلیم و تربیت، عدلیہ وغیرہ شامل ہیں لہٰذا ضروری ہے کہ تمام مادی اور معنوی امور پر ولی فقیہ کا ہاتھ ہو اور وہ ان کے لئے مبین، شارح، رہنما اور مشکلات کو حل کرنے والے ہوں۔

نتیجہ یہ ہوگا کہ امامت اور ان چیزوں کے علاوہ جو معصوم امامؑ کے لئے مخصوص ہوتی ہیں، ولی فقیہ کے پاس معصوم امامؑ کے تمام اختیارات ہونے چاہئیں تا کہ وہ اسلامی معاشرہ تشکیل دے سکے۔

حکومت نہیں ہوگی تو دشمن؛ حکومت اور اسلامی آئین رائج نہیں کرنے دیں گے۔

اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ کوئی بھی معاشرہ اور حکومت ہرج ومرج کے ساتھ قائم نہیں رہ سکتا لہٰذا قانون، حاکم اور حکومت کا ہونا ضروری ہے۔ طاغوتی حکومت حاکم ہوگی تو دین مبین اسلام باقی نہیں رہ سکے گا جبکہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ نقلی اور عقلی دلائل سے ثابت ہے کہ قیام قیامت تک اسلام باقی رہے گا۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾

"اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی بھی دین اختیار کرے گا تو اس کا دین ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔" [۱]

سوال: ملک کے رسمی انتخابات میں کیا کرنا چاہیے اور انتخاب میں کس چیز کو مدنظر رکھیں؟

جواب: انتخابات میں شرکت کے حوالے سے مجھ سے بہت سے لوگ پوچھتے ہیں اور میں انہیں بتاتا ہوں کہ جو لوگ ووٹ دینا یا انتخابات میں شرکت کرنا چاہتے ہیں انہیں جان لینا چاہیے کہ وہ لوگ منتخب ہونے اور باایمان لوگوں کے دین اور دنیا کے امین بننے کا حق رکھتے ہیں جو بہت سمجھدار ہیں۔ جو شیعہ اثناء عشری مومن ہیں، تمام اجتماعی اور شخصی شرعی مسائل جانتے ہیں اور بہادر ہیں وہ جو بولنے یا خاموش رہنے میں اس آیت کریمہ پر عمل کرتے ہیں:

وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ

"اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کریں گے۔" [۲]

---

[۱] آل عمران: آیت ۸۵

[۲] سورہ مائدہ: آیت ۵۴

جو رشوت اور اس طرح کی دوسری چیزوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ انہیں یہ نہیں دیکھنا چاہیے کہ آج تک کیا ہوا ہے بلکہ یہ دیکھیں کہ آج کے بعد کیا ہوگا اور کیا نہیں ہوگا انہیں پرہیزگار ہونا اور خدا کا خوف رکھنا چاہیے۔

سوال: جناب عالی شہداء کے خاندان کو کوئی نصیحت کریں؟

جواب: اس بات سے غافل نہیں ہونا چاہیے کہ جو لوگ شہید ہو گئے ہیں یا جنہوں نے شہید دیئے ہیں وہ خدا کی راہ میں گئے ہیں اور راہِ خدا میں ہیں؛ خدا ہی جانتا ہے کہ انہیں کیسے تاج پہنائے جاتے ہیں۔

کچھ کامل لوگ شاید یہیں سے دیکھ رہے ہیں کہ فلاں کے سر پر تاج ہے اور فلاں کے سر پر تاج نہیں ہے۔ انسان کے قریبی رشتہ داروں کی شہادت خدا کی طرف سے کرامت ہے (حقیقت میں) شہادت باعث مسرت ہے، باعث غم و حزن نہیں ہے۔

انسان کو دکھ اس لئے ہوتا ہے کہ وہ (شہید) ایک کمرہ میں چلا گیا اور ہم دوسرے کمرہ میں رہ گئے۔ ہم یہ نہیں سوچتے کہ ان کی حالت ہماری حالت سے بہتر ہے، ہم غمزدہ ہیں اور وہ خوش ہیں۔ ہم یہ نہیں سوچتے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کون کون سی چیزیں مہیا کی ہیں اور ہمیں معلوم نہیں کہ ہم کس طرح جائیں گے، ایمان کے ساتھ جائیں گے یا نہیں؟ جبکہ وہ ایمان کے ساتھ اور شہید ہو کر گئے ہیں۔

ہمیں جان لینا چاہیے کہ شہادت باعث سعادت ہے جو بھی شہید ہوتا ہے وہ اوپر چلا جاتا ہے نیچے نہیں جاتا یہ گھر رہنے کی جگہ نہیں ہے یہاں اس جگہ کے لئے سامان جمع کرنا چاہیے جہاں رہنا ہے، وہ چیزیں (جو انسان جمع کرتا ہے) ان کی کتنی اہمیت ہے یہ وہیں معلوم ہوگا۔ یہاں معلوم نہیں ہے وہیں معلوم ہوگا کہ یہ چیزیں کافی ہیں ....۔

سوال: کیتھولک [1] کے رہبر پاپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کی توہین کی ہے اس اہانت کے بارے میں جناب عالی کیا فرماتے ہیں اور ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: واضحاتِ دین کا انکار کرنے والے انسان نہیں ہیں، یہ جنگ آج انسان اور لا انسان کے درمیان ہو رہی ہے۔

اگرچہ ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے لیکن الحمدللہ ہمارے پاس دعا ہے جو سب سے بڑا اسلحہ ہے یہی دعا ہے جس کے بارے میں سید ابن طاؤسؒ فرماتے ہیں: میں نے امیر المومنین علیہ السلام کے حرم میں ایک ظالم حکمران کے لئے بددعا کی اسی دوران میں نے محسوس کیا کہ تین دن بعد وہ ہلاک ہو جائے گا ایسا ہی ہوا اور وہ تین دن بعد فوت ہو گیا۔

کچھ لوگ دعا کی اہمیت اور تاثیر کو نہیں سمجھتے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کی یہ دعا عصر حاضر اور عصر غیبت میں دین کی حفاظت کے لئے ہے (اور وہ دعا یہ ہے):

يَا اللهُ يَا رَحْمَانُ يَا رَحِيمُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ. [2]

"اے اللہ، اے رحمان! اے رحیم، اے دلوں کے پلٹانے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔"

یہ دعا بار بار پڑھیں اس وقت دین کی حفاظت بصائر اور مقلب القلوب کے ساتھ مربوط

---

[1] کیتھولک عیسائیوں کا مشہور فرقہ ہے۔ حسن اللغات، ص ۶۷۶ (سعیدی)

[2] كمال الدين و تمام النعمة / ج ۲ ص ۳۵۲۔ باب: ۳۳ ما روى عن الصادق جعفر بن محمد عليه السلام من النص على القائم عليه السلام و ذكر غيبته و أنه الثاني عشر من الأئمة.

(سعیدی)

ہے، ابصار کے ساتھ مربوط نہیں، اسی وجہ سے امامؑ سے جب پوچھا گیا کہ ہم اس دعا میں والا بصار کا اضافہ کرتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا: دعا کو اسی طرح پڑھو جس طرح ہم نے کہا ہے۔

توہین کرنے والے نہ نصرانی ہیں اور نہ ہی یہودی بلکہ عملاً وہ تمام ادیان کے مخالف ہیں جب تک وہ متحد ہیں اس وقت تک اسلام کی ترقی سے راضی نہیں ہوں گے ہمیں چاہیے کہ دعا کے ساتھ متمسک رہ کر خود کو انحرافات سے دور رکھیں۔ دعا اگرچہ مستحب ہے لیکن دین کی حفاظت اور اس سے خارج نہ ہونے کے لئے دعا کرنا واجب ہے۔ [۱]

سوال: ہم شہر قم کی شوریٰ سے وابستہ ہیں جناب عالی سے گزارش ہے کہ ہمیں وعظ و نصیحت فرمائیں۔

جواب: مخلوق کی خدمت کرنا ایک توفیق ہے جو لوگ آپ کی طرف رجوع کرتے ہیں اگر آپ ان کا کام کرتے ہیں تو ان کے دل کو خوش و خرم کر دیتے ہیں احادیث میں ہے کہ جو شخص کسی مومن کا دل خوش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے لطف سے اس کی حفاظت کے لئے ملائکہ مقرر فرماتا ہے اسی وجہ سے اچانک پیش آنے والے حوادث میں کچھ لوگ سالم اور محفوظ رہتے ہیں۔ [۲]

(آپ نے یہ بات دی ماہ ۱۳۸۴ قمری میں حرم حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا میں شوریٰ قم سے وابستہ لوگوں سے کہی تھی۔)

---

[۱] خطاب: مورخہ ۲۸ /۶ /۰۷، افق حوزہ: ش ۱۲۲، ص ۸

[۲] خطیب توانا، دانشمند محترم حجۃ الاسلام والمسلمین شیخ کاظم صدیقی نے مورخہ ۶ /۶ /۸۶ کو نیمہ شعبان کی تقریر کے دوران استاد محترم کا قول نقل کرتے ہوئے کہا:

سوار ہوتے وقت ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور ۶ مرتبہ سورہ قدر پڑھنا حوادث سے محفوظ رہنے کے لئے مجرب ہے۔

چوتھا باب

عرفان

سوال: خدا کی طرف سیر وسلوک کا پہلا مرحلہ کیا ہے؟

جواب: خدا کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھنا۔ [1]

سوال: بہترین ذکر کیا ہے؟

جواب: بہترین ذکر وہ ذکر ہے جو میں کہہ رہا ہوں ذکر خدا عند الحلال والحرام (تمام حلال اور حرام امور میں خدا کا ذکر کرنا)۔ [2]

سوال: کیا آپ ہمیں اپنے اخلاقی شاگرد کے عنوان سے قبول کریں گے؟

جواب: نہ میرے پاس فرصت ہے اور نہ ہی میں اس کی طاقت رکھتا ہوں۔

سوال: ہمیں کوئی نصیحت کریں؟

---

[1] دین ما علمای ما/ ۱۹۴۔ محسن تاج

[2] دین ما، علمای ما ص ۱۹۲، محسن تاج

جواب: کیا آپ نے آج تک جو نصیحتیں سنیں ہیں [۱] ان پر عمل کیا ہے؟ (دوسری) نصیحت کا تقاضا کر رہے ہیں۔

سوال: آقا! ہمیں انسان بننے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟ اس کا راستہ کیا ہے؟

جواب: ہم جو کام کرتے ہیں تم بھی وہی کام کرو مگر یہ کہ تمہیں ان کی مخالفت کا یقین ہو جائے۔

سوال: عرفان پر پہنچ کر کس طرح عارف بنا جا سکتا ہے؟

جواب: عرفان یہ ہے کہ تم جو جانتے ہو اس پر عمل کرو اور اسے نظر انداز مت کرو۔ [۲] [۳]

اگر انسان ہر اس بات پر عمل کرے جو وہ جانتا ہے تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ [۴]

سوال: قبلہ! سالکِ امر کے لئے استاد اخلاق اور مربی کا ہونا ضروری ہے اور اس سے اجتناب ممکن نہیں ہم ایسے استاد سے محروم ہیں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر کوئی انسان معرفت اور قربِ الٰہی کا طالب ہو اور اس راہ میں مخلص اور جدی ہو (حقیقی طالب ہو) تو خدا کے حکم سے در و دیوار بھی اس کے استاد بن جاتے ہیں ورنہ استاد اخلاق اور مربی تو اپنی جگہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کا بھی اثر نہیں ہوتا۔ جس طرح ابو جہل [۵] پر اس کا اثر نہیں

---

[۱] آپ ہر جمعہ کو دس بجے مسجد فاطمیہ میں مجلس سے خطاب کرتے تھے۔

[۲] یعنی ہمارا اچھائیوں اور برائیوں کے بارے میں جاننا ہم پر اتمام حجت کے لئے کافی ہے، ہمیں چاہیے کہ اپنے علم پر عمل کریں اور اسے نظر انداز نہ کریں۔

[۳] منقول از صاحب کتاب

[۴] بہجت عارفان: ۲۰۹

[۵] (ابو جہل) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چچا تھا اور آپؐ کا سخت مخالف تھا اس نے آپؐ کو طرح طرح کی تکلیفیں دیں اور کسی بھی تکلیف سے گریز نہ کیا۔

ہوا تھا۔ [۱]

سوال: قبلہ! ہمارے لئے دعا فرمائیں ہمیں آپ کی دعا کی سخت ضرورت ہے تا کہ ہم صاحب عمل ہو جائیں؟

جواب: ہم دعا کریں گے ! دعا کوئی ایسی چیز نہیں جو ہم نہ کریں، لیکن یہ کافی نہیں ہے، کچھ چیزوں کے لئے دوا کی ضرورت ہوتی ہے، صرف دعا سے کام نہیں ہوتا۔ [۲]

سوال: قبلہ! ممکن ہو تو ہمارے لئے درس اخلاق رکھیں تا کہ ہم جناب عالی کے وجود کی برکت سے مستفید ہو سکیں، یا ہمارے لئے کوئی دستور العمل بیان فرمائیں؟

جواب: میں آپ سے صرف ایک بات کہوں گا، آپ چاہے جہاں بھی ہوں اس کے علاوہ کچھ نہیں (اور وہ بات یہ ہے کہ) گناہ نہ کرو۔ [۳]

سوال: آپ سے بہت سے لوگوں نے درس اخلاق کا تقاضا کیا ہے؟

جواب: ایک شخص درس اخلاق دیتا تھا اس کے درس میں بڑی تعداد میں لوگ شریک ہوتے تھے کچھ عرصے بعد اس نے درس دینا چھوڑ دیا۔ میں نے جب اس سے سبب پوچھا تو انہوں نے کہا: اس کا کوئی اثر نہیں تھا نوبت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ مجھے ہر ایک کو الگ سے کہنا پڑتا کہ تم نے یہ کام کیا ہے اور تم اس گناہ کے مرتکب ہوئے ہو تا کہ اس میں اثر ہو اور وہ اس (گناہ) کو چھوڑ

---

[۱] منقول از صاحب کتاب

[۲] فریادگر توحید ص ۱۵۴

[۳] فریادگر توحید: ص ۱۵۴

دے۔ وہ کہتے تھے" نہ بولنے والے میں اثر ہوا اور نہ ہی سننے والوں میں"۔

ہماری بھی یہی حالت ہے یہاں تک کہ ہم سے جان بوجھ کر واضحات [۱] تک ترک ہو جاتے ہیں۔

حضرت عبد المطلب علیہ السلام نے آخر میں کہا تھا:

اَنَا رَبُّ الْاِبِلِ وَاِنَّ لِلْبَیْتِ رَبّاً سَیَمْنَعُه. [۲]

"میں اپنے اونٹوں کا مالک ہوں، خانہ خدا (کعبہ) کا بھی ایک مالک ہے وہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔"

ان کی آخری بات ہماری پہلی بات ہے۔

ہم علماء اور صالحین کے طریقہ پر نہیں چلنا چاہتے ایک شخص ایک بزرگ کے پاس گیا اور کہا: مجھے کوئی ذکر بتائیں۔

بزرگ نے کہا: نماز پڑھا کرو۔ وہی نماز جس کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

جُعِلَ قُرَّةُ عَیْنِی فِی الصَّلٰوةِ.

"نماز میں میری آنکھوں کا نور ہے۔" [۳]

سوال: بعض اولیائے الٰہی پر کس طرح خدا کا خاص لطف و کرم ہوتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایتیں اولیاء اللہ کے مختلف طبقات پر بلا قیمت جاری وساری ہیں

---

[۱] استاد معظم نے ایک اور جگہ پر واضحات کے بجائے مسلماتِ شرع کہا ہے یعنی واجبات انجام دینا اور محرمات سے پرہیز کرنا، ان کے بارے میں سب جانتے ہیں۔

[۲] بحار الانوار (ط۔بیروت)/ج 15/ 145/ باب 1

[۳] ۰۰۷، نکتہ ۲/ ٦٧

فقط صلاحیت کا ہونا ضروری ہے تا کہ انسان اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایتوں کا حقدار ٹھہرے اور یہ صلاحیت خدا کی نافرمانی اور گناہوں کے ترک کرنے سے حاصل ہوتی ہے البتہ اس میں سالک الی اللہ کے عرفانی حالات کا عمل دخل بھی ہے۔ [۱]

سوال: رفع نسیان اور گمشدہ چیز کو پانے کے لئے کون سی دعا پڑھنی چاہئے؟

جواب: گمشدہ چیز کو پانے کے لئے یہ دعا پڑھنا مفید ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ یَا مُذَکِّرَ الْخَیْرِ وَ فَاعِلَهٗ وَ الْاٰمِرَ بِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ تُذَکِّرَنِیْ مَآ اَنْسَانِیْهِ الشَّیْطَانُ۔ [۲]

”اے اللہ! اے خیر یاد دلانے والے، اسے انجام دینے والے اور اس کا حکم دینے والے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود نازل فرما اور مجھے وہ چیز یاد دلا دے جو شیطان نے مجھے فراموش کرادی ہے۔“

یہ دعا ان چیزوں کو یاد کرنے کے لئے بھی مؤثر ہے جو انسان بھول جاتا ہے اس سلسلے میں امام عسکری علیہ السلام سے ایک روایت بھی منقول ہے۔ [۳]

سوال: بعض اوقات بیت اللہ [۴] کی زیارت اور امام رضا علیہ السلام کے حرم میں مشرف

---

[۱] بہجت عارفان/ ۹۵۔ یعنی: انسان کے پاس جتنی خدا کی معرفت ومحبت ہوتی ہے اور وہ اتنا معصیت الہٰی سے دور رہتا ہے بارگاہِ الہٰی میں اتنا مہم ہوتا ہے یہاں تک کہا جاتا ہے:

”حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ۔“

[۲] بحارالانوار (بیروت) / ج ۹۲ / ۳۳۹ / باب ۱۱۷، مصباح کفعمی/ ۱۹۹، مکارم الاخلاق۔ ۱۶۱ ۳۵، میں یہ دعا فراموش شدہ چیز کو یاد کرنے کے لئے امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے۔

[۳] ۶۰۰ نکتہ: ۱ / ۱۱۳

[۴] ہر سال ایام حج مخصوصاً رمی جمرات میں بہت سے لوگ رش کی وجہ سے فوت ہوجاتے ہیں۔

ہوتے وقت خطرناک حد تک رش بڑھ جاتا ہے اس وقت کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

جواب: شور اور رش سے نجات کے لئے درود پڑھنا بہت مفید ہے۔ [۱]

سوال: اگر کوئی معنویات میں آگے بڑھنا چاہتا ہو جناب عالی اسے کیا نصیحت کریں گے؟

جواب: پابندی سے اول وقت میں نماز پڑھنے والا شخص جس مقام پر بھی پہنچنا چاہے وہاں پہنچ جاتا ہے۔ [۲]

سوال: زیادہ سے زیادہ قرب الٰہی کے حصول اور معنویات کی بلندیوں تک پہنچنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: بلند مقامات تک رسائی کے لئے اگر چہ ہزار سال ہی عمر کیوں نہ کرو، اعتقاد اور عمل میں ترک معصیت اور اول وقت میں نماز پڑھنا کافی اور وافی ہے۔ [۳]

سوال: انسان کا حقیقی رشد و کمال کس چیز میں ہے؟

جواب: انسان کا کمال عبودیت میں ہے اور عبودیت اعتقاد اور عمل میں ترک معصیت کا نام ہے۔ [۴]

---

[۱] ۶۰۰ نکتہ: ۱ / ۱۱۳

[۲] بہجت عارفان: ۱۲۱

[۳] در خلوت عارفان: ۳۷

[۴] بہ سوی محبوب: ۶۰

سوال: عصر حاضر میں کامل انسان جسے مرشد کہا جاتا ہے کون ہے؟ ممکن ہو تو معرفی فرمائیں؟

جواب: موجودہ دور میں کامل انسان حضرت ولی العصر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں۔

صدق اور یقین کے ساتھ معلوم توسلات جیسے منقول زیارات پڑھنے سے ان کی ہدایت تک رسائی ممکن ہے۔ علاوہ ازیں آپ (عجل اللہ فرجہ اشریف) سے منسوب نمازیں پڑھیں اور خدا اور اسکے اولیا سے عشق کریں۔ [۱]

جب تک امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ ہمارا رابطہ قوی نہیں ہوگا اس وقت تک ہمارے امور درست نہیں ہوں گے۔ نفس کی اصلاح سے ولی امر (ع) کے ساتھ رابطہ قوی ہوتا ہے۔ [۲]

سوال: ہمیں کیسے معلوم ہو کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی رضا و خوشنودی کس کام میں ہے تا کہ ہم اسے انجام دیں؟

جواب: ہمیں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو حاضر سمجھنا چاہیے، ہر اس جگہ پر جائیں جہاں وہ جاتے ہیں ہر وہ کام کریں جو وہ کرتے ہیں اور وہ کام نہ کریں جو وہ نہیں کرتے۔ اگر ہم ان کاموں کے بارے میں نہیں جانتے، احتیاط تو جانتے ہیں اور اس پر عمل بھی کر سکتے ہیں لیکن گویا ہم آپ کی رضائیت کی راہ پر نہیں چلنا چاہتے ایسا نہیں ہے کہ ہم آپ کی رضا کے بارے میں نہیں جانتے اور اس کے بارے میں معلوم نہیں کر سکتے۔ [۳]

---

[۱] بہ سوی محبوب۔ ٦٠

[۲] فیضی از ورای سکوت: ٦۵

[۳] بہارانہ: ٦٧

سوال: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف تک ہماری رسائی نہیں ہے ہمیں امامؑ کی خدمت سے مستفید ہونے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر آپ کہیں کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف تک ہماری رسائی نہیں ہے تو جواب یہ ہوگا کہ آپ واجبات کی ادائیگی اور محرمات سے دوری کے پابند کیوں نہیں ہیں۔ امامؑ اسی کے ذریعے ہم سے راضی ہوتے ہیں۔ کیونکہ اَوْرَعُ النَّاسِ مَنْ تَوَرَّعَ عَنِ الْمُحَرَّمَاتِ (یعنی پرہیز گارترین انسان وہ ہے جو حرام کاموں سے پرہیز کرتا ہے۔)[1]

سوال: کچھ لوگوں کے بارے میں سنا ہے کہ انہوں نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کی ہے۔ ہم آپؑ کی زیارت سے محروم کیوں ہیں؟

جواب: واجبات ترک کرنا اور حرام کاموں کا مرتکب ہونا ہمارے اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کے درمیان حائل پردہ ہے۔[2]

سوال: جناب عالی کی نظر میں مہم ترین دعا کونسی ہے؟

جواب: دعائے فرج امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف مہم ترین دعا ہے لوگوں کی اور حکومتوں کی ساری مشکلات، امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کی وجہ سے ہیں انسان کو چاہیے کہ اجتماعی مشکلات کو رفع کرنے اور لوگوں کی حاجت روائی کے لئے اس طرح دعا کریں جس طرح وہ اپنے لئے دعا کرتے ہیں۔ دعا اگر (حقیقی) دعا ہو تو اس میں ضرور اثر ہوتا ہے۔[3]

---

[1] وسائل الشیعہ: ج ۱۵، ص ۲۴۵؛ بہارانہ: ۷۷

[2] ۶۰۰ نکتہ: ۱/ ۳۶۱

[3] روزنہ ھایی از عالم غیب: ۳۶۳

سوال: ہمیں اپنی دعاؤں کے مستجاب ہونے اور حاجت روائی کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر انسان صدقِ دل سے مومنین و مومنات کے لئے دعا کرے اور اپنے لئے دعا نہ کرے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں، اگر کوئی شخص اپنے لئے دعا کرے تو ممکن ہے کہ موانع یا شرائط دعا نہ ہونے کی وجہ سے اس کی دعا مستجاب نہ ہو لیکن جب اس کے لئے فرشتے دعا کرتے ہیں تو ان کی دعا کی وجہ سے شرائط اور موانع ختم ہو جاتے ہیں اور ان کی دعا حتماً مستجاب ہوتی ہے۔[۱]

سوال: موجودہ حالات اور آخر الزمان کے فتنوں میں کونسی دعا پڑھیں تا کہ ہمارا ایمان ضائع نہ ہو اور ہم ان انحرافات کی وجہ سے گمراہی سے بچ جائیں؟

جواب: ہمارے تمام دردوں کی دوا دعا تعجیل فرج ہے۔ روایات میں ہے کہ آخری زمانہ میں سب ہلاک ہو جائیں گے سوائے ان لوگوں کے جو تعجیل ظہور کے لئے دعا کرتے ہیں:

اِلَّا مَنْ دَعَا بِالْفَرَجِ.[۲]

ائمہ اطہار علیہم السّلام نے اپنے ان بیانات کے ذریعے اہل ایمان اور شیعوں پر خاص عنایت کی ہے تا کہ وہ خود کو پہچانیں۔ اگر وہ ظہور کے لئے دعا کرتے ہیں تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ ان کا ایمان ابھی تک ثابت ہے۔ شاید روایت میں ہے کہ:

---

[۱] بھارانہ:۸۷

[۲] حدیث کی عبارت اس طرح ہے:

اِلَّا مَنْ دَعَا بِدُعَاءِ الْغَرِيْقِ.

مگر وہ جو دعائے غریق پڑھتا ہے۔ (بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۱۴۸)

يُنْكِرُهٗ اَكْثَرُ مَنْ قَالَ بِاِمَامَتِهٖ. [1]

یعنی" وہ لوگ جو آپ کی امامت کے قائل ہیں ان میں سے اکثر آپ کا انکار کریں گے۔"

نیز آخری زمانہ میں یہ دعا پڑھنے کا بھی حکم ہے جو کہ دعائے تثبیت دین ہے:

يَا اللهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ. [2]

زمانہ غیبت میں یہ دعا پڑھنے کی بھی تاکید کی گئی ہے[3]:

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ، فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِيْ نَفْسَكَ لَمْ اَعْرِفْ نَبِيَّكَ، اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِيْ رَسُوْلَكَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَكَ، اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِيْ حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِيْنِيْ. [4]

"اے اللہ! مجھے میرے نفس کی معرفت عطا فرما ورنہ میں تیرے پیغمبرؐ کی معرفت حاصل نہیں کرسکوں گا، اے اللہ! مجھے اپنے رسولؐ کی معرفت عطا فرما ورنہ میں تیری حجتؑ کی معرفت حاصل نہیں کرسکوں گا، اے اللہ! مجھے اپنی حجت (عجل اللہ فرجہ الشریف) کی معرفت عطا فرما ورنہ میں اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔"

سوال: بلاؤں اور مصیبتوں کو دور کرنے کے لئے کونسی دعا پڑھنی چاہیے؟

جواب: بلاؤں اور مصیبتوں کو دور کرنے کے لئے یہ دعا بھی مفید ہے:

---

[1] بحار الانوار: ج ۵۱، ص ۳۰

[2] بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۱۴۸

[3] امام زمان در کلام آیت اللہ بہجت۔ص ۴۸

[4] الکافی (ط۔الاسلامیۃ)۔ج ۱ ص ۳۳۷۔باب فی الغیبۃ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَمْسِكْ عَنَّا السُّوءَ. [1]

"اے اللہ! محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود نازل فرما اور ہم سے برائیوں کو دور رکھ۔"

سوال: ہم بیت اللہ کی زیارت (عمرہ) کے لئے جانا چاہتے ہیں اس مقدس مقام میں خدا سے کیا سوال کریں؟

جواب: اگر آپ حج پر جا رہے ہیں تو وہاں اللہ تعالیٰ سے اہم ترین حاجت طلب کریں اور وہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا ظہور ہے کیونکہ اس سے تمام انسانوں کی مشکلات دور ہو جائیں گی اور پھر فاسد اور ظالم حکومتوں کے زوال کے لئے دعا کریں۔ [2]

سوال: خدا کے ساتھ کس طرح ارتباط قائم کریں؟

جواب: خدا سے ارتباط کا طریقہ، خدا اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی اطاعت کرنا ہے اور اسے دفتر شرع یعنی رسالہ عملیہ صحیحہ (توضیح المسائل) سے تطبیق کر کے مشخص کیا جا سکتا ہے۔ [3]

سوال: اللہ تعالیٰ اور ائمہ اطہار علیہم السلام کے ساتھ محبت کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: خدا کی معرفت کے بعد اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنا اس کی اور ان ہستیوں کی محبت کا باعث ہے جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے، ان میں انبیاء اور اوصیا شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان سب سے زیادہ محمد وآل محمد محبوب ہیں۔ ان میں سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہمارے سب

---

[1] وسائل الشیعہ: ج ۷، ص ۵۰۶

[2] روزنہ ھایی از عالم غیب/ ۵۳

[3] بہ سوی محبوب/ ۶۲

سے زیادہ قریب ہیں۔ [1]

سوال: ائمہ اطہار علیہم السلام کی نورانیت کی معرفت حاصل کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اس آیت کریمہ: ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡکِتَابَ الَّذِیۡنَ اصۡطَفَیۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا ۚ فَمِنۡہُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِہٖ. (پھر ہم نے اس کا وارث ان کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے منتخب کرلیا ہے پس ان بندوں سے بعض تو اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں) [2] میں فَمِنۡہُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِہٖ سے وہ لوگ مراد ہیں جن کے پاس ائمہ اطہار علیہم السلام کی معرفت نہیں ہے۔

ہمیں ائمہ علیہم السلام کی نورانیت کی معرفت کے حصول کے لئے نماز کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہئے:

اَللّٰھُمَّ عَرِّفۡنِیۡ نَفۡسَكَ، فَاِنَّكَ اِنۡ لَّمۡ تُعَرِّفۡنِیۡ نَفۡسَكَ لَمۡ اَعۡرِفۡ نَبِیَّكَ، اَللّٰھُمَّ عَرِّفۡنِیۡ رَسُوۡلَكَ فَاِنَّكَ اِنۡ لَّمۡ تُعَرِّفۡنِیۡ رَسُوۡلَكَ لَمۡ اَعۡرِفۡ حُجَّتَكَ، اَللّٰھُمَّ عَرِّفۡنِیۡ حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ اِنۡ لَّمۡ تُعَرِّفۡنِیۡ حُجَّتَكَ ضَلَلۡتُ عَنۡ دِیۡنِیۡ. [3]

"اے اللہ! مجھے میرے نفس کی معرفت عطا فرما ورنہ میں تیرے پیغمبرؐ کی معرفت حاصل نہیں کرسکوں گا، اے اللہ! مجھے اپنے رسولؐ کی معرفت عطا فرما ورنہ میں تیری حجتؑ کی معرفت حاصل نہیں کرسکوں گا، اے اللہ! مجھے اپنی حجت (عجل اللہ فرجہ الشریف)

---

[1] برگی از دفتر آفتاب/ ۱۵۵

[2] فاطر: ۳۲

[3] الکافی (ط-الاسلامیۃ)/ ج ۱ ص ۷ ۳۳۔ باب فی الغیبۃ

کی معرفت عطا فرما ورنہ میں اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔"

سوال: مجھے کاروبار میں بہت نقصان ہوا ہے میں اپنی ایک چیز بیچنا چاہتا ہوں (اسے خریدنے کے لئے) بہت سے خریدار آتے ہیں (خریداری کے) مقدمات بھی طے ہو جاتے ہیں لیکن نتیجہ نہیں نکلتا امید ہے کہ جناب عالی کی دعائے خیر اور رہنمائی سے اس حقیر کی مشکل حل ہو جائے گی؟

جواب: آپ بہت زیادہ استغفار کریں اور اس (ذکر) سے تھکیں نہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

سوال: میں ایک کاریگر ہوں میری آمدنی عام لوگوں جتنی ہے اکثر میری آمدنی، اپنی اور بیوی بچوں کی بیماریوں پر خرچ ہو جاتی ہے، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مجھ پر جادو کیا گیا ہے اور مجھے نظر لگ گئی ہے؟ جناب عالی سے استدعا ہے کہ دعائے خیر اور مخصوص دستور العمل کے ذریعے میری مدد فرمائیں۔

جواب: آپ (۱)۔ صدقہ دیں (اگرچہ کم ہی کیوں نہ ہو)

(۲)۔ معوذتین (سورہ فلق وناس) پڑھیں

(۳)۔ اور کثرت سے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھیں، اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ [۱]

سوال: آنکھوں کا درد ختم کرنے اور بینائی میں اضافہ کے لئے کونسی دعا پڑھنی

---

[۱] نکتہ ہای ناب: ۳۰

چاہیے؟

جواب: نماز کے بعد آیۃ الکرسی اور درود پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھیں اور چند مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ احْفِظْ حَدَقَتَيَّ بِحَقِّ حَدَقَتَيْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ علیہ السلام.

(اے اللہ! امیر المومنین علیہ السلام کے کاسۂ چشم کے صدقے، میرے کاسۂ چشم کی حفاظت فرما)

آخر میں درود پڑھیں۔ [۱]

سوال: سیر وسلوک کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: روزانہ کتاب "معراج السعادۃ" کا آدھا صفحہ پڑھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ [۲]

ایک سال بعد آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ تبدیل ہو چکے ہیں (ایسا لگے گا کہ) گویا کوئی دوائی کھائی ہے۔

سوال: کیا ہمیں (سیر وسلوک کے لئے) خانقاہوں کے مراسم میں شرکت سے بھی کوئی مدد مل سکتی ہے؟

جواب: ہمارے پاس بہت بڑی نعمت ہے! کسی بھی امت اور ملت کو قرآن نہیں دیا گیا اس کے بہت سے آثار اور خواص ہیں، ہمیں اتنی بڑی نعمت سے نوازا گیا ہے لیکن ایسا لگ رہا ہے کہ گویا ہم نے اسے دیکھا تک نہیں یا پھر یہ کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کتاب انسان کو کمال تک نہیں پہنچا سکتی جس کی

---

[۱] نکتہ ہای ناب: ۱۴۱

[۲] منقول از صاحب کتاب

وجہ سے ہم اپنے کمال کے لئے خانقاہوں میں جانا چاہتے ہیں۔ [۱]

سوال: میرا بھائی مریض ہے اور اسے ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دیا ہے اس سلسلے میں ہماری رہنمائی فرمائیں۔

جواب: (۱) مریض کو اس کی شفا کے لئے آب زمزم اور تربت حضرت سید الشہدا علیہ السلام کھلائیں۔ (۲) متعدد افراد کو متعدد بار صدقہ دیں اگرچہ کم ہی ہو۔ (۳) مختلف افراد مریض کی شفایابی کی نیت سے ایک سے سو بار سورۂ حمد پڑھیں۔ اس کا بہت زیادہ اثر ہے۔ علاوہ ازیں دوست و احباب سے دعا کی التماس کریں۔ روایت میں ہے کہ

"اَسۡرَعُ الدُّعَاءِ اِجَابَۃً دُعَاءُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ"

"ایک غائب کا دوسرے غائب کے لئے دعا کرنے سے زیادہ کوئی بھی چیز قبولیت کے قریب نہیں ہے۔" [۲]

سوال: فکری یکسوئی کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: کثرت سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پڑھنا فکری یکسوئی کے لئے موثر ہے۔ [۳]

سوال: ہم کیوں ہمیشہ خدا کی راہ میں بہانے بنا کر راہ فرار اختیار کرتے ہیں؟

---

[۱] ۷۰۰ نکتہ: ۲/ ۱۳۶

[۲] مستدرك الوسائل و مستنبط المسائل / ج ۵ ص ۲۴۲ / ۳۹- باب استحباب الدعاء للمؤمن بظهر الغيب و التماس الدعاء منه (سعیدی)

[۳] فیضی از ورای سکوت: ۲۲۹، ۲۳۰

جواب: اس کے لئے انسان کو ہمیشہ استغفار کرنا چاہئے۔ [۱]

سوال: گناہ نہ کرنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

آپ کو چاہئے کہ خود کو مضبوط کریں، فضیلت اس میں ہے کہ انسان اپنے اختیار سے گناہ نہ کرے۔ [۲]

سوال: میاں، بیوی کے درمیان موجود اختلافات ختم کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: دونوں میں سے جو بھی اختلافات ختم کرنا چاہتا ہو یا کوئی اور شخص (اسے چاہیے کہ) متعدد مرتبہ، متعدد افراد کو صدقہ دے (علاوہ ازیں) ان کے درمیان صلح کے لئے کثرت سے دعا کریں۔ [۳]

سوال: خاندان کے درمیان خلوص ومحبت کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: انبیا اور اولیا (رضوان اللہ علیہم) کے علاوہ کسی بھی خاندان کے مرد و خواتین کے درمیان سو فیصد ہم آہنگی اور موافقت کا ہونا ناممکن ہے اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے خاندان میں اخلاص اور محبت برقرار رہے تو ہمیں صبر، استقامت، درگزر اور چشم پوشی سے کام لینا ہوگا۔ تا کہ ہمارے خاندان میں محبت اور روحانیت برقرار رہے اگر یہ چیزیں نہیں ہوں گی تو آپس میں جھگڑا اور ٹکراؤ

---

[۱] فیضی از ورای سکوت: ۲۲۹، ۲۳۰

[۲] فیضی از ورای سکوت: ۲۲۹۔ ۲۳۰

[۳] فیضی از ورای سکوت: ۲۲۹۔ ۲۳۰

ہوگا اور تمام خاندانی اختلافات اسی سے ہوتے ہیں۔ [۱]

سوال: ہم رزق، روزی کے لئے پریشان رہتے ہیں، اسے ختم کرنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جس طرح معاد، قیامت، بہشت اور جہنم کا ذکر کیا ہے اسی طرح فرمایا ہے کہ "میں ہی اپنے بندوں کو رزق عطا کرتا ہوں"۔ نجف کے ایک عالم کہتے تھے: میرے لئے رزق روزی کا حصول مشکل ہوگیا تھا بے ساختہ میرے منہ سے نکلا کونسا حیلہ استعمال کروں، اسی اثنا میں ایک آواز سنائی دی: حیلوں کو ترک کردو۔ [۲]

سوال: کاروبار کے حصول کے لئے کونسی دعا پڑھنی چاہیے؟

جواب: کاروبار ملنے تک صبح کی نماز کے بعد اس دعا کا ورد جاری رکھیں:

اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.

(اول اور آخر میں درود پڑھیں)۔ [۳]

سوال: رزق میں اضافہ کے لئے کونسی دعا پڑھنی چاہیے؟

جواب: جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں اضافہ ہو اسے چاہیے کہ نمازِ صبح کے بعد یہ دعا پڑھے:

---

[۱] ۶۰۰ نکتہ: ۱/ ۳۰۰

[۲] فیضی از ورای سکوت ص ۲۳۰

[۳] الامالی (للطوسی)/ النص/ ۴۳۱/ [۱۵] المجلس الخامس عشر

اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. [۱]

"اے اللہ! مجھے اپنے حلال کے ذریعے اپنے حرام سے بے نیاز فرما اور اپنے فضل و بخشش کے ذریعے اپنے غیر سے بے نیاز کردے۔"

(اول اور آخر میں درودھ پڑھیں) [۲]

سوال: سیر وسلوک اور قرب خدا کی طرف بڑھنے کا پہلا قدم کیا ہے؟

جواب: سیر الی اللہ اور قرب الٰہی کی طرف بڑھنے کے لئے انسان کا پہلا قدم جب خودسازی کی طرف بڑھتا ہے تو اس کے اور اس کے مولا (خداوند جلّت و عظمتہ) کے درمیان تھوڑا فاصلہ ہوتا ہے سب سے پہلے اسے خیال رکھنا ہوگا کہ اگر وہ مزید آگے نہیں بڑھ سکتا تو حداقل اپنے اور مولا کے درمیان موجود فاصلہ میں اضافہ نہ کرے اور بعد میں آہستہ آہستہ آگے بڑھ کر اپنے مولا کا قرب حاصل کرے۔ [۳]

سوال: کتابوں میں امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے مختلف آداب بیان ہوئے ہیں آپ کی نظر میں کونسا عمل سب سے زیادہ مہم ہے؟

جواب: آدابِ زیارت میں مہم عمل یہ جاننا ہے کہ معصومین علیہم السلام کی زندگی اور موت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ [۴]

---

[۱] منقول ہے کہ اس ذکر کو نماز صبح کے بعد ایک سو دس (۱۱۰) مرتبہ پڑھا جائے۔

[۲] منقول از صاحب کتاب

[۳] منقول از حجۃ الاسلام استاد سید رضا خسروشاہی

[۴] بہجت عارفان/ ۲۰۸

سوال: میری بیٹی بیمار ہے، جناب عالی سے دعا کی التماس ہے؟

جواب: آپ روزانہ یہ دونوں دعائیہ جملے تین تین مرتبہ پڑھا کریں:

(۱) اَللّٰهُمَّ اشْفِهَا بِشِفَائِكَ وَدَاوِهَا بِدَوَائِكَ وَعَافِهَا بِعَافِيَتِكَ.

(۲) بِالْاِمَامِ الْكَاظِمِ علیہ السلام فَاِنَّهَا اَمَتُكَ وَبِنْتُ عَبْدِكَ.

"اے اللہ! اس لڑکی کو اپنی شفا کے ذریعے شفا عطا فرما اور اپنی دوا کے ذریعے اس کا علاج فرما اور اپنی عافیت کے ذریعے اسے خیر و عافیت عطا فرما۔ بحق امام موسیٰ کاظم علیہ السلام یہ (لڑکی) تیری کنیز اور تیرے بندے کی بیٹی ہے"۔ [۱]

سوال: میں نے اپنی زبان پر کنٹرول کرنے کے لئے بات نہ کرنے کا ارادہ کیا ہے؟ کیا میرا یہ عمل صحیح ہے؟

جواب: اس میں کوئی قباحت نظر نہیں آ رہی ہے بصورتی کہ اس سے بات چیت میں مراقبت اور نگہداری کا ارادہ کیا گیا ہو ممکن ہو تو قرآن کے ذریعے بات [۲] کریں۔ [۳]

سوال: اولاد نا اہل ہو اور والدین کو تکلیف دیتی ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: والد کو چاہیے کہ اپنی اولاد کے فرمانبردار ہونے کے لئے چار رکعت نماز پڑھے (نماز کی) پہلی رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ یہ آیت پڑھے:

---

[۱] منقول از حجۃ الاسلام استاد ھادوی تہرانی

[۲] ظاہراً قرآن سے بات کرنے سے مراد یہ ہے کہ انسان جس چیز کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہو اس مناسبت سے قرآن مجید کی آیت پڑھے بعض بزرگوں کی سیرت میں ملتا ہے کہ وہ اسی طرح کرتے تھے۔

[۳] فریادگر توحید: ۲۰۸

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنا (حقیقی) مسلمان (فرمانبردار بندہ) بنائے رکھ۔ اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک امت مسلمہ (فرمانبردار امت) قرار دے۔ اور ہمیں ہماری عبادت کے طریقے بتا۔ اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو بڑا توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے۔" [۱]

دوسری رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ یہ آیات پڑھے:

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ.

"اے میرے پروردگار! مجھے نماز کا قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد کو بھی۔ اے ہمارے پروردگار اور میری دعا کو قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار! مجھے اور میرے والدین کو اور سب ایمان لانے والوں کو بخش دے جس دن حساب قائم ہوگا (لیا جائے گا)۔" [۲]

تیسری رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ یہ آیت پڑھے:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی

---

[۱] بقرہ: ۱۲۸

[۲] (ابراہیم: ۴۰/ ۴۱

ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیش رو بنا۔“ [۱]

اور چوتھی رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ یہ آیت پڑھے:

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ.

”اے میرے پروردگار! تو مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیرے اس احسان کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے اور یہ کہ میں ایسا نیک عمل کروں جسے تو پسند کرتا ہے اور میرے لئے میری اولاد میں بھی صالحیت پیدا فرما میں تیری بارگاہ میں توبہ (رجوع) کرتا ہوں اور میں مسلمانوں (فرمانبرداروں) میں سے ہوں۔“ [۲]

اور نماز کے بعد دس مرتبہ یہ آیت پڑھے:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾

”اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیش رو بنا۔“ [۳] [۴]

سوال: حقیقی مکاشفات اور بے بنیاد اور جھوٹے دعووں میں کیا فرق ہے؟

جواب: حقیقی مکاشفہ پر اس وقت یقین ہوتا ہے جب مدعی اپنے قول و فعل میں سچا ہوتا ہے، جبکہ

---

[۱] فرقان: ۷۴

[۲] احقاف: ۱۵

[۳] فرقان: ۷۴

[۴] منقول از صاحب کتاب

جھوٹا انسان اپنے قول و فعل سے ظاہر ہو جاتا ہے۔

سوال: سب سے اچھا ذکر کونسا ہے؟

جواب: حقیر کی نظر میں سب سے اچھا ذکر، عملی ذکر ہے یعنی اعتقاد اور عمل میں ترک معصیت تمام چیزیں اس کی محتاج ہیں اور یہ کسی کا بھی محتاج نہیں اور اس سے نیکیاں پیدا ہوتی ہیں۔

سوال: میں نے سورۂ حمد، توحید اور آیت الکرسی کو اپنا ذکر قرار دیا ہے، میرے لئے یہ ملکہ نہیں ہوا اس سلسلے میں رہنمائی فرمائیں۔

جواب: اذکار، اوراد، قرأت اور اس طرح کی دوسری چیزوں کے لئے انسان کو دیکھنا ہوگا کہ کون سا عمل کس حد تک اس کی خوشی اور حضور قلب کے ساتھ موافقت رکھتا ہے، اس کا انتخاب کرے۔

سوال: میری عمر ستائیس سال ہے صاحب استعداد ہونے کے باوجود حصول علم میں نظم وضبط کا خیال نہیں رکھتا اور سستی کرتا ہوں مجھے کیا کرنا چاہئے؟

تحصیل علم کے سلسلے میں دستور پر عمل کریں۔

کوئی اعتراض ہو تو پوچھیں۔

مفید علم میں پیشرفت کے لئے تعقیبات مشترکہ کو اپنے لئے لازمی قرار دیں اور ہر فریضہ کے بعد (دعا) "سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَعْتَدِيْ عَلٰی اَهْلِ مَمْلَكَتِهٖ" [1] پڑھیں۔

---

[1] مفاتیح الجنان تعقیبات مشترکہ:

سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَعْتَدِيْ عَلٰی اَهْلِ مَمْلَكَتِهٖ، سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَاْخُذُ اَهْلَ الْاَرْضِ بِاَلْوَانِ الْعَذَابِ سُبْحَانَ الرَّءُوْفِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّبَصَرًا وَّفَهْمًا وَّعِلْمًا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

سوال: حقیر اجتہاد کے عظیم مقام تک پہنچنا چاہتا ہے مجھے اچھا انسان اور عالم بننے کا بہت شوق ہے اس وقت میری عمر ۳۳ سال ہے مجھے کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: نظم وضبط اور ترتیب کے ساتھ درس پڑھنے اور اپنی معلومات پر عمل کرنے سے انشاء اللہ مقصد حاصل ہوگا۔

سوال: دروس میں کامیابی اور اس طالب علم کی اجتہاد کی توفیق کے لئے جو تقریباً دس سال بطور متوسط کامیاب نہ ہوا ہو جناب عالی کونسا راستہ منتخب فرمائیں گے؟

جواب: نماز شب، توفیقات کے لئے چابی ہے، مخصوص تعقیبات کو فراموش نہ کریں۔

سوال: ممکن ہو تو کاروبار کے انتخاب کے سلسلے میں بندہ کی رہنمائی فرمائیں؟

جواب: وہ کام منتخب کریں جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا وخوشنودی ہو، اگر چند کاموں میں مرضی الٰہی شامل ہو تو اپنی طاقت کے مطابق وہ کام انتخاب کریں جو ایمان اور مومنین کے لئے زیادہ مفید ہو.................۔

سوال: تدریس، کتاب خدا اور تفسیر اہلبیتؑ پر کام کرنے کے علاوہ کس کام کے ذریعے تقویٰ اور سیر الی اللہ میں مدد مل سکتی ہے؟

جواب: اعتقاد اور عمل میں گناہ ترک کرنے کا مضبوط اور دائمی ارادہ کرنے میں (تقویٰ اور سیر الی اللہ میں) مدد مل سکتی ہے۔

سوال: لبنان میں کچھ طلاب ہم سے رجوع کرتے ہیں اور ہم سے اخلاقیات پر مبنی وعظ ونصیحت کا تقاضا کرتے ہیں نیز تہذیب نفس کے بارے میں پوچھتے ہیں

جناب عالی سے گزارش ہے کہ اس سلسلے میں ہماری رہنمائی فرمائیں؟

جواب: اس سلسلے میں سب سے مفید چیز یہ ہے کہ جو لوگ درس کے لئے آپ کے پاس آتے ہیں، روزانہ ان کے سامنے (کتاب) وسائل کے باب جہاد میں سے جہاد نفس اور باب حج کے باب "آداب العشرۃ" کی اخلاقی شرعی روایات میں سے ایک روایت بیان کریں۔
البتہ اس (روایت) پر غور وفکر اور جو جان لیا ہے اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

سوال: راہِ خداشناسی کیا ہے ممکن ہو تو رہنمائی فرمائیں؟

جواب: خداشناسی کا طریقہ، خودشناسی ہے، ہم جانتے ہیں کہ ہم نے اپنی اصلاح نہیں کی اور نہ ہی ہم اپنی اصلاح کر سکتے ہیں دوسرے بھی ہماری طرح ہیں انہوں نے بھی نہ ہماری اصلاح کی ہے نہ اپنی اصلاح کی ہے اور نہ ہی ان میں اصلاح کرنے کی طاقت ہے۔
قادر مطلق نے ہمیں پیدا کیا ہے اور وہی خدا ہے اس کے قرب کا طریقہ یہ ہے کہ انسان کو جو تکلیف پہنچتی ہے وہ شکر منعم کے لئے آغاز ہے اور یہ تکلیف قرب خدا چاہنے والوں کے لئے ہر مٹھاس سے زیادہ میٹھی ہوتی ہے۔

سوال: بندہ نے قرب خدا اور سیر و سلوک کا ارادہ کیا ہے اس کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: اگر طالب، صادق ہو تو اس کی تمام عمر کے لئے اگرچہ وہ ہزار سال عمر کرے "ترکِ معصیت" کافی اور وافی ہے۔

سوال: برائے مہربانی بتائیں کہ کس طرح خدا، رسولؐ اور ائمہ اطہار علیہم السلام کی محبت حاصل کی جا سکتی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اطہار علیہم السلام کی اطاعت اور اعتقاد اور عمل میں ترک

معصیت کے ذریعے۔(خدا، رسولؐ اور ائمہ اطہار علیہم السلام کی محبت حاصل کی جاسکتی ہے)۔

سوال: ہم داخلی اور خارجی پستیوں میں مبتلا ہیں ہمارا علاج کریں اور اس راہ کو طے کرنے کے لئے ہماری رہنمائی فرمائیں۔

جواب: "استغفر اللہ" کثرت سے پڑھیں اس سے خستہ نہ ہوں، اور یقین رکھیں کہ یہی آپ کا علاج ہے۔

داؤکم الذنوب و دوائکم الاستغفار [۱]

سوال: کچھ عرصہ سے میں ایک شخص کی محبت میں گرفتار ہو گیا ہوں مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: عقلمند شخص اکمل (کامل ترین) اجمل (سب سے خوبصورت) انفع (سب سے زیادہ فائدہ مند) اور ادوم (ہمیشہ رہنے والے) سے محبت کرتا ہے اور اس کی محبت کو دوسروں کی محبت پر ترجیح دیتا ہے کیونکہ دوسروں کی محبت کے برخلاف، اکمل کی محبت بلاؤں اور شرور کو دفع کر دیتی ہے۔

سوال: سوئے ظن ختم کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اعدی الاعداء (سب سے بڑا دشمن) داخلی دشمن؛ نفس ہے اس کے ساتھ سوئے ظن

---

[۱] کنز العمال: ۱/ ۴۶۹؛ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "الا اخبرکم بدائکم و دوائکم، داؤکم الذنوب و دوائکم الاستغفار"۔

(کیا تمہیں بتاؤں کہ تمہارا درد کیا ہے اور اس کا علاج کیا ہے؟ گناہ تمہارا درد اور بیماری ہے اور استغفار اس کی دوا اور علاج ہے)

سے پیش آنا، دوسروں سے سوئے ظن میں مانع ہوتا ہے۔ [۱]

سوال: غصہ کا کیا علاج ہے؟

جواب: کامل عقیدہ کے ساتھ کثرت سے درود پڑھنا (غصہ کا علاج ہے)۔ [۲]

سوال: صاحب اولاد ہونے کے لئے کوئی دعا بتائیے؟

جواب: (ا) ساٹھ سالہ ایک شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اولاد نہ ہونے کی شکایت کی اور کہا کہ میں صاحب اولاد ہونا چاہتا ہوں لیکن ممکن نہیں ہے۔ امامؑ نے اس سے فرمایا: "تین دن تک نماز عشاء اور نماز فجر کے بعد ستر مرتبہ "سبحان اللہ" اور ستر مرتبہ "استغفر اللہ" کا ورد کرو اور پھر اسے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر ختم کرو:

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝

"میں نے (ان سے) کہا کہ اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا اور مال و اولاد سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہارے لئے باغات پیدا کرے گا اور تمہارے لئے نہریں قرار دے گا۔" [۳]

---

[۱] جو شخص اپنے نفس سے بدظن ہوتا ہے وہ دوسروں کو خود سے اچھا سمجھتا ہے اور دوسروں پر بدظن ہونے کے مرض سے نجات پاتا ہے۔

[۲] بہ سوی محبوب۔ ۰۷۔ ۶۰

[۳] سورۂ نوح: ۱۰ تا ۱۲

تیسری رات اپنی بیوی سے مجامعت کرو باذن خدا صحیح وسالم فرزند کے باپ بنو گے۔

راوی کہتا ہے: اس شخص نے ایسا ہی کیا ابھی سال بھی نہ ہوا تھا کہ وہ صاحب اولاد ہو گیا۔

(۲) ہشام کا ایک دربان بہت مالدار تھا اس کی کوئی اولاد نہ تھی امام باقر علیہ السلام نے اس سے پوچھا: کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں کوئی ایسی دعا بتاؤں کہ جس کے ذریعے تم صاحب اولاد ہو جاؤ؟

دربان نے کہا: جی ہاں (ضرور)!

امامؑ نے فرمایا: روزانہ صبح اور عصر کے وقت ستر مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" دس مرتبہ استغفار "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ" اور نو مرتبہ خدا کی تسبیح "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کرو اور دسویں تسبیح کو استغفار پر ختم کر کے کہو:

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ﴿۱۲﴾

"میں نے (ان سے) کہا کہ اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا اور مال و اولاد سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہارے لئے باغات پیدا کرے گا اور تمہارے لئے نہریں قرار دے گا۔" [۱]

دربان نے ایسا کیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے کثیر اولاد عطا کی۔

راوی کہتا ہے: میں اور میری بیوی نے بھی اس روایت پر عمل کیا اور صاحب اولاد ہو گئے۔ میں نے اور بھی بہت سے بے اولاد افراد کو اس کے بارے میں بتایا۔

(۳) دو انگوٹھیاں جن میں فیروزہ کا نگینہ ہو اور اس پر یہ آیت کریمہ کندہ ہو:

---

[۱] سورۂ نوح: ۱۰ تا ۱۲

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ.[1]

میاں بیوی دونوں انہیں اپنے ہاتھ میں پہنیں اور انہیں نجس ہونے سے بچائیں نتیجہ ملنے تک مذکورہ دونوں روایات خاص طور پر دوسری روایت پر عمل کرتے رہیں۔[2]

سوال: وہ لوگ جو لاعلاج یا سخت امراض میں مبتلا ہیں ان کے لئے دستور العمل بیان فرمائیں انہیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: (۱) امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہر کی خاک آب زم زم میں ڈالیں اور روزانہ صبح وشام مریض کو تندرست ہونے تک اس کے چند قطرے پلائیں۔

(۲) متعدد فقیروں کو صدقہ دیں اگرچہ صدقہ دی جانے والی چیز کم ہی کیوں نہ ہو۔

(۳) مریض کی عیادت کے لئے جانے والا ہر شخص اس کی شفا کے لئے سورۂ فاتحہ پڑھے ایک سے ستر بار جتنا ممکن ہوسکے۔

(۴) مریض تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اشْفِعِيْ بِشِفَآئِكَ وَدَاوِنِيْ بِدَوَآئِكَ وَعَافِنِيْ مِنْ بَلَآئِكَ.

اور پھر کہے:

فَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ بِحُرْمَةِ الْاِمَامِ الْكَاظِمِ علیہ السلام.

(۵) مریض کو چاہئے کہ فرض نماز کے بعد کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مَنْ رَاٰهُ وَبِحَقِّ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ صَلِّ عَلٰى جَمَاعَتِهِمْ وَافْعَلْ بِيْ............

---

[1] سورۂ انبیاء:۸۹

[2] منقول از صاحب کتاب

اگر کوئی اور شخص مریض کے لئے دعا کرے تو وَ افْعَلْ بِفُلَانٍ کہے۔

(۶) مریض کو مقدس مقامات (معصومین علیہم السلام کے مزارات وغیرہ) کی زیارت کرائیں، اگر اس میں چلنے کی طاقت نہ ہو تو وہاں جانے کی نیت کرے اور ان کی طرف متوجہ ہو کر ان کی زیارت پڑھے۔ یا دوسرے لوگ اس کے لئے شفا کی نیت سے زیارت کریں۔

(۷) اس کی شفا کے لئے (بار بار) حدیث کساء پڑھیں۔

(۸ اس کے لئے بھیڑ بکری وغیرہ قربان کر کے تقسیم کریں یا اس کی نذر کریں۔

(۹) اس کے لئے بار بار شب بیداری والی راتوں میں سر پر قرآن رکھ کر جو عمل کیا جاتا ہے اس عمل کو انجام دیں۔

(۱۰) وہ نماز اور دعا پڑھیں جیسے عدی بن حاتم نے صحیفہ ثانیہ [۱] میں امیر المومنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور دعا کریں۔ [۲]

سوال: مشکوک غذا کھانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مشکوک اور اس شخص کا کھانا کھانا جو حرام سے پرہیز نہ کرتا ہو، اگرچہ جائز ہے لیکن یہ انسان کو مریض [۳] اور عبادتوں سے محروم کر دیتا ہے یا توفیق کو سلب کرتا ہے۔ [۴]

سوال: جس شخص پر جادو کیا گیا ہو یا نظر لگی ہو جادو اور نظر ختم کرنے کے لئے کیا کرنا

---

[۱] صحیفہ سجادیہ دوم

[۲] یہ دستور متعدد اور مختلف موقعوں پر دیئے گئے ہیں ہم نے ان کو ترتیب وار کر دیا ہے۔

[۳] اس سے روحانی اور معنوی بیماریاں مراد ہیں اگرچہ ممکن ہے کہ اس سے روحانی اور جسمانی دونوں امراض مراد ہوں۔

[۴] ۰۰۷، نکتہ: ۲ / ۲۵۳

چاہئے؟

جواب: درج ذیل چیزوں کی رعایت اوران پر عمل کریں:
(۱) چھوٹا قرآن پاک ہمیشہ اپنے پاس رکھیں۔
(۲)معوذتین (سورۃ الفلق وسورۃ الناس) پڑھیں اوران کا تکرار کریں۔
(۳) آیت الکرسی پڑھیں اوراسے لکھ کر اپنے گھر میں نصب کریں۔
(۴)بار بار چار قل پڑھیں مخصوصاً سوتے وقت۔
(۵)اذان کے وقت نسبتاً بلند آواز سے اذان (کہتے ہوئے اس) کا جواب دیں۔
(۶)روزانہ نسبتاً بلند آواز کے ساتھ قرآن مجید کی پچاس آیتوں کی تلاوت کریں۔ [۱]

سوال: غرور کا کیا علاج ہے؟

جواب: کثرت حوقلہ (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ)غرور کا علاج ہے۔

سوال: بندہ وسوسوں کے مرض میں مبتلا ہوں برائے مہربانی اسے ختم کرنے کے لئے میری رہنمائی فرمائیں؟

جواب: کثرت تہلیل [۲] وسوسوں کا علاج ہے۔

سوال: بندہ بڑے عرصے سے وسوسوں کے مرض میں مبتلا ہے اور بڑی مشکل سے زندگی بسر کررہا ہے، میری رہنمائی فرمائیں؟

---

[۱] استفتاء از معظم لہ

[۲] کثرت سے "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کہنا۔

جواب: کثرت تہلیل وسوسوں کے لئے مفید ہے۔

سوال: تسکین قلب کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: جو شخص خدا کی معرفت حاصل کرتا ہے اور اس کے ساتھ محبت کرتا ہے (وہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور محبت میں) اتنا مصروف رہتا ہے کہ اسے کہا جاتا ہے کہ اپنے ضروری امور پر بھی توجہ دو۔ اسے یہ نہیں کہا جاتا کہ اپنی ضرورتوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ (کیونکہ وہ اسی کی طرف متوجہ اور اسی کی یاد میں رہتا ہے یادِ خدا میں مصروف ہونے اور دوسری تمام چیزوں سے غافل ہونے کی وجہ سے اسے کہا جاتا ہے کہ) تم اسے چھوڑتے کیوں نہیں!
نمازی اگر جان لے کہ جلالِ خدا اسے کتنا گھیرے ہوئے ہے تو وہ نماز سے کبھی غافل نہیں ہوگا۔ [۱]

سوال: میں قرب خدا حاصل کرنا چاہتا ہوں، برائے مہربانی رہنمائی فرمائیں؟ کیا اس کے لئے استاد کی ضرورت ہے؟

جواب: (حقیقت میں) علم استاد اور معلم واسطہ ہوتا ہے، اپنے علم پر عمل کرنا اور اسے نظر انداز نہ کرنا کافی ہے:

وَقَالَ علیہ السلام: "مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَهُ اللّٰهُ عِلْمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ." [۲]

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے: "جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر اس چیز کا علم عطا کرتا ہے جو وہ نہیں جانتا۔"

---

[۱] وسائل الشیعہ: ج ۷، ۳، ص ۲۱، ص ۳۳۲ اور ج ۴، ص ۱۳۸۱، میں تقریباً اسی طرح کی روایت موجود ہے۔

[۲] بحار الأنوار (ط-بيروت) / ج65 / 363 / باب 27 دعائم الإسلام و الإيمان و شعبهما و فضل الإسلام ..... ص: 329

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا.

”اور جو لوگ ہماری خاطر جد و جہد کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے راستے دکھا دیتے ہیں۔“ [1]

اگر دیکھیں کہ نہیں ہو رہا ہے تو جان لیں کہ آپ نے عمل نہیں کیا اپنے دن رات کا کچھ حصہ دینی علوم کے لئے مخصوص کریں۔

سوال: کیا سیر الی اللہ کے لئے استاد کا ہونا ضروری ہے؟ استاد نہ ہونے کی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: علم ہی تیرا استاد ہے، جو جانتے ہو اس پر عمل کرو جو نہیں جانتے اس کے لئے کافی ہوگا۔

سوال: حقیقی زہد کیا ہے ور انسان کس طرح حقیقی زاہد بن سکتا ہے؟

جواب: زھد یہ ہے کہ تم اپنے نفس کے مالک رہو اور ہر کام کرنے یا نہ کرنے کے سلسلے میں اذن خدا کا خیال رکھو۔

سوال: تبلیغ کے سلسلے میں حقیر کی رہنمائی فرمائیں؟

جواب: مبلغ کو یقین ہو تو وہ کبھی بھی پشیمان نہیں ہوگا مبلغ کو چاہیے کہ لوگوں کو ثقلین (قرآن و اہلبیتؑ) سے متوسل کرے یا ان کے اتصال کو مزید مضبوط و محکم کرے آج کل سنی سنائی باتیں بیان کرنا رسم ہو گیا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو بہت سی باتوں کے بارے میں معلوم نہیں ہوسکتا اور مبلغ تکراری باتیں بیان کر کے تبلیغ کرتا ہے۔

بہتر یہ ہے کہ احادیث کے علاوہ دینی مسائل کو مستند کتابوں سے بیان کیا جائے اور وہ

---

[1] عنکبوت: ٦٩

چیزیں بیان کی جائیں جو عوام الناس کے لئے زیادہ مفید ہوں جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو وہ شیعہ مکتب فکر کی انتہائی معروف اور معتبر کتب سے صحیح ترجمہ کے ساتھ بیان ہوں تا کہ احسن انداز سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔

سوال: میں کس طرح پاک ہوسکتا ہوں کیونکہ پہلے میں گناہانِ کبیرہ کا مرتکب ہوتا تھا لیکن اب پشیمان ہوں گناہوں کے بُرے اثرات کو خود سے کس طرح دور کروں؟

جواب: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ.[1]
تمام لوازم کے ساتھ حقیقی توبہ کریں تا کہ کلی طور پر گناہوں کے آثار مٹ جائیں۔

سوال: میں اخلاقی امور کے سلسلے میں نذر وقسم کے ذریعے اپنا ارادہ مضبوط کر لیتا ہوں لیکن کچھ عرصہ بعد میرا ارادہ سست ہو جاتا ہے اور مجھے شکست ہو جاتی ہے۔

جواب: آپ خود کو ایک منٹ بھی خدا کی یاد میں پائیں تو اختیاراً اس سے منصرف نہ ہوں اور غیر اختیاری غفلت اور انصراف کو اہمیت نہ دیں۔

سوال: میں گناہوں میں بہت مبتلا ہوتا ہوں، کوششوں کے باوجود کامیاب نہیں ہوتا مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: احد الحسنین (یعنی خلیلی ونوری) سے منقول ہے کہ اس ہدف کے لئے مشاہد ثمانیہ مشرفہ (حرمین شریفین، نجف الاشرف، کربلا معلیٰ، کاظمین، سامرا، مشہد مقدس اور قم المقدس) کے مرحومین کو حمد اور سورہ ہدیہ کریں، حمد اور سورہ دیگر تمام مقام مقدسہ کے مدفونین کو بھی ہدیہ کریں۔

---

[1] الکافی (ط-الاسلامیۃ) / ج 2 / 435 / باب التوبۃ..... ص:430

سوال: مرجع عالی قدر، آپ کی خدمت میں خاضعانہ گزارش ہے کہ ہمیں وعظ و نصیحت کریں شاید ہم آپ کی باتوں کی برکت سے متنبہ ہو جائیں؟

جواب: مجھے کچھ لوگوں نے وعظ و نصیحت کا کہا ہے اگر ان کا مقصد یہ ہے کہ ہم بیان کریں اور وہ سنیں اور پھر کبھی کسی اور جگہ دوبارہ ہم بیان کریں اور وہ سنیں تو جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ حقیر اس سے عاجز ہوں۔

اور اگر وہ کہیں کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جوامع الکلمات ہو اور سعادت مطلقہ کے لئے کافی ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ حقیر کی باتوں سے اسے کشف کر کے آپ لوگوں تک پہنچوائے۔

عرض یہ ہے کہ خلقت کا مقصد، عبودیت ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ.

"اور میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا نہیں کیا مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں۔" [۱]

اور عبودیت کی حقیقت اعتقاد (جو قلبی عمل ہے) اور جسمانی عمل میں معصیت کو ترک کرنا ہے۔ اور ترک گناہ اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کہ ترک گناہ انسان کی عادت نہ بن جائے اور یہ حاصل ہوتا ہے مداوم مراقبت اور ہر حال، ہر زمان اور ہر مکان میں یاد خدا میں رہنے سے۔ [۲]

سوال: جناب عالی کی نظر میں استجابت دعا کی کیا شرائط ہیں؟

جواب: معصیت کو ترک کرنا، استجابت دعا کی شرط ہے۔

اُوفِ بِعَهْدِكُمْ

---

[۱] ذاریات: ۵۶

[۲] بہ سوی محبوب/ ۲۴

"میں اپنے عہد کو پورا کروں گا۔" [1]

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ

"پس تم مجھے یاد رکھو۔ میں تمہیں یاد رکھوں گا۔" [2]

ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

"تم مجھ سے دعا کرو۔ میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔" [3]

بعض اوقات مصلحت دعا کے جلدی قبول نہ ہونے میں ہوتی ہے اور بعض اوقات مصلحت اس میں ہوتی ہے کہ دعا کسی اچھی چیز میں تبدیل ہو جائے۔

دعا کرنے والا سمجھتا ہے کہ اس کی دعا مستجاب نہیں ہوئی جبکہ اہل یقین اس بات کو سمجھ جاتے ہیں۔

سوال: کچھ سالوں سے میں اپنے امور میں مشکلات کا شکار ہوں راستے مجھ پر بند ہو گئے ہیں میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتا ہوں لیکن کوئی راہ حل نہیں نکلتا؟

جواب: کامل عقیدہ کے ساتھ کثرت سے أَسْتَغْفِرُ اللهَ کہیں مشکلات حل ہونے سے پہلے ضروریات اور واجبات کے علاوہ کوئی اور چیز آپ کو (اس ذکر سے) منصرف نہ کرے بلکہ مشکلات ختم ہونے کے بعد بھی (ذکر) جاری رکھیں اگر مشکل حل نہ ہو تو جان لیں کہ یا آپ نے اسے ادامہ نہیں دیا یا پھر کامل عقیدہ کے ساتھ نہیں پڑھا۔ واللہ العالم [4]

---

[1] بقرہ۔ ۴۰

[2] بقرہ: ۱۵۲

[3] غافر: ۶۰

[4] بہ سوی محبوب: ۸۲۔ ۶۰

سوال: شہوت پر مبنی گناہوں سے نجات کے لئے کیا کریں اور ان سے کس طرح بچا جا سکتا ہے؟

جواب: کمیت اور کیفیت کے لحاظ سے اپنی غذا کم کریں، محرک غذاؤں سے پرہیز کریں، رات کے وقت اور طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے وقت چہل قدمی کریں، آلودگی سے پاک فضا میں ورزش کریں، غیر اخلاقی مناظر دیکھنے اور ان کے بارے میں سوچنے سے پرہیز کریں، کم خرچ ازدواج کے لئے اقدام کریں، مہربان خدا کی بارگاہ میں توبہ اور تضرع کریں، اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے متوسل ہو کر خدا سے گناہ سے بچنے کی دعا کریں۔ [۱]

سوال: سچے خواب دیکھنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: سچے خواب دیکھنے اور روح کی پاکیزگی کے لئے سچ بولنا بہت مؤثر ہے۔ [۲]

سوال: لقاء اللہ تک پہنچنے کے لئے کوئی دستور العمل بتائیں؟

جواب: ہم بعض اوقات شریعت کے ان آسان اور واضح احکامات پر عمل نہیں کرتے جنہیں ہم جانتے ہیں اور اخلاق و تربیت کے مشہور اساتذہ کے پاس جا کر ان سے سنگین اور اپنی ضرورت سے بالاتر چیزوں کا تقاضا کرتے ہیں۔ پہلی کلاس میں ہوتے ہیں اور ساتویں کلاس کا کام طلب کرتے ہیں۔

یہ اس بات کی نشانی ہے کہ ہم صحیح طریقہ سے معنوی کمال اور درجات تک نہیں پہنچنا چاہتے۔

---

[۱] آپ نے یہ جواب ایک خط میں تحریر فرمایا۔

[۲] ۲۰۰، نکتہ: ۱۵۸

کاش ہم جانتے ہوتے کہ ہمارے دین اور دنیا کی اچھائی انبیاء، اولیاء اور قرآن و عترتؑ کے ساتھ وابستگی میں ہے۔ [۱]

سوال: جناب عالی کی خدمت میں عرض ہے کہ ہمارے استفادہ کے لئے کوئی جامع دستور العمل بیان فرمائیں؟

جواب: حلال اور حرام امور میں یعنی ہمیشہ خدا کو یاد رکھیں یہی جامع اور مانع دستور العمل ہے۔ [۲]

سوال: ہم کس طرح اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کو برقرار رکھیں اور ان میں اضافہ کریں تا کہ تھوڑا رونے کے بعد خشک نہ ہو جائیں؟

جواب: آنسوؤں کا خشک نہ ہونا مطلوب نہیں بلکہ خوف خدا، خدا سے ملاقات کے شوق اور اولیاء اللہ کے مصائب پر رونا مطلوب ہے۔ [۳]

سوال: تمام کاموں اور عبادات میں اخلاص کو فراموش نہ کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: عبادات اور دیگر کاموں میں اختیاراً خدا اور یاد خدا کے علاوہ کسی اور چیز کو نہ آنے دیں، اسی میں (انسان کی) سعادت ہے۔ [۴] [۵]

---

[۱] ۲۰۰۷، نکتہ: ۱۵۸

[۲] بہ سوی محبوب: ۸۶

[۳] بہ سوی محبوب: ۸۶

[۴] یعنی آپ نے جب خدا کو یاد کر لیا تو اختیاراً اسے فراموش نہ کریں یہ حالت آہستہ آہستہ بڑھے گی اور آپ اپنے تمام امور میں خدا کو یاد رکھیں گے۔

[۵] بہ سوی محبو: ۸۶

سوال: آپ قنوت میں کونسی دعا پڑھتے ہیں؟

جواب: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَ مَا فِيْهِنَّ وَ مَا بَيْنَهُنَّ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ [۱]

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ عَافِنَا وَ اعْفُ عَنَّا وَ اَغْنِنَا عَمَّنْ سِوَاكَ وَ انْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا، وَ اقْضِ حَوَائِجَنَا يَا لَطِيْفُ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ عَجِّلْ لَهُمُ الْفَرَجَ وَ فَرِّجْ عَنْ شِيْعَتِهِمْ وَ اخْذُلْ مَنْ عَادَاهُمْ يَآ اَللّٰهُ مَحْمُوْدُ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ [۲]

---

[۱] الفقہ المنسوب الی الامام الرضا علیہ السلام/ 165 / 22 باب غسل المیت وتکفینہ

[۲] منقول از صاحب کتاب

حضرت استاد (قدس سرہ) نے امریکہ کے عراق پر حملہ کے بعد اپنی دعا قنوت کو تبدیل کیا اور یہ دو دعائیں پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اشْغَلِ الظَّالِمِيْنَ بِالظَّالِمِيْنَ وَ اجْعَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ السَّالِمِيْنَ الْمُوَفَّقِيْنَ بِطَاعَتِكَ فِيْ عَافِيَةٍ مِّنْكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَنَّكَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ۔

اور نماز عصر اور عشا کی قنوت میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ نَجِّنَا وَ جَمِيْعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ مِنَ الْاٰفَاتِ وَ الْاَمْرَاضِ وَ الْهَلَكَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ عَجِّلْ فَرَجَ السَّاعَةِ يَا رَؤُوْفُ يَا رَحِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

سوال: جناب عالی کی خدمت میں گزارش ہے کہ ہمیں کوئی ذکر بتائیں؟

جواب: کوئی بھی ذکر عملی ذکر سے بڑا نہیں اور کوئی بھی عملی ذکر، اعتقاد اور عملیات میں ترکِ معصیت سے بڑا نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ مراقبہ دائمیہ کے بغیر صرف قولِ مطلق سے ترکِ معصیت حاصل نہیں ہوتا۔ [۱]

سوال: ہمیں وعظ ونصیحت کریں۔

جواب: میں نے الف کہا اس نے کچھ اور کہا، میں نے کہا: گھر میں اگر کوئی ہے تو اس کے لئے ایک ہی حرف کافی ہے بار ہا کہا ہے پھر بھی کہہ رہا ہوں کہ جو شخص جانتا ہے کہ خدا کو یاد کرنے والے کا خدا ہمنشین ہوتا ہے اس کے لئے وعظ ونصیحت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسے معلوم ہوتا ہے کہ کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے؛ اسے معلوم ہوتا ہے کہ جو چیز وہ جانتا ہے اسے اس پر عمل کرنا چاہیے اور جو نہیں جانتا اس سے احتیاط کرنا چاہیے۔ [۲]

سوال: آپ کیا سمجھتے ہیں دنیا اور آخرت کی سعادت کس چیز میں ہے ہماری رہنمائی فرمائیں؟

جواب: بڑے اور چھوٹے سب جان لیں کہ دنیا اور آخرت کی سعادت تک پہنچنے کا صرف ایک راستہ ہے اور وہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بندگی، اور بندگی اعتقادات اور عملیات میں ترک معصیت سے حاصل ہوتی ہے جو بات جانتے ہو۔ اس پر عمل کرو اور جو نہیں جانتے اس سے اس وقت تک احتیاط کرتے رہو جب تک اس کے بارے میں جان نہیں لیتے، اس صورت میں تمہیں

---

[۱] فریاد گر توحید...... ۲۲۹

[۲] فریاد گر توحید: ۲۲۹

کبھی بھی پشیمانی اور حسادت نہیں ہوگی۔ جو شخص اس بات کا مضبوط ارادہ کرلے اللہ تبارک وتعالیٰ یقینا اس کی مدد کرے گا۔[۱]

سوال: ہم ملک سے باہر جانا چاہتے ہیں سفر میں حفاظت کے لئے ہمیں کوئی نصیحت کریں؟

جواب: جو شخص اپنی حفاظت چاہتا ہے اسے پابندی سے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْ دِرْعِكَ الْحَصِيْنَةِ الَّتِيْ تَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ تُرِيْدُ. [۲]

"اے اللہ! مجھے اپنے قلعہ میں جگہ عطا فرما تو جسے چاہتا ہے اسے اس میں جگہ عطا فرماتا ہے۔"

اول اور آخر میں درود پڑھیں۔[۳][۴]

سوال: جو چیز گم یا چوری ہوگئی ہو اس کے لئے کیا کرنا چاہیے؟ کوئی ذکر ہے تو بیان فرمائیں۔

جواب: جو چیز گم ہوگئی ہو یا چوری ہوگئی ہو (اگرچہ انسان ہی کیوں نہ ہو) اسے پانے کے لئے اس کے ملنے تک اس ذکر کو کثرت سے پڑھیں:

اَصْبَحْتُ فِيْ اَمَانِ اللهِ، اَمْسَيْتُ فِيْ جِوَارِ اللهِ.

---

[۱] فریادگر توحید: ۲۲۹

[۲] الکافی (ط-الاسلامیۃ) / ج ۲ ص ۵۳۴ ۔باب القول عندالاصباح والامساء

[۳] مشہد کے ایک عالم دین نے معظم لہ سے مختصر اور قابل توجہ دستور کا تقاضا کیا تو آپ نے وہاں بھی یہی مطالب بیان کئے۔

[۴] منقول از صاحب کتاب

”میں نے خدا کی پناہ میں صبح کی اور رات کے وقت جوارِ الٰہی میں داخل ہوا۔“

ایک شخص کو کسی سے کوئی کام تھا وہ نہ تو اسے اچھی طرح جانتا تھا اور نہ ہی اسے معلوم تھا کہ وہ کہاں رہتا ہے؟

اس نے اپنے گھر میں اس ذکر کو اتنا پڑھا کہ وہ شخص خود اس کے پاس پہنچ گیا۔ [۱]

سوال: حافظہ میں اضافہ اور قوت فہم کے لئے کوئی ذکر بتائیں؟

جواب: حافظہ میں اضافہ اور قوت فہم کے لئے (ہر) نماز کے بعد یہ تسبیح پڑھا کریں:

سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَعْتَدِيْ عَلٰٓى اَهْلِ مَمْلَكَتِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَأْخُذُ اَهْلَ الْاَرْضِ بِاَلْوَانِ الْعَذَابِ سُبْحَانَ الرَّءُوْفِ الرَّحِيْمِ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّبَصَرًا وَّفَهْمًا وَّعِلْمًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. [۲]

سوال: سلمانؓ، ابوذرؓ غفاری، میثمؒ، رشید ہجریؓ اور اس طرح کی دیگر شخصیات کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام نے جو دستور بتائے تھے، کیا وہ (دستور) آج بھی ہیں؟

جواب: جو ہے وہ یہی قرآن اور نہج البلاغہ ہے آپ نے اپنے اصحاب سے اس کے علاوہ کچھ نہیں فرمایا۔ [۳]

---

[۱] گوهرهای حکیمانه/ ۱۶

[۲] فلاح السائل ونجاح المسائل/ ۱۶۸ / ذکر دخول العبد فی فریضۃ صلاۃ الظهر ..... ص:۱۶۱، مفاتیح الجنان تعقیبات مشترکہ

[۳] گوهرهای حکیمانه: ۲۱۹

سوال: ہو سکے تو ہمیں کوئی دستورالعمل بتائیں؟

جواب: مجھ سے دستورالعمل کے بارے میں بہت پوچھا جاتا ہے میں ہر ایک کو (جداگانہ) دستور العمل نہیں بتا سکتا۔

روزانہ کوشش کریں کہ وسائل الشیعہ کے باب جہاد بالنفس کی ایک حدیث کا مطالعہ کریں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ایک سال بعد آپ خود میں تبدیلی پائیں گے بالکل اس دوائی کی طرح جسے انسان استعمال کرتا ہے اور کچھ عرصے بعد تندرست ہو جاتا ہے۔[۱]

سوال: استاد محترم! یہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے ایام ہیں ہمیں کوئی نصیحت کریں اور ہمیں راستہ دکھائیں؟

جواب: کچھ مومنین ومومنات نے نصیحت کا تقاضا کیا ہے ان کے اس مطالبہ پر کچھ اعتراضات ہیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

(۱) نصیحت جزئیات میں ہوتی ہے جبکہ موعظہ کلیات اور جزئیات دونوں کے لئے ہے۔ اجنبی ایک دوسرے کو نصیحت نہیں کرتے۔

(۲) جو جانتے ہو اس پر عمل کرو اور جو نہیں جانتے اس سے اس وقت تک احتیاط کرتے رہو جب تک وہ تمہارے لئے واضح نہیں ہو جاتا۔ اگر واضح نہ ہو تو جان لو کہ تم نے بعض معلومات کو نظر انداز کر دیا ہے۔

(۳) سب جانتے ہیں کہ توضیح المسائل لینا ہے، پڑھنا ہے، سمجھنا ہے اور اس پر عمل کرنا ہے............لہٰذا کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ "ہمیں معلوم نہیں کہ ہمیں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔"

---

[۱] گوہرھای حکیمانہ: ص۲۱۹

(۴) آپ جس کے معتقد ہیں ان کے اعمال کو دیکھیں جو وہ کرتے ہیں وہ انجام دیں اور جو وہ نہیں کرتے اس سے اجتناب کریں یہ ان راہوں میں سے ہے جن کے ذریعے بلند مقاصد تک پہنچا جا سکتا ہے............۔

(۵) یہ بات واضح ہے کہ اعتقاد اور عمل میں ترک معصیت انسان کو ہر چیز سے بے نیاز کر دیتا ہے اور یہ نیکیوں کا سرچشمہ ہے اور برائیوں سے دوری کا باعث ہے.................۔

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم ترک معصیت سے عبور کر چکے ہیں وہ اس بات سے غافل ہیں کہ معصیت مشہور و معروف گناہان کبیرہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ صغیرہ گناہوں کا اصرار بھی (گناہ) کبیرہ ہے۔

مثلاً فرمانبردار کو ڈرانے کے لئے اس کی طرف ٹیڑھی نگاہ سے دیکھنا اس شخص کو تکلیف دیتا ہے جسے تکلیف دینا حرام ہے، گناہگار کی تشویق کے لئے مسکرانا، گناہ میں مدد کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسلام اور ایمان سے متعلق ان مبارک عیدوں میں ہماری عید اس بات کو قرار دے کہ ہم ترک گناہ کا عزم راسخ کرتے ہوئے اس بات پر ثابت قدم رہیں۔ [۱]

سوال: ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت سی احادیث سنی ہیں، آپ کی زبان سے بھی ایک حدیث سننا چاہتے ہیں؟

جواب: حذیفہؓ سے منقول ہے کہ وہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے: یا رسول اللہؐ! سب آپ سے پوچھتے ہیں کہ خیر کیا ہے؟ اور میں یہ پوچھنے کے لئے آپ کی خدمت

---

[۱] فریادگر توحید/ ۲۳۴

میں حاضر ہوا ہوں کہ شر کیا ہے؟ [۱]

انسان اگر برائی کو جان لے اور اس کا مرتکب نہ ہو تو اس کا عمل کامل ہے۔ [۲]

سوال: ہم امام رضا علیہ السلام یا دیگر ائمہ کی زیارت کے لئے جاتے ہیں اور داخلی دروازے کے پاس کھڑے ہو کر حرم مطہر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کرتے ہیں ہمیں کیسے معلوم ہو کہ واقعاً امامؑ نے ہمیں اپنے حرم مطہر میں داخل ہونے کی اجازت دی ہے؟

جواب: یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو (روایات میں) سید الشہداء علیہ السلام کے حرم مطہر میں داخل ہونے کے ساتھ منصوص اور ثابت ہے لہٰذا یہ (دیگر) تمام ائمہ اطہار علیہم السلام کے لئے بھی اذن دخول ہے (حرم میں داخل ہوتے وقت اس طرح کہنا چاہئے):

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ بُیُوْتِ نَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ، وَ قَدْ مَنَعْتَ النَّاسَ اَنْ یَّدْخُلُوْا اِلَّا بِاِذْنِهٖ، فَقُلْتَ یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعْتَقِدُ حُرْمَةَ صَاحِبِ هٰذَا الْمَشْهَدِ الشَّرِیْفِ فِیْ غَیْبَتِهٖ كَمَآ اَعْتَقِدُهَا فِیْ حَضْرَتِهٖ، وَ اَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَكَ وَخُلَفَآءَكَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَحْیَآءٌ

---

[۱] رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام کے صحابی حضرت حذیفہ یمانؓ فرماتے ہیں:
اِنَّ النَّاسَ كَانُوا یَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ عَنِ الْخَیْرِ، وَ كُنْتُ اَسْاَلُهُ عَنِ الشَّرِّ. (الأمالی (للطوسی)/النص ص ۲۲۲۔ [۸] المجلس الثامن)

[۲] فریادگر توحید/ ۲۳۴

عِنْدَكَ يُرْزَقُوْنَ، يَرَوْنَ مَقَامِيْ، وَيَسْمَعُوْنَ كَلَامِيْ، وَيَرُدُّوْنَ سَلَامِيْ، وَ اَنَّكَ حَجَبْتَ عَنْ سَمْعِيْ كَلَامَهُمْ، وَ فَتَحْتَ بَابَ فَهْمِيْ بِلَذِيْذِ مُنَاجَاتِهِمْ، وَ اِنِّيْٓ اَسْتَاْذِنُكَ يَا رَبِّ اَوَّلًا وَ اَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ ثَانِيًا، وَ اَسْتَاْذِنُ خَلِيْفَتَكَ الْاِمَامَ الْمَفْرُوْضَ عَلَيَّ طَاعَتُهٗ (فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ)

فلاں بن فلاں کی بجائے معصوم کا نام مع ان کے والد بزرگوار کے اسم گرامی کو زبان پر لائے کہ جن کی زیارت کررہا ہے مثلاً اگر امام حسین علیہ السلام کی زیارت ہے تو کہے: اَلْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ علیہ السلام اور اگر زیارت امام رضا علیہ السلام ہو تو کہے: عَلِيَّ بْنَ مُوْسَى الرِّضَا علیہ السلام اور اسی طرح باقی آئمہ علیہم السلام کے بارے میں کہے پھر یہ پڑھے:

وَ الْمَلٰٓئِكَةَ الْمُوَكَّلِيْنَ بِهٰذِهِ الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ ثَالِثًا، ءَاَدْخُلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، ءَاَدْخُلُ يَا حُجَّةَ اللهِ ءَاَدْخُلُ يَا مَلٰٓئِكَةَ اللهِ الْمُقَرَّبِيْنَ الْمُقِيْمِيْنَ فِيْ هٰذَا الْمَشْهَدِ، فَاْذَنْ لِيْ يَا مَوْلَايَ فِي الدُّخُوْلِ اَفْضَلَ مَآ اَذِنْتَ لِاَحَدٍ مِنْ اَوْلِيَآئِكَ، فَاِنْ لَّمْ اَكُنْ اَهْلًا لِّذٰلِكَ فَاَنْتَ اَهْلٌ لِذٰلِكَ.

برکت والی دہلیز کو بوسہ دے کر اندر جائے اور کہے:

بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَ تُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ. [1]

---

[1] اصل کتاب میں اذن دخول کی طرف صرف اشارہ ہے ہم اسے تبرکاً کامل ذکر کر رہے ہیں۔ (سعیدی)

اس کے بعد روایت میں ہے کہ:

"فَاِنْ خَشَعَ قَلْبُكَ وَ دَمَعَتْ عَيْنُكَ فَهُوَ عَلَامَةُ الْاِذْنِ". [۱]

اگر تمہارے دل میں خشوع پیدا ہو جائے اور آنکھوں میں اشک آ جائیں تو یہ اجازت ملنے کی نشانی ہے۔

یہ اشک اعلیٰ علیین سے مربوط ہیں .... یہ آنسو اوپر سے تعلق رکھتے ہیں۔ [۲]

سوال: آپ کو دیکھا گیا ہے کہ آپ حرم میں زیارت پڑھتے وقت اپنی آنکھیں بند کرتے ہیں کیا اس کے بارے میں کوئی حکم ہے؟

جواب: نہیں بلکہ اس طرح تمرکز حواس میں اضافہ ہوتا ہے۔ [۳]

سوال: آپ گھر سے نکلتے وقت کونسی دعا پڑھتے ہیں تاکہ ہم بھی اسے اپنے لئے لازمی قرار دیں؟

جواب: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ اُمُوْرِيْ كُلِّهَا وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَ

---

[۱] بحار الأنوار (ط - بيروت) / ج ۹۸ ص ۱۹۹ / باب ۱۸ زيارا ته صلوات الله عليه المطلقة و هي عدة زيارات منها مسندة و منها مأخوذة من كتب الأصحاب بغير إسناد

[۲] فریادگر توحید/ ۱۷۳۔ (ذاکرین کے مجمع سے استاد معظم کا خطاب) استاد محترم نے ایک اور مقام پر فرمایا: امام حسین علیہ السلام کے علاوہ دیگر ائمہ علیہم السلام کے حرم میں داخل ہونے کا اذن دخول دل میں انکسار کا پیدا ہونا ہے جبکہ حرم امام حسین علیہ السلام میں داخل ہونے کے لئے انکسار قلبی کے ساتھ ساتھ آنکھ سے اشک کا بہنا بھی ضروری ہے۔ اگر آپ میں اس طرح کی حالت پیدا نہ ہو تو حرم میں داخل نہ ہوں اور واپس لوٹ جائیں استغفار کریں یا روزہ رکھیں تاکہ آپ حرم میں جانے کے قابل ہو جائیں۔

[۳] منقول از حجۃ الاسلام محمدی، استاد حوزہ علمیہ مشہد مقدس

عَذَابِ الْاٰخِرَةِ"

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمۡ يَلِدۡ ۙ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ﴿۴﴾ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمۡ دِيۡنُكُمۡ وَلِىَ دِيۡنِ ﴿۶﴾

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۙ الۡخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِىۡ يُوَسۡوِسُ فِىۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الۡعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

سوال: کیا ہم ان دستوروں پر عمل کر سکتے ہیں جو بزرگوں نے اپنی اخلاقی کتابوں میں بیان کئے ہیں؟

جواب: بزرگوں نے اسلام کے لئے بہت زحمتیں اٹھائی ہیں ان میں سے ہر ایک نے ایک خاص طریقے سے لوگوں کو خدا کی طرف بلایا ہے میرا طریقہ اور دستور العمل ایک چیز میں جمع ہے۔ ایک

مختصر سے جملے میں اور وہ ہے ”گناہ ترک کرنا“ آپ یہ نہ سمجھیں کہ گناہ چھوڑنا کوئی آسان کام ہے ، بلکہ بہت مشکل ہے دوسرے تمام دستور اس کے پیچھے آتے ہیں۔ گناہ ترک کرنا ایسے چشمہ کی طرح ہے تمام چیزیں جس کے پیچھے آتی ہیں۔ آپ گناہوں کو چھوڑ دیں گے تو دوسرے دستور اور احکام خود بخود آپ کی طرف آئیں گے۔

ہم بہت سی چیزوں کو گناہ نہیں سمجھتے۔ فرمانبردار کی طرف غصہ سے اور گنہگار کی طرف محبت سے دیکھنے کو بھی شاید ہم گناہ شمار نہیں کرتے۔

جتنا ہو سکے گناہوں سے دور رہیں اگر آپ سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو کوشش کریں کہ وہ گناہ حق الناس سے مربوط نہ ہو۔

اگر وہ گناہ لوگوں کے حقوق سے مربوط ہو تو کوشش کریں کہ دنیا میں ہی اس کا ازالہ ہو جائے۔ [۱]

سوال: علمائے اخلاق محاسبہ کی بہت تاکید کرتے ہیں؟ ہمارے اخلاقیات پر اس کا کتنا اثر ہے جبکہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے بُرے اعمال بار بار تکرار ہوتے رہتے ہیں؟

جواب: ہم اگر چہ اہل توبہ نہ ہوں اور ازالہ نہ کرتے ہوں تب بھی ہمیں اہل محاسبہ ہونا چاہیے (کیونکہ) محاسبہ بذاتہ مطلوب ہے۔

اگر ہم جانتے ہوں کہ ہم فلاں دن حسینی اور فلاں دن یزیدی ہوتے ہیں تو یہ اس سے بہتر ہے کہ ہم اصلاً نہ جانتے ہوں کہ ہم حسینی ہیں یا یزیدی۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ایک دن ہمیں ہوش آ جائے اور

---

[۱] فریاد گر توحید: ۲۱۸، ۲۱۷

ہم اپنی اصلاح کرلیں............[1]

سوال: ریاضت کرنے والے وہ لوگ جن کے پاس اس دنیا میں طاقت ہوتی ہے کیا وہ موت کے بعد بھی کچھ کر سکتے ہیں؟ آٹھویں صدی ہجری کا ایک عارف جو تخت فولاد اصفہان میں دفن ہے، وہ موت سے پہلے بھی باکرامت تھا اور موت کے بعد بھی اس سے کرامتیں ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ البتہ اس کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سُنی تھا، کیا مرنے کے بعد لوگوں کا حساب و کتاب اور قیامت صغریٰ شروع نہیں ہوجاتا؟

جواب: عذاب اور کیفیت کے لحاظ سے لوگوں کی برزخ ایک دسرے سے مختلف ہے اور اصل یا اس کی حقیقت قیامت کے لئے باقی رہتی ہے وہی حقیقی حشر ہے۔ ایک شخص نے خواب میں ایک اہل علم کو دیکھا کہ وہ بصرہ میں اہل سنت کے قبرستان میں دفن تھا حالانکہ اسے نجف اشرف میں دفن کیا گیا تھا! اس نے اس (مرحوم) سے پوچھا: "اے فلاں! تجھے تو نجف کے قبرستان میں دفن کیا گیا تھا؟ تم یہاں کیسے پہنچ گئے" اس نے جواب دیا "چونکہ میں شیعوں میں سے نہیں تھا اس لئے مجھے یہاں منتقل کیا گیا ہے"

خواب دیکھنے والے نے کہا: "مگر آپ تو شیعہ تھے" اس پر (مرحوم) نے خواب میں اپنی زبان نکالی یعنی میں صرف زبانی شیعہ تھا اور مجھے قلبی یقین نہیں تھا۔ خواب دیکھنے والے نے اس سے پوچھا: "کیا اب تم پر عذاب ہورہا ہے؟"

اس نے کہا "فی الحال (مجھ پر عذاب) نہیں ہورہا ہے"۔ [2]

---

[1] ۲۰۰۷، نکتہ/ ۴۲۷

[2] گوہرھای حکیمانہ/ ۱۱۹

یعنی چونکہ وہ شیعوں کو تکلیف نہیں دیتا تھا اور ان کے لشکر کا سپاہی شمار ہوتا تھا اس لئے برزخ میں اس پر عذاب نہیں ہو رہا تھا، اور اس کے اصلی حساب کو قیامت کے لئے روک دیا گیا تھا۔

پانچواں باب

معارفِ اسلام

سوال: یہ جو کہا جاتا ہے کہ نیک کاموں اور صالح اعمال کے لئے توفیق کی ضرورت ہوتی ہے اس سے کیا مراد ہے؟ کیا یہ ہمارے اختیار کے منافی نہیں ہے؟

جواب: اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد انسان کے شامل حال نہ ہو تو کیا اس کے اختیاری کام انجام پذیر ہوں گے؟

انسان کے اختیاری کاموں کے لئے خدا کی مدد اور توفیق کا ہونا ضروری ہے علاوہ ازیں انسان کے اختیاری کاموں کے لئے زندگی، صحت اور موانع کا نہ ہونا بھی ضروری ہے مثلاً انسان جب نماز پڑھتا ہے اس وقت اس کے لئے قیام، رکوع اور سجود ضروری ہیں، یہ سب خدا کی طرف سے اور خدا کے لئے ہیں کیونکہ وجود وایجاد سے لے کر حرکات وسکنات تک سب اسی کی طرف سے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد رب العزت ہے:

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ

"وہ سنگریزے تو نے نہیں پھینکے جبکہ تو نے پھینکے بلکہ خدا نے پھینکے۔" [1] [2]

---

[1] سورۂ انفال: ۱۷

[2] ۶۰۰ نکتہ ۱/۱

سوال: انسانوں کی تعلیم اور ہدایت کے لئے انبیاء کرام کا ہونا کیوں ضروری ہے؟

جواب: انسانوں کے لئے ضروری ہے کہ ان کا ایک معلم اور ہادی ہو۔ لوگوں کی ہدایت کرنا انبیائے کرام علیہم السلام کا وظیفہ ہے۔ کیا یہ کہنا صحیح ہے کہ ہم انبیاء علیہم السلام کی تعلیم اور ہدایت سے بے نیاز ہیں؟ اللہ تعالیٰ تمام انبیاء علیہم السلام کو انسان کی ہدایت اور تعلیم کے لئے مبعوث فرمایا ہے لیکن انسانوں نے نہ پہلے ان سے استفادہ کیا تھا اور نہ آج ان سے استفادہ کر رہے ہیں انسان، انسانیت سے کتنا دور ہے؟

اگر خالق اور مخلوق کے درمیان رابطہ نہ ہوتا اور انبیائے کرام علیہم السلام کی ہدایت نہ ہوتی تو انسان دن رات لڑتے رہتے اور ایک دوسرے کے لئے گڑھا کھودنے میں مصروف رہتے۔

خدا جانتا ہے کہ ممالک کفر کا مہم ترین کام یہ ہے کہ وہ کمزور اور محروم ممالک اور حکومتوں کو مغلوب کرنے اور ان پر قابض ہونے کی منصوبہ بندی کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ آج امریکہ اور انگلینڈ کو دنیا کی متمدن حکومت سمجھا جاتا ہے جبکہ وہ دنیا کی تمام جنگوں میں سرفہرست رہتے ہیں۔ پہلے وہ دور سے یا کسی واسطہ کے ذریعے مداخلت کرتے تھے لیکن آج وہ آشکارا اور مستقیماً جنگ کرتے ہیں۔

کیا ایسے حالات میں یہ کہنا درست ہے کہ نبی کا ہونا ضروری نہیں اور شرعی قوانین کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر قوانین کی صحت کے لئے، شریعت کے ساتھ ان کی مطابقت کو شرط قرار دیا جائے تو یہ کام دنیا کے طالب لوگوں کے لئے باعث نقصان ہوگا۔ [۱]

سوال: اعتقاد میں "یقین" کا درجہ سب سے بلند ہے وہ کس طرح حاصل ہوتا ہے؟

[۱] گوھرھای حکیمانہ/ ۱۲۰

جواب: یقین علم و عمل کے ذریعے حاصل ہوتا ہے جتنا علم و عمل بڑھے گا اتنا ہی یقین کے درجات میں اضافہ ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں منقول ہے کہ:

"لَوِ ازْدَادَ یَقِیْنُهٗ لَمَشٰی فِی الْهَوَاءِ کَمَا مَشٰی عَلَی الْمَاءِ." [1]

سوال: ہم کس طرح دعا کریں تا کہ ہماری دعا حتماً مستجاب ہو؟

جواب: جو انسان صدقِ دل سے مومنین و مومنات کے لئے دعا کرتا ہے اور اپنے لئے دعا نہیں کرتا اس کے لئے فرشتے دعا کرتے ہیں۔

اگر کوئی شخص اپنے لئے دعا کرے تو ممکن ہے کہ موانع اور دعا کی شرائط نہ ہونے کی وجہ سے اس کی دعا مستجاب نہ ہو لیکن اگر اس کے لئے فرشتے دعا کریں تو دعا کی تمام شرائط اور موانع ختم

---

[1] رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہوا کہ:

اَنَّ عِیسَی ابْنَ مَرْیَمَ علیہما السلام کَانَ یَمْشِی عَلَی الْمَاءِ فَقَالَ لَوْ زَادَ یَقِیْنُهٗ لَمَشٰی عَلَی الْهَوَاءِ.

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام پانی پر چلتے تھے"، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اگر عیسیٰ کا یقین زیادہ ہوتا تو وہ ہوا پر بھی چلتے۔"

(بحار الانوار (ط- بیروت) / ج ۶۷ ص ۱۷۹۔ باب ۵۲، مستدرک الوسائل ومستنبط المسائل۔ ج ۱۱ ص ۱۹۸ / ۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ یقین کے مختلف درجات ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام بلند ترین درجات پر فائز ہونے کے باوجود یقین میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ جس طرح انبیاء کرامؑ مراتب یقین میں مختلف ہیں اسی طرح مومنین بھی ان مراتب میں مختلف ہیں۔ کس کا یقین کتنا مضبوط ہے؟ یہ عبادات سے معلوم ہوتا ہے جس شخص کی عبادت زیادہ ہوگی، جو اپنے امور کو خدا کے سپرد کرنے میں جتنا کامل ہوگا اور جو خدا کی طاقت کے علاوہ دوسری طاقتوں سے بیزار رہوگا، اس کا یقین اتنا ہی کامل ہوگا.................

ہوجاتے ہیں اوراس کی دعاحتماً قبول ہوتی ہے۔ [۱]

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کرنا (حقیقت میں) انسانیت کے لئے دعا کرنا ہے۔ کفار کے لئے دعا کرنے سے انہیں ہمیشہ جہنم میں رہنے سے نجات ملتی ہے...... خدا کے دوستوں اور خدا کے دوستوں کے دوستوں کے لئے دعا کرنی چاہیے۔ [۲]

سوال: کیا ائمہ اطہار علیہم السلام کی امامت کا عقیدہ رکھنے کے لئے ان کے حالات اور سیرت کا جاننا ضروری ہے؟

جواب: ائمہ اطہار علیہم السلام کی معرفت اوران پر عقیدہ کے لئے ادنی المعرفۃ (ان کے بارے میں کم ترین معرفت رکھنا) کافی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم صرف اس بات کے معتقد ہوں کہ وہ ایسے امامؑ ہیں جن کی اطاعت فرض ہے اور وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی ہیں۔ اگرچہ ہم ان کا اسم گرامی اور یہ کہ ان کے ساتھ معاویہ، مروان اور طلحہ نے جنگ کی تھی کے بارے میں نہ جانتے ہوں۔ [۳]

---

[۱] ایک روایت میں ابراہیم بن ہاشم کہتے ہیں: میں نے ایام حج میں موقف عرفان پر عبداللہ بن جنوب کو دیکھا (میں نے اس موقف پر کسی کو ان سے اچھی عبادت کرتے نہیں دیکھا) ان کے ہاتھ آسمان کی طرف بلند تھے اور آنسو جاری تھے میں نے ان کے قریب جا کر کہا: مجھے اس موقف پر آپ سے بہتر عبادت گزار کوئی نہیں ملا۔

انہوں نے کہا: خدا کی قسم! میں صرف اپنے مومن بھائیوں کے لئے دعا کر رہا ہوں، اس کا سبب یہ ہے کہ میں نے حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام (امام موسیٰ کاظمؑ) سے سنا ہے:

"جو شخص اپنے بھائی کے لئے اس کی پیٹھ پیچھے دعا کرتا ہے عرش سے رحمانی صدا بلند ہوتی ہے کہ یہ دعا ایک لاکھ مرتبہ تمہارے لئے ہے۔" مجھے یہ پسند نہیں کہ میں ملائکہ کی ایک لاکھ مستجاب دعاؤں کو چھوڑ کر صرف اپنے لئے دعا کروں جس کے بارے میں نہیں جانتا کہ میری وہ دعا مستجاب بھی ہوگی یا نہیں۔ (وسائل الشیعہ: ۱۵/ب ۱۷/ح ۱/ص ۲۰)

[۲] فیضی از ورای سکوت: ۸۰۔۸۶

[۳] ۶۰۰ نکتہ: ۱/ ۵۷

اسی طرح ان کی ترتیب کا جاننا بھی ضروری نہیں۔ خدا کرے کہ ہم وہ کام کریں جو وہ ہم سے چاہتے ہیں اور وہ کام نہ کریں جن سے انہوں نے ہمیں منع کیا ہے۔

سوال: ہم میں اور انبیائے کرامؑ میں کیا فرق ہے جو وہ عباد اللہ الصالحین کے درجہ پر فائز ہو گئے؟ ہم ان کی طرح کیوں نہیں ہیں؟

جواب: ہمارا انبیاء اور اوصیاء علیہم السلام کے ساتھ ایک بات میں فرق ہے اور وہ یہ کہ ہم وجداناً خیر کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور شر سے دوری اختیار نہیں کرتے جبکہ انبیاء و اوصیاء علیہم السلام کو ایک چیز خیر اور اس کی ضد شر نظر آتی ہے۔ روزانہ خیر اور شر سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے اور ہم عمداً غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں سہواً نہیں جبکہ ان کے سامنے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خیر مطلق نیکیوں میں سب سے افضل ہے۔

وہ حقائق ہستی سے آگاہ ہونے کی وجہ سے سرچشمہ حیات سے متصل ہوتے ہیں اور ہم اپنے کمزور ایمان کے باعث توبہ توڑ دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔[1]

سوال: عید فطر اور رویت ہلال (چاند دیکھنے) کے بارے میں مسلمانوں کے درمیان اختلاف کیوں ہے؟

جواب: روایت میں ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا:

اَیَّتُھَا الْاُمَّۃُ الظَّالِمَۃُ الْقَاتِلَۃُ عِتْرَۃَ نَبِیِّھَا- لَا وَفَّقَکُمُ اللہُ لِفِطْرٍ وَ لَا

---

[1] ۶۰۰ نکتہ: ۱/ ۵۷

اَضۡحٰی. [1]

”اے ظالم امت! جس نے اپنے نبی کی عترت کو قتل کیا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں کبھی بھی عید فطر اور عید قربان پر کامیاب نہ کرے۔“

اس دعا کا ایک مصداق ہونا چاہیے لہٰذا اگرچہ شیعوں کے ہاں ماہِ مبارک رمضان کا چاند دیکھنے کے بارے میں احتیاط کا راستہ موجود ہے اور وہ یہ کہ جب تک (چاند) ثابت نہیں ہو جاتا اس وقت تک وہ روزہ رکھتے ہیں لیکن احتیاط کرنے سے عید فطر اور عید قربان درست نہیں ہو سکتی۔ یہ روایت بتانا چاہتی ہے کہ تمہیں جب امامؑ کی ضرورت نہیں ہے تو تمہیں فطر اور اضحیٰ (عید قربان) کی کیا ضرورت ہے؟

ہم نے تمہارے لئے اونٹنی [2] بھیجی لیکن تم نے اسے نہ چاہا اور ذبح کر دیا۔ [3]

سوال: دعائے کمیل حضرت خضرؑ کی دعا ہے یا امیر المومنینؑ کی دعا ہے؟

جواب: دعا کمیل حضرت خضرؑ کی دعا ہے جسے امیر المومنینؑ نے پڑھا اور حضرت کمیلؑ نے دعا سننے کے بعد آپ سے عرض کیا کہ انہیں بھی یہ دعا کی تعلیم دیں۔

ایک احتمال یہ بھی ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے اس (دعا) کو عربی میں نہیں پڑھا تھا نیز ممکن ہے کہ امیر المومنینؑ نے اس میں کچھ چیزیں اضافہ کی ہوں، اس صورت میں بھی اس پر دعا خضرؑ کا اطلاق ہوگا کیونکہ اس دعا میں محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجا گیا ہے۔ گذشتہ انبیاء کی دعاؤں میں محمد وآل

---

[1] بحار الأنوار (ط-بیروت)۔ ج۴۵ ص۲۱۸۔ باب۴۰ ما ظهر بعد شهادته من بكاء السماء والأرض عليه ص وانكساف الشمس والقمر وغيرها

[2] اس سے حضرت صالح کی اونٹنی مراد ہے۔

[3] ۶۰۰ نکتہ: ۱/ ۷۷

محمد علیہم السلام پر درود تھا یہ بات واضح نہیں ہے۔ [۱]

سوال: اس دعا "یَا اللهُ یَا رَحْمَانُ یَا رَحِیمُ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِی عَلَی دِینِكَ [۲]" کا معنی کیا ہے؟

جواب: "یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِی عَلَی دِینِكَ" کا معنی یہ ہے کہ "اے اللہ! ہمیں اپنے مطلوب درجہ تک پہنچا دے اور ہمیں اس پر ثابت قدم فرما"۔

یہیں سے صراط کا آغاز ہوتا ہے اگر ہم اس سے ذرہ برابر بھی منصرف ہوئے تو خدا ہی جانتا ہے کہ ہم کہاں جا کر گریں گے۔ جو شخص آگے چلا گیا یا پیچھے رہ گیا اس نے اعتدال کی رعایت نہیں کی۔

ہم معصوم نہیں ہیں اس لئے خدا سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں حد اعتدال عطا فرمائے اور اس پر ثابت قدم رکھے۔ [۳]

سوال: کیا انبیاء کرامؑ مصیبت کے وقت پنجتن پاکؑ سے متوسل نہیں ہوتے تھے؟

جواب: ان کے بوقت مصیبت پنجتن پاکؑ سے متوسل ہونے کا معنی یہ نہیں کہ ان کی تمام دعائیں محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود پر مشتمل تھیں۔ [۴]

سوال: جناب عالی آپ کس طرح اہلسنت اور دیگر اسلامی فرقوں کے مقابلے میں

---

[۱] ۶۰۰ نکتہ: ۱/ ۷۷

[۲] كمال الدين و تمام النعمة ۔ ج۲ ص ۳۵۲ ۔ باب:۳۳۔ ما روى عن الصادق جعفر بن محمد علیہ السلام من النص على القائم علیہ السلام و ذكر غيبته و أنه الثانى عشر من الأئمة

[۳] ۶۰۰ نکتہ: ۱/ ۷۴

[۴] ۶۰۰ نکتہ: ۱/ ۷۹

تشیع کی حقانیت ثابت کرتے ہیں؟

جواب: تشیع کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے اہلسنت کی روایات کافی ہیں اور یہ واضحات میں سے ہے۔ تشیع کے اثبات کے لئے اہلسنت کے پاس اتنی معتبر روایتیں ہیں کہ منابع تشیع کی طرف رجوع کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔

مجھے وہ زمانہ یاد ہے جب میں اس مضمون **الائمۃ بعدی اثناء عشر، تسعۃ منھم من (ولد الحسین علیہ السلام تاسعھم المھدی علیہ السلام)** "میرے بعد بارہ امامؑ ہوں گے ان میں سے نو امام، حسین علیہ السلام کے فرزند ہوں گے جن میں نواں امام، مہدیؑ ہوگا" پر مشتمل روایتیں منابع اہلسنت سے جمع کر رہا تھا ان میں سے اکثر روایات میں ان نو ائمہ کے اسمائے گرامی بھی بیان ہوئے ہیں۔

میری نظروں سے بیس ایسی روایتیں گزریں جن کا سند کے اعتبار سے دوسری روایتوں کے ساتھ تداخل نہیں تھا۔ وہ روایتیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیس اصحاب پر ختم ہو رہی تھیں ان میں حضرت علیؑ شامل نہیں تھے اور انہیں وہاں نہیں لایا گیا۔

حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان بھی ان روایتوں کو نقل کرنے والے اصحاب میں شامل ہیں۔

ان کی نظر میں یہ تمام روایتیں متواتر ہیں کیونکہ شیعوں کے مقابلے میں اہلسنت کے ہاں تواتر جلدی ثابت ہو جاتا ہے۔

اگر کوئی شیعہ کہے کہ میں نے تشیع کی حقانیت کے لئے صرف اہلسنت کے منابع میں سے

واضح روایات سے استفادہ کیا ہے تو اس نے غلط نہیں کہا۔[1] [2]

سوال: کیا احکام قرآن پر عمل کر کے استادِ اخلاق کے بغیر انبیاء اور اولیاء کے مقامات تک پہنچا جا سکتا ہے؟

جواب: قرآن پیغمبر ساز کتاب ہے کیونکہ پیغمبروں کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: وہ پیغمبر ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبری کے منصب پر فائز ہوئے ہیں۔

دوسری قسم: کمالی پیغمبر جو ایمان اور احکام قرآن پر عمل کر کے پیغمبر کے کمالات تک پہنچتے ہیں۔

قرآن مجید کمالی پیغمبروں کی تربیت کرتا ہے اور پیغمبر ساز (کتاب) ہے البتہ اگر انسان اہل ہو تو خدا کے حکم سے در و دیوار بھی اس کے معلم بن جاتے ہیں۔ ورنہ اس پر کوئی بات اثر نہیں کرتی جس طرح ابو جہل پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتوں کا اثر نہیں ہوا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

---

[1] فیضی از ورای سکوت: ۵۸

[2] اہل سنت کی کتابوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت سی احادیث ہیں جن میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے جانشین خود مقرر فرمائے۔ ان روایات کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

(الف) وہ روایات جن میں بالعموم ائمہ اطہار علیہم السلام کی خلافت و وصایت بیان ہوئی ہے۔

(ب) وہ روایات جن میں صراحت کے ساتھ تمام ائمہ اطہار علیہم السلام کے اسمائے گرامی مذکور ہیں:

پہلی قسم کو "رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین"، "بارہ امام"، "بارہ خلفاء"، "بارہ مرد"، "بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر بارہ نقیب" اور "بارہ امام جو سب قریش سے ہوں گے" جیسی تعبیرات کے ساتھ مطرح کیا گیا ہے۔

حوالہ جات: صحیح بخاری: ج ۹، ص ۷۲۹، جلد ۸ ص ۱۲۷، سنن ترمذی: ج ۳، ص ۳۴۰، صحیح مسلم: ج ۳ ص ۴۵۲، مسند احمد بن حنبل: ج ۵ ص ۹۲، ۸۹

دوسری قسم: کفایۃ الاثر ابی القاسم الخزاز: ص ۱۷۷، ۱۹۴، ینابیع المودۃ، قندوزی حنفی، ج ۱ ص ۲۹۰، جلد ۲ ص ۳۱۶، جلد ۳ ص ۲۹۱، فرائد السمطین: ج ۳ ص ۳۹۹

پردہ پوشی فرما جانے کے بعد قرآن اور پیغمبرؐ کے شاگردوں نے کون سے فتنہ تھے جنہیں انجام نہ دیا۔

ہمارے پاس اگر چشم بصیرت ہوتی تو ہم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی اہمیت سمجھتے (جس میں ارشادِ خداوندی ہے:)

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ

"اور اگر کوئی ایسا قرآن ہوتا جس کے ذریعہ سے پہاڑ چلنے لگتے، یا زمین (کی مسافتیں) جلدی طے ہوجاتیں یا مردوں سے کلام کیا جاسکتا۔" [۱]

لیکن ہم اسی طرح بیٹھے ہوئے ہیں اور نفسانی خواہشات ہم پر غالب ہوگئی ہیں (جس کی وجہ سے) ہم قرآن کے اس طرح کے معجزات اور کرامات کو محال سمجھتے ہیں۔

ایک شخص کو میں نے دیکھا تھا لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ ان میں یہ کرامات پائی جاتی تھیں۔ ان کی وفات کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ وہ قرآن مجید کی چند آیتیں پڑھتا تھا نہیں معلوم اسے کسی نے ان کے بارے میں بتایا تھا یا وہ خود جانتا تھا جس کی وجہ سے وہ جس میوہ کو بھی چاہتا اگرچہ اس کا موسم نہ ہوتا تب بھی اسے حاضر کرتا۔ یہاں تک کہ ایک شخص نے بتایا کہ انہوں نے ایک مرتبہ آلو بخارہ بھی اپنے پاس حاضر کیا جبکہ اس وقت اس کا موسم نہیں تھا۔

قرآن مجید افضل ترین الٰہی انعام اور آسمانی اور غیبی کتاب ہے۔ ہمیں اس سے استفادہ کرنا چاہیے؟ [۲]

---

[۱] رعد۔آیت ۳۱

[۲] ۶۰۰ نکتہ ۱ / ۱۱۲

حضرت زینب سلام اللہ علیہا کا مزار کہاں ہے؟ [1]

جواب: ایران کے مشہور خطیب الحاج واعظ [2] اپنے زمانہ میں نقل کرتے تھے کہ: میں ان دنوں زینبیہ میں تھا اپنے آپ سے کہنے لگا: میرے لئے حرم میں رہنا زیادہ بہتر ہے لہٰذا میں نے حرم کے چابی بردار سے چابی لی اور رات حرم میں بسر کی ......

وہ مزید کہتے تھے یں کہ میں نے اس رات تین مرتبہ یہ صدا سنی:

هٰذَا قَبْرُ زَيْنَبِ بنتِ اميرالمومنين عليه السلام المكنّاةِ بِاُمِّ كُلْثُوْمِ.

(یہ زینب بنت امیر المومنین علیہا السلام کی قبر ہے جن کی کنیت اُم کلثوم ہے)۔

وہ زینبؑ جو اپنے فرزند کے ساتھ مدینہ میں دفن ہیں وہ اس زینبؑ کے علاوہ ہیں جن کی کنیت اُم کلثوم ہے۔ کیونکہ انہیں ان کے شوہر سے جدا کر دیا گیا (مدینہ میں) یزید کے عامل کو ڈر تھا کہ زینب عالیہ سلام اللہ علیہا وہاں رہیں گی تو اہل مدینہ بغاوت کریں گے لہٰذا حضرت زینب سلام اللہ علیہا نے مجبوراً یا اپنے اختیار سے مصر کا انتخاب کیا۔ مصر تشریف لے گئیں اور ان کا مزار مصر میں ہے۔

---

[1] عقیلہ بنی ہاشم سلام اللہ علیہا کے مزار کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔
بعض کہتے ہیں کہ قاہرہ میں ہے
بعض کہتے ہیں کہ دمشق میں ہے
(بعض کا خیال ہے کہ جناب زینب عالیہ سلام اللہ علیہا اپنی مادر گرامی کے پہلو میں ریاض الجنۃ میں مدفون ہیں۔)(سعیدی)
اس لئے علمائے کرام کا نظریہ یہ ہے کہ جن کو خدا توفیق دے وہ ان میں سے ہر جگہ ان کی زیارت سے مشرف ہو۔

[2] الحاج واعظ لنگرود گیلان کے بزرگ عالم اور خطیب تھے آپ نے بہت سی کتابیں تحریر کیں جن میں گفتار واعظ وغیرہ شامل ہیں۔

سوال: حضرت زینب عالیہ سلام اللہ علیہا نے بجائے مصر کے کربلا کا انتخاب کیوں نہ کیا؟

جواب: کیونکہ اس زمانہ میں کربلا میں آبادی نہیں تھی اگرچہ امام سجاد علیہ السلام سے منقول روایت میں ہے کہ آپؑ نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ کربلا کی سرزمین پر محلات، دکانیں اور بازار بن گئے ہیں اور مختلف علاقوں کے زوار سید الشہداء علیہ السلام کی زیارت کے لئے آرہے ہیں۔ [۱]

سوال: حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے رات کے وقت دفن ہونے کی وصیت کیوں کی؟

جواب: حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنی مظلومیت کے بعد حالت احتضار میں وصیت کی کہ انہیں رات کے وقت دفن کیا جائے۔ [۲]

یہ ایک عجیب کام تھا جو انبیاء کرامؑ کے کاموں کی طرح تھا کیونکہ وہ شخص جس کے ساتھ جھگڑا کیا جائے اسے مغلوب کر کے شہید کیا جائے، اس کے خلاف فیصلہ سنایا جائے اتنی مصیبتیں دیکھنے کے باوجود وہ ایسا راستہ اختیار کرے جس میں وہ دوسروں کو دکھائے کہ وہ (مغلوب نہیں بلکہ) غالب ہے یہ کام انبیاء کرام کے کاموں اور اعجاز کے مشابہ ہے۔

آپ کا یہ وصیت کرنا کہ آپ کو تشییع جنازہ کے بغیر دفن کیا جائے اسے سمجھنے سے انسان کی فکر عاجز ہے۔

اگر حکومت و خلافت کو معلوم ہو جاتا کہ حضرت زہرا (س) اس طرح کرنا چاہتی ہیں تو وہ آپ کے گھر میں آ کر ایسا کرنے سے روکتے۔ آپ کی تدفین کے بعد ان کے پاس صرف ایک

---

[۱] بحار الانوار: ۹۸ / ۱۱۴، صحیفۃ الرضا / ۷۷: ۶۰۰، نکتہ: ۱ / ۱۲۹

[۲] بحار الانوار: ۴۹ / ۱۹۲، عیون اخبار الرضا: ۲ / ۱۸۷

راستہ تھا اور وہ تھا نبش قبر، لیکن امیر المومنین علیہ السلام نے انہیں ایسا نہ کرنے دیا۔ [1]

سوال: کیا گلزار شہدائے قم میں مدفون علی بن جعفرؑ امام صادق علیہ السلام کے فرزند ہیں؟

جواب: شاید وہ علی بن جعفرؑ [2] قم میں مدفون علی بن جعفرؑ کے آباؤ اجداد میں سے تھے کیونکہ وہ علی بن جعفرؑ جو امام رضا علیہ السلام کے چچا اور مورد اعتماد تھے دس سال کے تھے کہ امام صادق علیہ السلام نے وفات پائی، انہوں نے امام جواد علیہ السلام تک تمام ائمہ اطہار علیہم السلام کو درک کیا۔ وہ "عریض" میں مقیم تھے جو کہ مدینہ کے قریب واقع ایک جگہ تھی اور ان کا مقبرہ بھی اسی جگہ پر ہے۔

سوال: اہل بیت اطہار علیہم السلام کی ولایت اور خلافت کو ثابت کرنے کے لئے سب سے اچھی دلیل کونسی ہے؟

جواب: ائمہ اطہار علیہم السلام کی ولایت وخلافت کو ثابت کرنے کی سب سے اچھی دلیل وہی استدلال ہے جو مخالفین، ولایت اہل بیت علیہم السلام کے انکار اور شیخین کی خلافت کو ثابت کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں (دریا میں) ڈوبنے والے اس شخص کی طرح "يَتَشَبَّثُ بِكُلِّ حَشِيْشٍ" (جو ہر تنکے کو سہارا سمجھ کر پکڑ لیتا ہے) وہ لوگ خلیفۂ اول کی فضیلت میں کوئی روایت بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں: "یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے اور شیعہ اس کا انکار کرتے ہیں" حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ کے بارے میں فرماتا ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝٣ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى.

"اور وہ (اپنی) خواہشِ نفس سے بات نہیں کرتا۔ وہ تو بس وحی ہے جو ان کی طرف

---

[1] ۶۰۰ نکتہ: ۱/ ۱۲۹

[2] آپ مدینہ کے اطراف میں واقع "عریض" کے مقام پر مقیم تھے: ر۔ک: رجال نجاشی/ ۲۵۱، رجال ابن داوٗد/ ۲۳۹، رجال کشی/ ۱۵۱

کی جاتی ہے"۔ [۱]

ہم انہیں جواب دیتے ہیں: خلیفہ دوم نے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مقابلے میں کہا تھا کہ "اَنَّ الرَّجُلَ لَیَهْجُرُ" (یہ شخص نعوذ باللہ ہذیان بول رہا ہے) اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ وہاں آپ نے یہ کیوں نہیں کہا تھا کہ:

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی.

"اور وہ (اپنی) خواہشِ نفس سے بات نہیں کرتا۔ وہ تو بس وحی ہے جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔" [۲] [۳]

سوال: برادرانِ اہلسنت حضرت علی علیہ السلام کو "کرم اللہ وجہہ" کیوں کہتے ہیں؟

جواب: حضرت علیؑ کا بت پرستی نہ کرنا، آپ کی کرامات میں سے ہے، اہلسنت آپ کو اسی وجہ سے کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں علاوہ ازیں بت شکنی کا امتیاز بھی آپ ہی کو حاصل ہے خدا ہی جانتا ہے کہ وہ لوگ جو سالہا سال بت پرست رہے اور اپنے بتوں سے بہت توسل کرتے رہے اگر انہیں بت توڑنے کا حکم دیا جاتا تو ان کے لئے کتنا دشوار ہوتا اور وہ اس کام سے کس طرح پیچھے ہٹتے۔ [۴]

سوال: انسانوں کے ایک دوسرے سے مختلف بہت سے مسالک اور عقائد ہیں تمام انسان موت کے بعد قیامت تک (عالم برزخ میں) اپنے ان مسالک اور عقائد پر ثابت رہیں گے یا نہیں؟

---

[۱] سورۂ نجم: ۳، ۴

[۲] سورۂ نجم: ۳، ۴

[۳] ۶۰۰ نکتہ: ۱/ ۱۶۱

[۴] ۶۰۰ نکتہ: ۱/ ۱۶۱

جواب: ظاہراً ایسا نہیں ہے بلکہ مُسائلہ اور قبر کے سوال و جواب حق ہیں اور وہ دفن کی پہلی رات ہوتے ہیں پہلی رات سب کو معلوم ہو جاتا ہے کہ کونسا عقیدہ حق ہے۔ [۱]

سوال: ایران میں مدفون بعض امام زادے زیدی مذہب رکھتے تھے اور بارہ اماموں کی امامت کے قائل نہیں تھے کیا ہم احتیاط کریں اور ہر امام زادے کی زیارت کے لئے نہ جائیں؟

جواب: سب کا احترام ہم پر فرض ہے کیونکہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب ہیں لہٰذا وہ امام زادہ جو امام وقت کا قائل نہیں تھا اسے ایک شخص نے اپنے گھر میں نہ آنے دیا، امام حسن عسکری علیہ السلام نے اس شخص سے فرمایا: ”تمہارے لئے اس طرح کرنا مناسب نہیں تھا!“

شیعوں کی ایک کرامت امام زادوں کے مزار اور قبریں ہیں لہٰذا ہمیں ان کی زیارت سے غافل ہو کر اختیاراً خود کو ان سے محروم نہیں کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ کوثر کا اثر کہاں تک پھیلا ہوا ہے جہاں بھی دیکھیں گے اس کا اثر نظر آئے گا۔

کچھ لوگ اپنی حاجت روائی کے لئے مصر میں مدفون سیدہ نفیسہ سے نذر کرتے ہیں اور ان کی حاجت روائی ہو جاتی ہے۔ [۲]

سوال: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحی کس طرح دریافت کرتے تھے؟

جواب: روایات میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھ جہات سے سنتے تھے۔ [۳]

---

[۱] ۷۰۰، نکتہ/ ۲

[۲] ۷۰۰، نکتہ: ۲ / ۵۵

[۳] ۷۰۰، نکتہ: ۲ / ۶۲

سوال: کیا سید الشہدا علیہ السلام، کی خاک کو متبرک سمجھنا اور ائمہ اطہار علیہم السلام اور امام زادوںؑ کی ضریح کا احترام کرنا صحیح ہے؟

جواب: خاکِ کربلا کی تعظیم اور اُس پر سجدہ کرنا اُس پر سجدہ ہے، اُس کے لئے سجدہ نہیں ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اطہار علیہم السلام کی ضریح کا احترام بھی کعبہ کے احترام کی طرح تعظیم الیہ ہے (تعظیم) لہ نہیں ہے۔ (ضریح اور کعبہ کی طرف متوجہ ہو کر خدا کی تعظیم کی جاتی ہے۔) [۱]

سوال: انبیاء کرام علیہم السلام کس طرح بچپن میں گناہ نہیں کرتے اور بالغ ہونے سے پہلے معصوم ہوتے ہیں؟

جواب: نجف اشرف کے ایک بزرگ فرماتے تھے، بچپن میں جب بھی میں مکلفین پر حرام کام کرنا چاہتا تو اچانک کوئی چیز مانع ہو جاتی اور مجھے وہ کام کرنے سے روک دیتی۔ اس طرح میں بچپن میں مجبوراً نہ کہ اختیاراً کاملاً محفوظ رہا۔ [۲]

سوال: انبیاء کرام میں موجود عصمت کی تعریف کریں؟ انبیاء کرام کے لئے معصوم ہونا کیوں ضروری ہے؟

جواب: انبیاء اور اوصیاء (علیہم السلام) کے لئے جس عصمت کو ہم ضروری سمجھتے ہیں وہ خطا اور خطیئہ سے معصوم ہونا ہے صرف خطیئہ سے معصوم ہونا کافی نہیں ہے بلکہ وہ اشتباہ بھی نہیں کرتے ورنہ ان کی بات پر کون یقین کرتا کیوں؟

اس لئے کہ لوگ اگر دیکھتے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں اور اشتباہ کرتے ہیں تو سب ان سے

---

[۱] ۷۰۰، نکتہ: ۲ / ۵۵

[۲] بہجت عارفان/ ۱۷۵

دور ہو جاتے۔

ان (اشتباہات) کی وجہ سے لوگ نبی یا (اس کے) وصی سے دور ہو جاتے، اگر لوگ دیکھتے کہ معصوم میں بھول، چوک ہے اور وہ اپنے فرائض سے محروم ہو جاتا ہے تو وہ اس سے دور ہو جاتے۔

عصمت کے بعض مراتب ہیں انبیاءؑ اور اوصیاءؑ بھی ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں۔ کچھ (انبیاء) اولوالعزم ہیں اور کچھ غیر اولوالعزم ہیں۔ سب سے افضل خاتم الانبیاءؐ ہیں۔ اوصیاءؑ میں پنجتن پاکؑ دوسروں پر مقدم ہیں، پنجتن کے علاوہ دوسرے اوصیاء میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کالکوکب الدری [۱] (درخشاں ستارے کی طرح) ہیں۔ یہ سب ان کے مراتب ہیں۔ [۲]

سوال: کیا مقام عصمت صرف انبیاء کرامؑ اور ائمہ اطہار کے لئے مخصوص ہے اور ہم اس مقام تک نہیں پہنچ سکتے؟

جواب: عصمت، نبوت اور وصایت کے لئے شرط ہے لیکن کیا صرف نبیؐ اور امامؑ؛ معصوم ہوتے ہیں؟ اس پر ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں کیونکہ زید بن علی بن الحسینؑ کی عصمت کا بھی اہتمام ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ معصوم از خطیئہ [۳] تھے معصوم از خطا نہیں تھے۔

ایک اور جگہ پر (گویا اس کی تفسیر میں) کہتے ہیں کہ معصوم پنجتن پاکؑ کی ذات گرامی ہیں کیونکہ واضح ہے کہ یہ بات انہوں نے امام معصومؑ سے بیان نہیں کی البتہ وہ اور ان کے فرزند

---

[۱] امالی الطوسی، ص ۳۴۴، امالی المفید، ص ۲۷۱۔

[۲] گوھرھای حکیمانہ: ۵۸

[۳] وہ کام جو جان بوجھ کر نہیں بلکہ غیر عمدی طور پر کئے جاتے ہیں انہیں اشتباہ کہتے ہیں اور جو کام جان بوجھ کر کئے جاتے ہیں انہیں خطیئہ کہا جاتا ہے۔

(یحییٰ علیہ السلام [۱]) جو کہ نو جوان تھے معصوم از خطیئہ تھے۔ امام صادق علیہ السلام کا فرمان ہے:

"میرے چچا زید پر خدا کی رحمت ہو، اگر کامیاب ہو جاتے تو ہمارا حق ہمارے حوالے کرتے۔"

اسی طرح حضرت ابوالفضل اور علی بن الحسین علیہما السلام (جو کہ کربلا میں شہید ہوئے) نیز تمام شہدائے کربلا، ان کے بارے میں احتمال نہیں بلکہ یقیناً ان کے لئے عصمت ثابت ہے۔

نیز کیا ہم مقدادؓ اور سلمانؓ کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ ان کے پاس عصمت نہیں تھی؟ بلکہ ہمارے زمانہ کے قریب سے بھی کچھ لوگ گزرے ہیں جن کا دعویٰ تھا کہ "ہم نے جان بوجھ کر اور عمداً کوئی گناہ نہیں کیا۔"

سوال: امامؑ پر کس طرح الہام ہوتا ہے؟

جواب: الہام وحی کے مشابہ ہوتا ہے، روایت میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَاَعۡطَانِیَ الۡوَحۡیَ، وَاَعۡطَی عَلِیّاً الۡاِلۡهَامَ.

"(اللہ تعالیٰ نے) مجھے وحی عطا کی ہے اور علیؑ کو الہام عطا فرمایا ہے۔" [۲]

الہام وحی کے نزدیک ایک عظیم مقام ہے ہم طالب نہیں ورنہ فیض الٰہی نہ تو منقطع ہوا ہے اور نہ ہی کبھی منقطع ہوگا۔ [۳]

---

[۱] حضرت یحییٰ علیہ السلام اٹھارہ یا اٹھائیس سال کی عمر میں اپنے قیام کے دوران شہید ہوئے اور (استان گلستان میں واقع) جوزجان کے مقام پر دفن ہیں (امام رضا علیہ السلام کے زمانہ کے شاعر) دعبل نے بھی اپنے اشعار میں ان کے مزار کی طرف اشارہ کیا:

"واخری بارض الجوزجان محلها"

[۲] بحارالانوار: ۱۶/ ۳۲۲، ارشاد القلوب: ۲/ ۲۵۴

[۳] ۷۰۰ نکتہ: ۲/ ۱۰۸

سوال: امامؑ کس طرح ہمارے اعمال کی خبر رکھتے ہیں؟

جواب: کافی کی ایک روایت میں ہے کہ ہر شہر سے نور کی ایک کرن بلند ہوتی ہے امامؑ اس میں بندوں کے اعمال دیکھتے ہیں، یا فرشتہ انہیں خبر دیتا ہے۔[1]

اسی طرح ان کی تائید کرنے والا (روح القدس) ان کے ساتھ ہوتا ہے علاوہ ازیں سال میں ایک مرتبہ لیلۃ القدر میں ان پر روح نازل ہوتا ہے۔[2]

لہٰذا اگر ہم اپنے عمل کو کسی پردہ سے بھی چھپانا چاہیں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور امامؑ کی نظر اسے بھی عبور کر جائے گی۔ اسی طرح امامؑ کے دیکھنے کے لئے ضروری نہیں کہ ہم ان کی محفل میں موجود ہوں۔ انسان کے اندر جتنا امامؑ کی معرفت میں اضافہ ہوگا اتنا ہی توحید شناسی کی منزل بلند ہوگی کیونکہ معصوم امامؑ خدا کی سب سے بڑی آیت اور نشانی ہیں۔ امامؑ وہ آئینہ ہے جس میں تمام عالَم منعکس ہوتا ہے۔[3]

سوال: یہ جو کہا جاتا ہے کہ معاویہ نے امیر المومنین علیہ السلام کو فریب دیا یہ بات عصمت کے ساتھ کس طرح سازگار ہے؟

جواب: حقیقت میں امیر المومنین وہ بھی دیکھ رہے تھے جو دوسرے نہیں دیکھ رہے تھے، وہ شخص جو غیب اور آئندہ کی خبریں سنائے کیا اسے کوئی فریب دے سکتا ہے؟ امیر المومنین علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ معاویہ بالآخر حکومت پر قابض ہو جائے گا۔[4]

---

[1] ر۔ک: اصول کافی، ۱/ ۳۸۷

[2] ر۔ک: اصول کافی: ۱/ ۳۸۹

[3] ۶۰۰۔نکتہ: ۱/ ۴۰

[4] ۶۰۰۔نکتہ: ۲/ ۳۴۹

سوال: ہماری زندگی میں اتفاقاً پیش آنے والی مصیبتوں کی حکمت کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ حکمت اور مصلحت کے بغیر مصیبتیں نازل نہیں کرتا بلکہ ہماری دعاؤں اور مناجات کے لئے نازل کرتا ہے لہٰذا انہیں دور کرنے کے لئے دعائیں اور مناجات ضروری ہیں۔ بارگاہ خداوندی میں گریہ مطلوب (اور پسندیدہ) ہے۔

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا.[1]

"جب ان کے پاس ہماری طرف سے سختی آئی تو آخر انہوں نے تضرع و زاری کیوں نہ کی؟"

ہر انسان کے پاس اس کی استعداد کے مطابق بلاؤں اور مصیبتوں کا برتن ہے لوگوں کے برتن مصیبتوں سے بھر چکے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ سب سے محبت کرتا ہے کیا اس نے ہمیں مصیبتوں کے طوفان سے مقابلہ کے لئے کشتی میں تنہا چھوڑ دیا ہے یا اسے ہمیشہ ہماری فکر ہوتی ہے؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ ہر وقت تمام چیزوں کو دیکھتا ہے اور کوئی بھی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے"۔

صحیح ہے کہ کچھ لوگوں کے پاس مادیات اور مال و دولت تم سے زیادہ ہے لیکن کیا ان کی عمر، صحت اور اولاد وغیرہ کے لحاظ سے ان کی وسعت بھی تم سے زیادہ ہے یا یہ کہ تمہارے پاس یہ ظاہری اور باطنی نعمتیں ان سے زیادہ ہیں؟

ساری چیزوں کو کلی طور پر دیکھنا چاہیے اللہ تعالیٰ نے تمام بلاؤں اور مصیبتوں کو برابر تقسیم کیا ہے۔

---

[1] سورۂ انعام: ۴۳

اَلْمَصَائِبُ بِالسَّوِيَّةِ مَقْسُومَةٌ بَيْنَ الْبَرِيَّةِ [۱]

سوال: کیا اہلسنت کے پاس بھی امیر المومنین علیہ السلام اور دیگر ائمہ اطہار علیہم السلام کے بارے میں روایات ہیں؟

جواب: صحابہ کرام سے منقول بیس احادیث میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اَلْخُلَفَاءُ بَعْدِي اِثْنَا عَشَرَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ" [۲]

"میرے بعد (میرے) خلفاء اور جانشین بارہ ہیں اور وہ سب قریش سے ہیں۔"

دو اور طرق بھی ہیں جن میں سے ایک کو حضرت ابوبکر نے مستقیماً رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے اس میں آپؐ نے فرمایا:

مَنْزِلَةُ عَلِيٍّ مِنِّي كَمَنْزِلَتِي مِنْ رَبِّي. [۳]

"علیؑ کا میرے نزدیک وہی مقام ہے جو خدا کے نزدیک میرا مقام ہے۔"

یہ حدیث کتب عامہ میں سے صواعق محرقہ میں بھی موجود ہے۔ کتنا اچھا ہوتا جو وہ تمام کتابیں جمع کی جاتیں جن میں یہ حدیث ہے تاکہ حد تواتر کو پہنچ جاتی۔ اس حدیث کا متن، حدیث منزلت سے بلند ہے۔ جبکہ حدیث منزلت سند کے اعتبار سے اس سے زیادہ متواتر ہے۔ [۴]

سوال: اہل سنت ضریح کو بوسہ دینے اور اولیاء الٰہی سے توسل کو شرک کیوں سمجھتے

---

[۱] مستدرک الوسائل، ۲/ ۴۸۱، بحار الانوار، ۷۵/ ۵۳، ۷۰۰، نکتہ: ۳۷۹

[۲] ر-ک: کتاب طرق حدیث الائمۃ الاثنا عشر، تحریر: شیخ کاظم آل نوح، مسند احمد ج ۵، ص ۸۷، ۱۰۸، صحیح مسلم: ج ۶، ص ۳، ۴

[۳] ر-ک: المسترشد، ص ۲۹۳، مناقب آل ابی طالب، ج ۲، ص ۶۰، بحار الانوار: ج ۳۸، ص ۲۹۸، میزان الاعتدال ذھبی: ج ۳، ص ۵۴۰، الکشف الحثیث ص ۲۲۹، لسان المیزان ابن حجر، ج ۵ ص ۱۶۱

[۴] ۷۰۰، نکتہ: ۲/ ۱۸۹

ہیں؟

جواب: ابن تیمیہ جو ضریح کو بوسہ دینے اور اولیاء اللہ سے متوسل ہونے کو شرک اور حرام سمجھتا تھا وہ خود پر اعتراض کرتا تھا اور کہتا تھا: اگر ہم سے کہا جائے کہ (اگر یہ بات ہے تو) حج میں حجر الاسود کو بوسہ دینا، اسے متبرک سمجھنا اور بیت اللہ کے گرد طواف کرنا، رسولؐ کی سنت کیوں ہے؟ ہم اعتراض کرنے والے کو جواب دیں گے: هٰكَذَا وَرَدَا "(شریعت میں) اسی طرح آیا ہے" (ہم اسے کہیں گے) کیا ہوسکتا ہے کہ کوئی چیز شرک ہو اور استثناءً مشروع ہو کر شریعت کا حصہ بن جائے؟ جو پیغمبر شرک کا قائل ہو اور شرک کی دعوت دیتا ہو کیا کوئی اس کی بات پر یقین کرے گا؟ کیا صرف حجر الاسود اور طواف میں شرک جائز ہے؟

بیت اللہ کا طواف بھی اسی طرح ہے کیونکہ پتھر کا احترام کرنا اور پتھروں کے گرد چکر لگانا اور ان کی تعظیم تمہاری نظر میں شرک اور کفر ہے لیکن اسے تم مستثنیٰ کرتے ہو، کیا خدا اور رسولؐ جنہوں نے ہمیں حج اور اپنے گھر کے طواف کا حکم دیا ہے اور اس کا اسلام میں بڑا مقام ہے۔ کیا انہوں نے ہمیں شرک اور کفر کی دعوت دی ہے؟ کیا (نعوذ باللہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف خانہ خدا اور استلام حجر میں شرک اور کفر کرتے تھے اور اس کے معتقد تھے؟

جی ہاں! مسلمانوں کے ائمہ اور شیوخ نے اسی طرح کہا ہے جنہیں يُطَاعُونَ وَ لَا يَعْصَوْنَ (ان کی اطاعت کرنی چاہیے اور نافرمانی نہیں کرنی چاہیے) کہا جاتا ہے۔[1]

سوال: کیا اہلبیتؑ کے ساتھ محبت کرنے والے کافر کو اہلبیتؑ کی محبت فائدہ دے گی؟

جواب: اہلبیتؑ کی مودت اور محبت کافروں کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام کے

[1] ۷۰۰ نکتہ: ۲/ ۱۸۹

سنہری حال کے بالائی حصہ میں لکھا ہے:

قَالَ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَوِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى حُبِّ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ لَمَّا خَلَقَ اللہُ النَّارَ.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اگر تمام انسان علی بن ابی طالبؑ کی محبت پر جمع ہو جاتے تو اللہ تعالیٰ کبھی بھی آتش جہنم کو پیدا نہ کرتا۔" [1]

اسی طرح امیر المومنین علیہ السلام سے منقول روایت میں ہے کہ

فَاسْتَزَدْتُهُ فَزَادَلِي مُحِبِّي الْمُحِبِّيْنَ.

میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مزید اضافہ کرنے کا کہا تو آپؐ نے علیؑ کے دوستوں کے دوستوں کو بھی اس میں شامل کیا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ کافر جو علیؑ اور اہل بیت علیہم السلام سے محبت کرتے ہیں اور وہ کافر جو ان سے محبت نہیں کرتے۔ ان کا عذاب ایک دوسرے سے مختلف ہے اگرچہ کافر کا حق تو یہ ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے لیکن کیا خدا (جو ارحم الراحمین ہے) اسے معاف نہیں کر سکتا؟

سوال: انسان اپنی اکثر آرزوؤں اور تمناؤں تک پہنچنے میں کامیاب کیوں نہیں ہوتا؟

جواب: دنیا میں انسان اپنی دس فیصد تمناؤں تک پہنچتا ہے ایسے لوگ بہت کم ہیں جن کی زندگی ان کی مرضی کے مطابق بسر ہوتی ہے۔ دنیا کے عیش و عشرت ہزاروں تلخیوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔

اگر کسی نے دنیا کو اسی طرح سمجھا وہ ہمسر و ہمسایہ وغیرہ کی پریشانیوں سے کم پریشان ہوگا،

[1] بحار الانوار: ۳۹/ ۲۴۸، ۲۴۹ و ۳۰۵

کیونکہ وہ دنیا کو مصیبتوں کا گھر سمجھے گا۔

امام صادق علیہ السلام کی ایک روایت میں ہے:

"مومن اور مصیبتیں ترازو کے دو پلڑوں کی طرح ہیں ان کے ایمان میں جتنا اضافہ ہوتا ہے ان کی مصیبتیں اتنی ہی بڑھ جاتی ہیں"۔ [۱]

نیز آپؑ نے فرمایا:

"اہل حق ہمیشہ سختیوں میں ہوتے ہیں لیکن ان (سختیوں) کی مدت بہت کم ہوتی ہے اور ان کا خاتمہ ہمیشہ رہنے والے جہاں کی آسائشوں اور راحت پر ہوتا ہے"۔

اسماعیلؒ بن عمار نے امام صادق علیہ السلام سے اپنی پریشانیوں کی شکایت کی تو آپؑ نے فرمایا:

"اے عبداللہ! مومن ہمیشہ ان تین مصیبتوں میں سے کسی ایک مصیبت میں گرفتار رہتا ہے اور کبھی اس میں تینوں (مصیبتیں) ہوتی ہیں؛ اسے یا اس کی بیوی تکلیف دیتی ہے یا ہمسایہ یا پھر عابر۔ [۲] مومن اگر پہاڑی کی چوٹی پر بھی پناہ لے

---

[۱] کافی، ج ۲، ص ۲۵۳؛ وسائل الشیعہ: ج ۳، ص ۲۶۳؛ بحارالانوار: ج ۴، ص ۲۱۰

[۲] الکافی (ط - الاسلامیة) / ج ۲ ۔ ص: ۲۴۹، التمحیص: ص ۳۰، وسائل الشیعة / ج ۱۲ / ۱۲۲ / ۸۵ - باب استحباب الصبر علی أذی الجار و غیره ..... ص: ۱۲۱، بحار الأنوار (ط - بیروت) / ج65 / 223 / باب 23 فی أن السلامة و الغنی فی الدین و ما أخذ علی المؤمن من الصبر علی ما یلحقه فی الدین..... ص: 211

امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ:

مَا كَانَ وَلَا يَكُونُ وَلَيْسَ بِكَائِنٍ مُؤْمِنٌ إِلَّا وَلَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ وَلَوْ أَنَّ مُؤْمِناً فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ لَابْتَعَثَ اللهُ لَهُ مَنْ يُؤْذِيهِ.

"نہ پہلے کبھی ایسا ہوا تھا، نہ اب ہو رہا ہے اور نہ ہی (بعد میں) ہوگا کہ کوئی مومن ہو اور اس کا کوئی ایسا ہمسایہ نہ ہو جو اسے تکلیف نہ دے یہاں تک کہ اگر مومن کسی جزیرے میں ہوگا تب بھی اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طرف بھیجے گا جو اسے تکلیف دے گا۔"

تب بھی اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک شیطان صفت کو بھیجتا ہے تا کہ اسے تکلیف دے (ان تمام حالات میں) مومن کا ایمان اس کا ساتھی ہوتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔ جس کے پاس ایمان نہیں ہے اس کے پاس صبر بھی نہیں ہے۔"[۱]

سوال: دعا کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب: کیا کوئی کام مقدمات کے بغیر ہوتا ہے؟ اگر آپ واقعاً دعا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے کچھ مقدمات ہیں:

دعا کے لئے ان امور کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے:

۱۔ اللہ تعالیٰ کی ثناء، تعظیم اور تمجید

۲۔ گناہوں کا اقرار اور ان سے ندامت کا اظہار۔ جو تقریباً بمنزلہ توبہ یا لوازم توبہ میں سے ہے۔

۳۔ درود بر محمد و آل محمد علیہم السلام جو کہ فیض کا وسیلہ اور واسطہ ہیں۔

۴۔ گریہ و بکاء اگر نہ ہو تو رونے جیسی صورت بناؤ اگر چہ مختصر ہو اور پھر اپنی حاجت طلب کرو انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔۔

اگر یہ امور (یعنی، ثناء، تعظیم اور تمجید وغیرہ) سجدے میں انجام دیئے جائیں تو زیادہ مناسب ہوگا اور اس کا اثر بھی زیادہ ہے یہاں تک کہ عمل اُمّ داؤد اور قنوت وتر میں ہے کہ:

فَاِنَّ ذَالِكَ عَلَامَةُ الْاِجَابَةِ

"یہ دعا کے مستجاب ہونے کی نشانی ہے۔"[۲]

[۱] ۲۰۰۷، نکتہ: ۳۰۳

[۲] بحار الانوار: ۹۵ / ۴۰۴

ائمہ اطہار علیہم السلام کے اذن دخول میں ہے کہ

فَهُوَ عَلَامَةُ الْاِذْنِ

"یہ (گریہ وبکا) اجازت کی نشانی ہے۔"[1]

یعنی (گریہ وبکاء) خدا تک پہنچنے اور غیب سے ارتباط کا تکوینی راستہ ہے البتہ ان لوگوں کے لئے جو ان باتوں پر یقین رکھتے ہیں۔

سوال: ہم دعا تو کرتے ہیں لیکن ہماری دعا مستجاب نہیں ہوتی اس کا کیا سبب ہے؟

جواب: دعا کے مستجاب ہونے کی شرط توبہ ہے، لہٰذا فرشتے کہتے ہیں تم اس مشروط (دعا) کو اس کی شرط (توبہ) کے ساتھ انجام کیوں نہیں دیتے، تاکہ تمہاری دعا مستجاب ہو؟ تم توبہ کرکے تائب والی دعا کیوں نہیں کرتے؟

[1] بحار الانوار: ۹۷/ ۲۱۱

چھٹا باب

تفسیر آیات وروایات

سوال: آیت کریمہ: فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ [1] (پس تم مجھے یاد رکھو۔ میں تمہیں یاد رکھوں گا) کا کیا معنی ہے؟

جواب: بعض تفاسیر میں اس کا یہ معنی بیان ہوا ہے:

اُذْكُرُونِي بِالدُّعَاءِ اَذْكُرْكُمْ بِالْاِجَابَةِ.

تم مجھے اپنی دعا کے ذریعے یاد کرو تا کہ میں اسے مستجاب کر کے تمہیں یاد کروں گا۔ [2]

ایک اور روایت میں اس کی وضاحت یوں بیان ہوئی ہے:

اَنَا مَعَ عَبْدِي اِذَا ذَكَرَنِي فَمَنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَ مَنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاٍ خَيْرٍ مِنْهُ [3]

"جب بھی میرا کوئی بندہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جو مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے میں اسے اپنے پاس یاد کرتا ہوں اور جو مجھے لوگوں کے گروہ میں یاد کرتا ہے میں

---

[1] بقرہ: ۱۵۲

[2] ر ـ ک المیزان: ۱ / ۳۴۱، الدر المنثور: ۱ / ۱۴۹

[3] مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل / ج ۵ / ۲۹۸ / ۷ ـ باب استحباب ذکر اللہ..... ص: ۲۹۷

اسے ایسے گروہ میں یاد کروں گا جو ان سے اچھا ہوگا۔"[۱]

ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ یعنی وہ لوگوں کو خدا کی یاد سے فائدہ پہنچائیں اور خود بھی یادِ خدا سے مستفید ہوں اور ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ یعنی نَافِعِينَ بِذِكْرِي لَهُ (میں انہیں لوگوں کے گروہ سے بہتر گروہ میں یاد کروں گا) اس طرح کے میرے یاد کرنے سے وہ فائدہ اٹھائیں گے۔[۲]

سوال: روایات میں مصحف حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بارے میں بیان ہوا ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: مصحف حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا جس میں واقعات بیان ہوئے ہیں معلوم نہیں کہ وہ عام کتابوں کی طرح ہے بلکہ احتمال ہے کہ یہ ایک رمز ہے جیسے فلاں شخص، دس، بیس افراد کے ساتھ، فلاں زمانہ میں فلاں جگہ قیام کرے گا وغیرہ۔ یہ جفر کی کتابوں کی طرح ہے جس میں عجیب و غریب باتیں ملتی ہیں۔[۳]

سوال: بعض دعائیں مخصوص اوقات اور مخصوص جگھوں کے لئے بیان ہوئی ہیں کیا انہیں دوسرے اوقات میں اور دوسری جگھوں پر پڑھا جا سکتا ہے؟

جواب: وہ دعائیں جو مخصوص اوقات اور مخصوص زمانہ کے لئے بیان ہوئی ہیں وہ اختصاصی نہیں ہیں کہ انہیں دوسرے اوقات اور دوسری جگھوں پر نہ پڑھا جا سکے بلکہ اس طرح کی دعائیں متعدد مقامات پر قابل استفادہ ہیں لہٰذا دعاؤں کو خاص جگہ یا خاص اوقات کے علاوہ (دوسری جگھوں

---

[۱] ۶۰۰ نکتہ/ ۱۶

[۲] جیسے وہ دعائیں جو مسجد کوفہ اور مسجد سہلہ کے لئے وارد ہوئی ہیں اور ماہ رجب وشعبان کی دعائیں............

[۳] ۶۰۰ نکتہ/ ۲۶۲

اور دوسرے اوقات میں) بھی پڑھا جا سکتا ہے۔[۱]

سوال: وَجَدْتُّكَ اَهْلًا لِلْعِبَادَةِ فَعَبَدْتُّكَ[۲] (میں نے تجھے عبادت کے لائق سمجھا لہٰذا تیری عبادت کی) سے کیا مراد ہے؟

جواب: یعنی عبادتوں کے اہل ہونے اور بندگی کے حقدار ہونے کے علاوہ کوئی اور چیز مقصود نہ ہو آزاد لوگوں والی عبادت کی طرح جیسا کہ روایات میں ہے۔[۳]

سوال: کیا وَجَدْتُّكَ اَهْلًا لِلْعِبَادِ پروانہ اور شمع کی داستان کا حصہ ہے؟

جواب: لازماً کہا جائے گا کہ پروانہ شمع کے حسی نور کو دیکھتا ہے، وہ شمع کے حسی نور کو دیکھتا ہے اور حسی نور اس غیر محسوس نور کی مخلوق[۴] ہے۔ کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ مجھے سونے کے ایک سکہ سے محبت ہے اور اس سے میں خوش ہوتا ہوں لیکن سونے کے ہزار سکوں سے مجھے محبت نہیں ہے؟

سوال: آیت کریمہ: وَ عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا[۵] (اور اس (اللہ) نے آدمؑ کو (تمام چیزوں کے) نام سکھائے۔) سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے حقائق کا علم مقصود ہے جو انسانوں کے حیوانوں بلکہ فرشتوں سے بھی ممتاز ہونے

---

[۱] ۶۰۰ نکتہ: ۱/ ۲۱

[۲] بحار الانوار (ط۔ بیروت)/ ج ۴۱/ ۱۴/ باب ۱۰۱ عبادتہ وخوفہ ع..... ص: ۱۱

[۳] ر۔ ک۔ اصول کافی: ج ۴، ص ۸۴؛ وسائل الشیعہ: ج ۱، ص ۶۲، ص ۶۳؛ بحار الانوار: ج ۴۱، ص ۱۴، ج ۷۴، ص ۱۹۶، ص ۲۱۲، ص ۲۳۶، ص ۴۵۵ وغیرہ

[۴] اَللّٰهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ. اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ (نور: ۳۵)

[۵] سورۂ بقرہ: ۳۱

کا باعث ہے یہاں اسماء سے مسمی مراد ہے، بغیر مسمی کے صرف اسم مراد نہیں۔ اسم اور مسمی کی وحدت کی وجہ سے اسم پر مسمی کا اطلاق ہوا ہے بِاَسۡمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ [۱] (ان کے اسماء کے ذریعے)

سوال: حدیث قدسی: "خَلَقۡتُ الۡاَشۡيَآءَ لِاَجۡلِكَ وَ خَلَقۡتُكَ لِاَجۡلِيۡ" (میں نے ساری چیزیں تیرے لئے پیدا کی ہیں اور تجھے اپنے لئے پیدا کیا ہے) کا معنی کیا ہے؟

جواب: حدیث قدسی (میں نے ساری چیزیں تیرے لئے پیدا کی ہیں اور تجھے اپنے لئے پیدا کیا ہے) میں خلق اور مخلوق کا نتیجہ علم ومعرفت ہے۔ [۲]

سوال: آیت کریمہ: "وَ مَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَ الۡاِنۡسَ اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡنِ" [۳] میں اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡنِ [۴] سے کیا مراد ہے؟

جواب: عبادت اور معرفت لازم وملزوم ہیں لہٰذا جن کے مشاہدات قوی ہیں وہ يُسَبِّحُوۡنَ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفۡتُرُوۡنَ۔ [۵] (وہ رات دن اس کی تسبیح کرتے ہیں کبھی ملول ہو کر وقفہ نہیں کرتے) کے مصداق ہیں۔ انسان میں موجود نقائص نفس کی پیروی اور انبیائے کرام علیہم السلام کی اطاعت اور تعلیمات سے دوری کی وجہ سے ہیں اگر وہ ان کی اطاعت کریں گے تو انبیاء اور

---

[۱] سورۂ بقرہ: ۳۱

[۲] منقول از صاحب کتاب

[۳] سورۂ ذاریات: ۵۶

[۴] امام حسین علیہ السلام سے منقول روایت میں ہے کہ "لِيَعۡبُدُوۡنَ" یعنی "لِيَعۡرِفُوۡنَ" (خدا کی شناخت و معرفت) بحار الانوار: ۵ / ۳۱۲ ؛ ۲۳ / ۸۳ / ۹۳

[۵] سورۂ انبیاء: ۲۰

ائمہ علیہم السلام کے مشابہ ہوجائیں گے۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے ایسے افراد کو کیوں پیدا کیا جو جہنم کے حقدار بنتے ہیں؟

جواب: حدیث قدسی میں ہے کہ كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَعْرِفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِكَیْ اَعْرَفُ [1] (میں پوشیدہ خزانہ تھا میں نے چاہا کہ مجھے پہچانا جائے لہٰذا میں نے اپنی معرفت کے لئے مخلوق کو پیدا کیا)

اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کو منتخب کیا اور انہیں اپنے جوار میں اپنا ہمنشین اور اپنے اسماء اور صفات کا مظہر قرار دیا۔ ان میں سے ہر ایک ترازو کے ایک پلڑے میں ہے اور ساری مخلوق دوسرے پلڑے میں ہے۔ اگر ترازو کے ذریعے لوگوں کی اہمیت کا وزن کیا جائے تو ایک کامل مومن کی اہمیت ہزار غیر مومن افراد سے زیادہ سنگین ہوگی روایت میں ہے کہ اگر دنیا میں صرف ایک امامؑ اور ایک ماموم ہوتا تب بھی غرض خلقت حاصل تھا۔ [2]

---

[1] بحار الانوار: ۸۴ / ۱۹۸۔ ۳۴۴

[2] ظاہراً مذکورہ مطالب سے استاد معظم (قدس سرہ) کی مراد درج ذیل حدیث قدسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَوْ لَمْ یَكُنْ مِنْ خَلْقِی فِی الْاَرْضِ فِیمَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاحِدٌ مَعَ اِمَامٍ عَادِلٍ لَاسْتَغْنَیْتُ بِعِبَادَتِهِمَا عَنْ جَمِیعِ مَا خَلَقْتُ فِی اَرْضِی وَ لَقَامَتْ سَبْعُ سَمَاوَاتٍ وَ اَرَضِینَ بِهِمَا وَ لَجَعَلْتُ لَهُمَا مِنْ اِیمَانِهِمَا اُنْساً لَا یَحْتَاجَانِ اِلَى اُنْسِ سِوَاهُمَا. (الکافی/ ج ۲/ ۳۵۰)

"اگر زمین پر اور مشرق و مغرب کے درمیان ایک مومن اور ایک عادل امام کے علاوہ کوئی اور نہ ہوتا، میں ان دونوں کی عبادت کے ذریعے زمین پر اپنی ساری مخلوق سے بے نیاز ہو جاتا اور ساتوں آسمان اور زمین ان دونوں کی وجہ سے قائم ہوتے، میں دونوں کے ایمان سے ان کے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

سوال: جناب عالی سے امیر المومنینؑ کے فضائل پر مشتمل حدیث سننا چاہتا ہوں۔

جواب: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا[1]: "اے علیؑ! اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ مسلمان آپ کے ساتھ بھی وہی کریں گے جو مسیحیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا تو آپ کے بارے میں ایسی بات کہتا کہ آپؑ جہاں سے بھی گزرتے لوگ آپ کے پاؤں کی خاک کو بطور تبرک اٹھا لیتے۔"

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کی فضیلت میں اتنی ساری احادیث بیان کی ہیں کہیں بھی آپ نے اس طرح حضرت علی علیہ السلام کو معرفی نہیں فرمایا۔ حضرت علی علیہ السلام کے فضائل بیان نہیں کئے جاسکتے۔ کیونکہ ہم ضعیف العقل والا یمان ہیں ہم میں اتنی ظرفیت نہیں ہے اگر

(بقیہ)

لئے ایسا انس قرار دیتا کہ انہیں کسی اور (انس) کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔"

جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ انبیاء، اوصیاء، اولیاء اور حقیقی مومنوں کی خلقت سے غرض خلقت حاصل ہے۔

جبکہ دیگر افراد اپنے اختیار سے جہنم جاتے ہیں۔ (اگر چاہیں تو نیک اور صالح اعمال انجام دے کر بہشت میں جائیں)۔

[1] اصل روایت یہ ہے:

لَوْ لَا اَنْ تَقُولَ فِيكَ طَوَائِفُ مِنْ اُمَّتِي مَا قَالَتِ النَّصَارَى فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لَقُلْتُ فِيكَ قَوْلًا لَا تَمُرُّ بِمَلَإٍ مِنَ النَّاسِ اِلَّا اَخَذُوا التُّرَابَ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْكَ يَلْتَمِسُونَ بِذَلِكَ الْبَرَكَةِ. (الكافى (ط-الإسلامية) ج٨ص٥٧- رسالة منه إليه أيضاً. الأمالى (للصدوق) / النص-٩٦- المجلس الحادى و العشرون، خصال/٥٥٧، الارشاد:١/١١٧و ١٦٥)

منابع اہل سنت:

مجمع الزوائد ھیثمی: ٩ / ١٣١، المجمع الکبیر۔ طبرانی: ١ / ٣٢٠، شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید: ١٨ / ٢٨٢، شواہد التنزیل، حاکم حسکانی: ٢ / ٢٣٣، مناقب خوارزمی / ١٢٩، ینابیع المودۃ قندوزی: ١ / ٢٠٠، ٣٨٩

آنحضرتؐ بیان کرتے تو بہت سے لوگ کافر ہوجاتے اور بہت کم لوگ اپنے ایمان پر ثابت رہتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھی اسی طرح ہوا تھا۔[1]

سوال: ان دو متناقض روایات کو کیسے جمع کیا جاسکتا ہے؟ ایک روایت میں ہے کہ خَلَقْتُمْ لِلْبَقَاءِ لَا لِلْفَنَاءِ (تم بقا کے لئے خلق ہوئے ہو فنا کے لئے خلق نہیں ہوئے) اور دوسری روایت میں ہے کہ خَلَقْتُمْ لِلْفَنَاءِ لَا لِلْبَقَاءِ (تم فنا کے لئے خلق ہوئے ہو، بقا کے لئے نہیں ہوئے)

جواب: یعنی: اے انسان تم معبود کی نسبت سے ہمیشہ باقی رہو گے جبکہ اپنے وجود کے اعتبار سے فانی خلق ہوئے ہو (خدائی روح کے لئے بقا اور انسانی جسم کا مقدر فنا ہے)۔[2]

سوال: اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا[3] اس آیت میں علماء سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہمارے شیخ[4] نے جب سید صدر سے یہ سوال پوچھا تو انہوں نے کہا: اس سے علماء باللہ مراد ہیں چند اصطلاحیں یاد کرنے والے لوگ مراد نہیں ہیں کیونکہ آیت میں لفظ "اِنَّمَا" آیا ہے۔[5]

اگر ہم قیامت پر یقین نہ رکھیں تو معذور نہیں ہیں۔ اور ہم سے کہا جائے گا کہ اَفَلَا تَعَلَّمْتَ (تم

---

[1] ۶۰۰ نکتہ: ۱/ ۶۷

[2] ۶۰۰ نکتہ: ۲/ ۳۶۰

[3] فاطر: ۲۸

[4] آیت اللہ الحاج شیخ محمد حسین اصفہانی المعروف بہ کمپانی

[5] انما کلمہ حصر ہے

نے پوچھا کیوں نہیں)۔[1]

اوراگر ہم اس پر یقین تو رکھیں لیکن اس کے لئے ضروری اعمال انجام نہ دیں تب بھی ہم معذور نہیں اور ہم سے کہا جائے گا اَفَلَا عَمِلْتَ (تو نے عمل کیوں نہ کیا)۔[2]

امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: "اپنے علم پر عمل نہ کرنے والے عالم "وقود النار" (جہنم کی آگ کا ایندھن) ہوں گے"۔[3]

سوال: آیت کریمہ: "وَمَنْ اَحْیَاھَا فَکَاَنَّمَا اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا"[4] میں حیات سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس آیت میں حیات سے مراد دین کے ذریعے ضلالت اور گمراہی سے نجات دینا ہے۔ اس کے ذریعے بہت سے لوگوں کی اور معاشرہ کی اصلاح ہوسکتی ہے۔شرط صرف ایک ہے اور وہ ہے اپنی اور دوسروں کی اصلاح کرنا۔

اگر کوئی شخص اس کام میں جدی ہو تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ پشیمان ہوگا۔اگر یہ پروگرام منصف لوگوں کے حوالے کیا جائے تو وہ دوسروں کی اصلاح کریں گے اور دوسرے بھی اسی طرح دیگر افراد کی اصلاح کریں گے اس طرح پھیلنے والے امراض کے مقابلے میں اصلاحات پھیل جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

---

[1] بحارالانوار:۱/ ۱۷۷۔ ۲/ ۲۹

[2] بحارالانوار:۱/ ۱۷۷۔ ۲/ ۲۹

[3] بحارالانوار: ۲/ ۱۱۱؛ منیۃ المرید:/ ۱۳۷

[4] مائدہ: ۳۲

وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ط [1]

اور جس نے کسی ایک جان کو بچالیا، تو وہ ایسا ہے جیسے کہ اس نے تمام انسانوں کو بچالیا۔ [2]

سوال: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت میں ہے: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُهَذَّبُ الْخَآئِفُ" (اے خوفزدہ مہذب آپ پر سلام ہو) یہاں خوفزدہ مہذب سے کیا مراد ہے؟

جواب: خائن خوفزدہ ہوتا ہے۔

مہذب، بے گناہ اور پاک انسان کسی سے بھی نہیں ڈرتا امامؑ پاک ہونے کے باوجود اپنے اظہار سے خوفزدہ ہیں۔ ہمارے گناہوں اور ہمارے اعمال کی وجہ سے آپ ہزار سال سے بیابانوں میں ہیں اور خوفزدہ ہیں۔ [3]

سوال: امر بالمعروف کے بعد صبر کی تلقین کیوں کی گئی ہے؟

جواب: آیت کریمہ: وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ط. [4] (اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کر اور جو مصیبت پیش آئے اس پر صبر کر) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صبر و تحمل کرنا اور بُرے الفاظ سننا مزیدار حلوے اور پاکیزہ مٹھائی کی طرح، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حصہ ہیں۔ جی ہاں! صبر و تحمل، بے جا تعریف سے افضل ہے۔

---

[1] المائدۃ: ۳۲

[2] ۷۰۰، نکتہ: ۱/ ۲۶

[3] ۷۰۰، نکتہ: ۲/ ۴۴

[4] لقمان: ۱۷

سوال: حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا کی زیارت کے اس جملہ مَنْ زَارَهَا عَارِفًا بِحَقِّهَا ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ (جو شخص ان کے حق کی معرفت کے ساتھ ان کی زیارت کرتا ہے اس پر جنت واجب ہے) میں عَارِفًا بِحَقِّهَا سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ ہمیں چاہئے کہ حضرت معصومہؑ کے مقام کو معصومینؑ سے کم اور دوسروں سے زیادہ سمجھیں۔ [۱]

سوال: کیا حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا معصوم ہیں؟

جواب: عجیب بات ہے کیسے ممکن ہے کہ امامؑ نے کسی کے بارے میں فرمایا ہو: مَنْ زَارَهَا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ (جو ان کی زیارت کرے گا اس پر جنت واجب ہے) اور وہ معصوم نہ ہو۔ [۲]

سوال: امام حسین علیہ السلام نے جب اپنے بھتیجے جناب قاسم علیہ السلام سے پوچھا کہ موت تیری نظر میں کیسی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ (موت میری نظر میں شہد سے زیادہ میٹھی ہے) اس سے کیا مراد ہے، موت کس طرح شہد سے میٹھی ہو سکتی ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص انسان کی خلقت کا ہدف سمجھ لے تو اس کے لئے ستر مرتبہ مرنا اور دوبارہ زندہ ہونا بہت میٹھا ہوتا ہے۔ مخلوق جب اللہ تعالیٰ کی طرف کوچ کرتی ہے تو جاہل کہتا ہے: کاش! میں

---

[۱] بہجت عارفان: ص ۴۰۸

[۲] منقول از حجۃ الاسلام والمسلمین دھقان (امامؑ جمعہ بافت کرمان)

پیدا ہی نہ ہوا ہوتا اور عالم کہتا ہے: کاش میں ستر مرتبہ اپنے ہدف کی طرف جاتا اور واپس آتا، پھر جاتا اور (راہ) حق میں شہید ہو جاتا۔ [۱]

سوال: روایت "اِنۡ شَاۤؤُوۡ عَلِمُوۡا" [۲] سے کیا مراد ہے؟ کیا ائمہ اطہار علیہم السلام کے لئے علم غیب کا عقیدہ رکھنا مذہب کی ضرورت ہے؟

جواب: اِنۡ شَاۤؤُوۡ عَلِمُوۡا کا ظاہراً معنی مبصرات دیکھنے کے لئے دوسروں کی آنکھیں کھولنا ہے (یعنی جب بھی وہ دوسروں کو ملکوت دکھانا چاہتے ہیں تو اِنۡ شَاۤؤُوۡ عَلِمُوۡا ہوتے ہیں)۔

ائمہ اطہار علیہم السلام کا غیب کا علم رکھنا مذہب میں ثابت اور یقینی ہے مذہب کی مضبوطی اس بات میں ہے کہ ان بارہ اماموں کی اطاعت واجب ہے اور چودہ ہستیاں معصوم ہیں۔ [۳]

سوال: وہ لوگ جو زیارتِ عاشورہ پڑھتے ہیں اور اس کے ذریعے متوسّل ہوتے ہیں ان کی داستانیں اور قصے نشر ہو چکے ہیں۔ اس سلسلے میں جناب عالی کا کیا نظریہ ہے؟

جواب: زیارت عاشورہ کا متن اس کی عظمت پر گواہ ہے، مخصوصاً زیارت کی سند قابلِ دید ہے، امام جعفر صادق علیہ السلام نے صفوان سے فرمایا: اس زیارت اور دعا کو پڑھو اس کے پابند رہو، جو شخص یہ زیارت پڑھتا ہے میں اس کے لئے چند چیزوں کا ضامن ہوں:

(ا) اس کی زیارت قبول ہوگی۔

---

[۱] فریادگر توحید/ ۱۸۷

[۲] روایت میں ہے کہ امام جب چاہتے ہیں جان لیتے ہیں ان کے لئے سب چیزیں واضح اور روشن ہوں، ایسا نہیں ہے۔

[۳] بہ سوی محبوب: ۸۷

(۲) اس کی جدو جہد لائق تحسین ہو گی۔

(۳) اس کی تمام حاجتیں پوری ہوں گی اور وہ بارگاہ الٰہی سے نا امید نہیں لوٹے گا۔

اے صفوان! میں نے اس زیارت کو اسی ضمانت کے ساتھ اپنے والد گرامی سے حاصل کیا ہے اور میرے والد نے اسے اپنے والد سے لیا ہے یہ سلسلہ امیر المومنین علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ جناب امیر علیہ السلام نے اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیلؑ سے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے حاصل کیا ہے۔

سب نے اس زیارت کو اسی ضمانت کے ساتھ بیان کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ:

”جو بھی یہ زیارت اور دعا پڑھے گا میں اس کی دعا اور زیارت قبول کروں گا اور اس کی تمام حاجتیں پوری کروں گا“۔

اس زیارت کی اسناد سے معلوم ہوتا ہے کہ زیارت عاشورہ احادیث قدسی میں سے ہے، اسی وجہ سے ہمارے بزرگ استاد مرحوم حاجی شیخ محمد حسین اصفہانی نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ وہ موت سے پہلے زیارت عاشورہ پڑھیں اور پھر ان کی روح قبض ہو، ان کی دعا مستجاب ہوئی اور انہوں نے زیارت عاشورہ پڑھنے کے بعد رحلت فرمائی۔

شیخ صدرا جنہیں عقلی اور نقلی علوم پر عبور تھا، زیارت عاشورہ کے بہت پابند تھے اور کبھی بھی اسے ترک نہ کیا، کسی کو بھی یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ عبادات اور زیارت عاشورہ کے اتنے پابند تھے۔

ایک بزرگ سے منقول ہے کہ ایک دن میں وادی السلام کے قبرستان میں گیا، میں نے مقام حضرت مہدیؑ میں ایک نورانی بزرگ کو دیکھا جو زیارتِ عاشورہ پڑھ رہا تھا، ان کی شکل و صورت سے ظاہر تھا کہ وہ زائر تھے، میں جب ان کے قریب گیا تو مجھ پر مکاشفہ ہوا اور میں نے

امام حسین علیہ السلام کے حرم اور زائرین کو آپ کی زیارت اور (حرم کے اطراف میں) آمد و رفت کرتے دیکھا، میرے سامنے چند مرتبہ اسی طرح ہوا اور پھر دوبارہ وہی حالت ہوگئی۔

دوسرے دن جب میں ان کی زیارت، احوال پرسی اور ان سے استفادہ کے لئے ان کے مسافر خانہ میں گیا تو مجھے بتایا گیا کہ "ان اوصاف کا شخص زیارت کے لئے آیا تھا اور آج ہی اپنا سامان اٹھا کر چلا گیا ہے۔"

میں ان کی زیارت سے مایوس نہ ہوا اور دوبارہ وادی السلام میں گیا کہ شاید وہاں ان کی زیارت ہوجائے راستے میں مجھے ایک فوق العادہ شخص ملے جو کبھی کبھی کچھ مطالب بیان کر رہے تھے، میرے پوچھنے سے پہلے ہی وہ میری نیت سے آگاہ ہوگئے اور بولے: وہ زائر آج چلا گیا۔[1]

سوال: روایت میں ہے کہ قرآن کو دیکھنا عبادت ہے اس کا کیا راز ہے؟

جواب: قرآن مجید عام کتابوں کی طرح نہیں ہے قرآن مجید روحانی اور نورانی عالم سے ربوبی موجود ہے جس نے عالم اجسام اور اعراض میں ظہور کیا ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ اس میں ایسی چیزیں ملتی ہیں یا اس میں ایسی چیزیں نظر آتی ہیں جو دیگر اجسام اور اعراض میں نظر نہیں آتیں۔

---

[1] شرح زیارت عاشورہ وداستان ہای شگفت آن۔ ص ۳۳ تا ص ۳۶
بہشت زہرا میں ایک شہید دفن ہے جس کی قبر سے گلاب کی خوشبو آتی ہے شہید کا نام سید احمد پلارک تہرانی ہے اس شہید کے والدین نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ شہید روزانہ دن میں پانچ مرتبہ زیارت عاشورہ اور اول وقت نماز کا پابند تھا۔ ہمارے استاد حجۃ الاسلام الحاج عبداللہ ضابط (قدس سرہ) جو مجاہدین میں سے تھے فرماتے تھے: میں نے ایک شب بہشت زہرا میں بسر کی تاکہ صبح سحر اس خوشبو کو سونگھ سکوں، میں اپنے ارادے میں کامیاب ہوا اور قریب سے شہید کی اس کرامت کا مشاہدہ کیا۔

سوال: حدیث میں ہے کہ عُلَمَاءُ اُمَّتِی اَفْضَلُ مِنْ اَنْبِیَاءِ بَنِی اِسْرَائِیلَ (میری امت کے علمائے بنی اسرائیل کے انبیاء سے افضل ہیں [۱]) کس طرح علماء کرام بنی اسرائیل کے انبیاء سے افضل ہیں؟

جواب: روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ بابِ نبوت بند ہو چکا ہے لیکن فیض عام بند نہیں ہوا۔ علاوہ ازیں ہمارے پاس جو قرآن ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس نہیں تھا۔ [۲]

سوال: قرآن مجید کے مطابق اہل بہشت کے درجات اور مراتب ایک دوسرے سے مختلف ہیں وہ ایک دوسرے کے ساتھ حسد کیوں نہیں کرتے؟

جواب: بہشت کے مراتب انسان کے قدو قامت کی طرح ہیں کوئی بھی چھوٹے قد والا شخص بڑے قد والے شخص کے لباس سے حسد نہیں کرتا۔ [۳]

سوال: روایت میں ہے کہ کربلا میں جنات کا ایک گروہ امام حسین علیہ السلام کی مدد کے لئے آیا تھا امامؑ نے ان سے مدد کیوں نہ لی؟

جواب: جنگ شروع ہونے سے پہلے امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں جنات کا ایک گروہ حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا آپ کی اجازت ہو تو ہم اس لشکر کو آپ سے دور کر دیں۔

---

[۱] چونکہ اس امت کے علماء کے پاس قرآن مجید ہے لہٰذا وہ اس کے معارف پر عمل کر کے انبیاء کے مقامات تک پہنچ سکتے ہیں۔

[۲] صدائے سخن عشق/۲۱

[۳] ۲۰۰ نکتہ/۲۶۷

امامؑ نے فرمایا:

وَ اِذَا اَقَمْتُ بِمَكَانِي فَبِمَا ذَا يُبْتَلَى هَذَا الْخَلْقُ الْمَتْعُوسُ وَ بِمَا ذَا يُخْتَبَرُونَ.................وَ نَحْنُ وَ اللهِ اَقْدَرُ عَلَيْهِمْ مِنْكُمْ. [۱]

"اگر میں اپنی جگہ پر رہوں تو اس برباد مخلوق کا کس چیز کے ذریعے امتحان ہوگا خدا کی قسم! تم سے زیادہ ہم انہیں نابود کرنے کی طاقت رکھتے ہیں"۔ [۲]

سوال: حضرت فاطمۃ الزہراءؑ کی شہادت کے بارے میں بہت سی روایات ہیں آپ کیا سمجھتے ہیں کہ بی بی کی شہادت کس تاریخ کو ہوئی؟

جواب: ابوالفرج اصفہانی (جو زیدی مذہب رکھتے تھے) نے کتاب مقاتل الطالبین میں حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے وقت شہادت کے بارے میں متعدد اقوال نقل کئے ہیں انہوں نے آخری قول یہ لکھا ہے کہ آپؑ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے چھ ماہ بعد وفات پائی اور پہلا قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہلم ذکر کیا ہے جو تقریباً آٹھ ربیع الثانی کو تھا۔ [۳]

مرحوم شربیانی [۴] بھی چہلم کو حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا یوم وفات سمجھتے تھے۔

گویا جس طرح آپؑ کے دفن کی جگہ اور قبر نامعلوم ہے اسی طرح آپؑ کی وفات کی تاریخ بھی مجہول اور ناشناختہ ہے۔ ممکن ہے کہ آپ کی تاریخ وفات کے مجہول ہونے کا سبب یہ ہو کہ اس

---

[۱] بحارالانوار: ۴۴/ ۳۳۰۔ لہوف/ ۶۶

[۲] ۷۰۰، نکتہ: / ۱۳۰

[۳] ر۔ک (منابع خاص) الذکریٰ ص ۳۷، الحبل المتین ص ۷۶؛ کشف الغطاء: ج ۱، ص ۱۲، بصائر الدرجات: ص ۱۷۳، اصول کافی: ج ۱، ص ۲۴۱ و ص ۴۵۸؛ کافی: ج ۳، ص ۲۲۸

منابع عامہ: فتح الباری: ج ۷، ص ۳۷۸؛ الطبقات الکبریٰ ج ۸، ص ۲۸، تاریخ مدینہ دمشق: ج ۳، ص ۱۵۹

[۴] آپ نجف اشرف کے بزرگ مجتہدین میں سے تھے۔

دور میں عموماً تاریخی واقعات کو پڑھے لکھے اور لکھنے میں دقت کرنے والے لوگ اپنے ذمہ نہیں لیتے تھے اسی وجہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ ولادت کے بارے میں بھی اہل تشیع اور اہلسنت کے درمیان اختلاف ہے۔

بہرحال رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت صدیقہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کتنا عرصہ زندہ رہیں ۴۵ دن، ۷۵ دن، یا ۹۵ دن، اس میں اختلاف ہے۔ مرحوم نوری لکھتے ہیں: خط کوفی میں ۷۵ اور ۹۵ ایک دوسرے کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں لہذا ۷۵ دن [۱] والی روایت، ۳ جمادی الثانی [۲] والی روایت کے ساتھ جمع ہوسکتی ہے۔ البتہ اس سے وہی ۹۵ دن ہی مراد ہیں علاوہ ازیں ۳ جمادی الثانی کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں۔ ممکن ہے کہ اس مدت (۷۵ تا ۹۵ دن) میں سیدہ (س) مریض ہوں یا راوی نے اشتباہاً ۹۵ کے بجائے ۷۵ دن نقل کیا ہو لیکن ۳ جمادی الثانی کے بارے میں غلطی کی گنجائش نہیں ہے۔

مرحوم مرزا حسین نائینی ۹۵ دن والی روایت کو ترجیح دیتے تھے اور سوم جمادی الثانی کو مجلس عزا کا اہتمام کرتے تھے اور مرحوم آقا سید ابوالحسن اصفہانی فاطمیہ اول یعنی ۷۵ ویں دن کو روز وفات کہتے تھے اور اس دن مجلس عزاء کا اہتمام کرتے تھے۔

نجف اشرف کے بعض علماء اور مراجع (جن میں سید بحر العلوم کا گھر بھی شامل ہے) ایام فاطمیہ میں بھی عشرۂ محرم کی طرح مجالس وعزاداری کا اہتمام کرتے تھے۔

---

[۱] ر۔ک: بحار الانوار: ج ۴۳، ص ۹؛ دلائل الامامۃ ص ۹ وص ۴۵۔ نیز ر۔ک: مناقب ابن شہر آشوب: ج ۳، ص ۳۵۶)

[۲] ر۔ک: بحار الانوار: ج ۴۳، ص ۹؛ دلائل الامامۃ ص ۹، ص ۴۵؛ نیز ر۔ک: مناقب شہر آشوب: ج ۳، ص ۳۵۶

ساتواں باب

حجاب و پاکدامنی

سوال: حجاب کے سلسلے میں لاپرواہی کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: حجاب کے سلسلے میں لاپرواہی کرنا گناہ ہے اور حجاب واجب ہے۔ [۱]

سوال: کچھ مائیں اپنی نابالغ بچیوں کو بے پردہ سڑکوں اور محافل میں لاتی ہیں جہاں نامحرم مرد ہوتے ہیں، اس سلسلے میں والدین کا کیا وظیفہ ہے اور اس لاپرواہی کا کیا حکم ہے؟

جواب: بچوں کو شرعی وظائف کی تمرین کرانا والدین کی ذمہ داری ہے۔ [۲]

سوال: جہاں نامحرم مرد ہوں وہاں عورت کے لئے اپنا جسم اور بال چھپانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: عورت کو چاہیے کہ اپنا جسم اور بال نامحرم مردوں سے چھپائے اگرچہ اس سے حرام اور

---

[۱] مسائل جدید از دیدگاہِ علماء مراجع تقلید، سید محسن محمودی

[۲] احکام حجاب وعفت، درگلستان مرجعیت، حمید احمدی جلفائی ص ۲۵

لذت کے قصد میں مدد نہ ملے (تب بھی اسے اپنا جسم اور بال نامحرم سے چھپانا چاہیے) بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ اس نابالغ بچے سے بھی خود کو چھپائے جو اچھے اور بُرے کی تمیز رکھتا ہو۔ [۱]

سوال: خواتین کے لئے چہرہ اور ہاتھ چھپانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: احتیاط کی بناء پر (عورتوں کے لئے) ہاتھ اور چہرہ چھپانا مطلقاً لازمی ہے۔ [۲]

سوال: خواتین کے لئے اپنے گھروں سے باہر اور نامحرم مردوں کی نگاہوں کے سامنے نازک اور ایسے جوراب پہننے کا کیا حکم ہے جن سے ان کا جسم نظر آتا ہو، نیز عورتوں کے لئے نامحرم مردوں کی نگاہوں کے سامنے چادر اور مقنعہ سے اپنے بال ظاہر کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: حرام ہے۔ [۳]

سوال: جو شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہو کیا وہ عورت کی خصوصیات جاننے کے لئے اس کی طرف دیکھ سکتا ہے؟ نیز کیا اسے (اس عورت کا) صرف چہرہ، ہاتھ اور اس کے کچھ بال دیکھنے چاہئیں یا وہ شرمگاہ کے علاوہ اس کا سارا جسم دیکھ سکتا ہے؟ اور کیا نازک لباس کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: مرد جس خاتون سے شادی کرنا چاہتا ہو اس کے لئے ان شرائط سے اس کا چہرہ دیکھنا جائز ہے:

---

[۱] توضیح المسائل: مسئلہ: ۱۹۳۷

[۲] استفتاء، کتاب حجاب شناسی، حسین مہدی زادہ ص ۱۷۶

[۳] استفتاء حجاب شناسی حسین مہدی زادہ ص ۱۶۰

وہ جانتا ہو کہ اس عورت کے ساتھ شادی کرنے میں اس کے لئے کوئی شرعی مانع نہیں ہے اور یہ احتمال ہو کہ عورت اس کی خواستگاری کو قبول کرے گی اور یہ احتمال بھی ہو کہ دیکھنے سے اسے کوئی نئی معلومات ملیں گی۔ یہ شرائط ہوں تو صرف اس مرد کے لئے دیکھنا جائز ہے اگرچہ اسے چند مرتبہ دیکھے بلکہ اس طرح کا دیکھنا عقد کے بعد پیش آنے والے اختلافات سے بچنے کے لئے مستحب ہے اور اس کے لئے عورت کی اجازت بھی ضروری نہیں۔ اظہر کی بناء پر اس عورت کے بالوں اور محاسن کو دیکھنے کے لئے بھی ان شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

اسی طرح اگر مذکورہ شرائط ہوں تو عورت بھی اس مرد کو دیکھ سکتی ہے جس سے وہ شادی کرنا چاہتی ہو۔ [۱]

سوال: کیا اسپیشلسٹ خاتون ڈاکٹر کی موجودگی میں مرد ڈاکٹر سے رجوع کرنا جائز ہے؟ البتہ اس بات پر توجہ رہے کہ (مرد ڈاکٹر نے) غالباً اسے دیکھا ہو اور اس کا علاج، معالجہ بھی کیا ہو؟

جواب: ۱۔ جائز نہیں ہے

۲۔ اگر ڈاکٹر اجنبی عورت کے جسم کے اعضاء دیکھنے پر مجبور ہو تو اسے چاہیے کہ بوقت ضرورت صرف وہی اعضاء دیکھے۔ [۲]

سوال: عورتوں کے لئے چادر سے حجاب کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: چادر پسندیدہ حجاب ہے۔ [۳]

[۱] توضیح المسائل: مسئلہ: ۱۹۴۴

[۲] توضیح المسائل: مسئلہ: ۲۳۶۸

[۳] استفتاء، حجاب شناسی، حسین مہدی زادہ ص ۱۶۲

سوال: کچھ لوگ فرہنگی دشمن کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر اپنی اخباروں اور تقاریر میں کہتے ہیں کہ عورتوں کے لئے سیاہ چادر استعمال کرنا مکروہ ہے لہٰذا انہیں سیاہ چادر کے بجائے جدید رنگ برنگی لباس استعمال کرنا چاہیے۔ اس طرح کی باتیں اور اقدام صحیح ہیں یا نہیں؟

جواب: یہ باطل اقدام ہیں؛ چادر پسندیدہ حجاب ہے۔ [۱]

سوال: عورتوں کی آنکھوں کی عفت و پاکدامنی کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: ا۔ احتیاط واجب کی بناء پر عورت کے لئے نامحرم مرد کا جسم دیکھنا حرام ہے۔ اسی طرح عورت کے لئے اس نابالغ بچے کا جسم دیکھنا بھی جائز نہیں جو اچھے اور بُرے کی تمیز رکھتا ہو۔ عورت مرد کے وہ اعضاء دیکھ سکتی ہے جو عموماً باہر ہوتے ہیں جیسے سر، مگر یہ کہ اس سے معصیت میں مبتلا ہونے میں مدد ملے۔

۲۔ ایک عورت کا دوسری عورت کے جسم کو لذت کے ارادے سے دیکھنا حرام ہے۔ لیکن لذت کے ارادے کے بغیر دیکھنا جائز ہے۔ [۲]

سوال: عورتوں اور مردوں کے میل جول کا کیا حکم ہے؟

جواب: عمومی مراکز اور رش میں مردوں اور عورتوں کا اس طرح جمع ہونا کہ فساد اور گناہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو؛ جائز نہیں ہے۔ [۳]

---

[۱] استفتاء حجاب شناسی، حسین مہدی زادہ: ص ۱۶۲

[۲] توضیح المسائل: مسئلہ: ۱۹۳۳ و ۱۹۴۰

[۳] توضیح المسائل: مسئلہ: ۲۵۲۸

سوال: عورت کو مس اور لمس کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مرد کا نامحرم عورت کے جسم پر ہاتھ رکھنا اور عورت کا نامحرم مرد کے جسم پر ہاتھ رکھنا، دیکھنے کی طرح گناہ ہے نیز مرد کا عورت کے ہاتھ اور چہرہ پر ہاتھ رکھنا اور اس کے برعکس بھی احتیاط اظہر کی بناء پر جائز نہیں۔ [۱]

سوال: عورتوں اور لڑکیوں کا سڑکوں پر بلند آواز سے ہنسنا یا ایسی حرکات کرنا جو نا محرم کو اپنی طرف جلب کرنے کا باعث ہو، کیسا ہے؟

جواب: وہ تمام کام جن میں فتنہ وفساد کا خطرہ ہو جائز نہیں ہیں۔ [۲]

سوال: عورتوں کے رقص کا کیا حکم ہے؟

جواب: عورتوں کا رقص کرنا (یہاں تک کہ) عورتوں کا عورتوں کی محافل میں اور مردوں کا مردوں کی محافل میں رقص کرنا بھی اشکال رکھتا ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے ترک کیا جائے۔ [۳]

---

[۱] توضیح المسائل: مسئلہ: ۱۹۳۴

[۲] احکام حجاب وعفت در گلستان مرجعیت۔ص ۱۵۲

[۳] توضیح المسائل: مسئلہ: ۲۱۸۴

آٹھواں باب

مختلف مسائل

سوال: ماں کے ساتھ نیکی کرنا مقدم ہے یا باپ کے ساتھ نیکی کرنا؟

جواب: بعض روایات میں ہے اور شاید رسول اکرمؐ سے بھی مروی ہے کہ ماں کے ساتھ نیکی کرنا باپ (کے ساتھ نیکی کرنے) پر مقدم ہے۔

"لِلْاُمِّ ثُلُثَا الْبِرِّ" [1]

سوال: نیکی کے تین حصے ماں کے لئے ہیں، کیا اسی طرح ہے؟

جواب: یہ اس صورت میں ہے جب والدین ہر لحاظ سے برابر ہوں لیکن اگر والد علم، تقویٰ اور تربیت وغیرہ کے لحاظ سے اس پر برتری رکھتا ہو تو شاید ان چیزوں کی وجہ سے وہ احسان اور احترام میں والدہ سے مقدم ہو۔

سوال: کیا مستحبات کو ترک کرنے کے سلسلے میں والدین کی اطاعت ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں، لیکن مستحبات کی انجام دہی میں ایسا کام کیا جا سکتا ہے جو انہیں تکلیف نہ دے

[1] بحار الانوار: ۱۳/ ۳۳۰-۸۱/ ۶۶

کیونکہ تکلیف دینا حرام ہے۔[۱]

سوال: ہم بعض اوقات ہاتھ میں تسبیح پھیرتے ہیں کیا ہاتھ میں تسبیح پھیرنے میں کوئی اشکال ہے؟

جواب: (واقعہ کربلا کے بعد) جب اہلبیت علیہم السلام کو اسیر بنا کر (یزید کے دربار میں) لایا گیا تو یزید نے امام سجاد علیہ السلام کے ہاتھ میں ایک تسبیح دیکھی جسے آپ پھیر رہے تھے۔ یزید نے امامؑ پر اعتراض کیا اور کہنے لگا: آپ یہ بیہودہ کام کیوں کر رہے ہیں؟

امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اپنے والد گرامی سے اپنے جد امجد (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے میں سنا ہے کہ:

(فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي أَنَّهُ) كَانَ إِذَا أَصْبَحَ وَ أَمْسَى يَقُولُ:
اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَصْبَحْتُ أُسَبِّحُكَ وَ أُمَجِّدُكَ وَ أَحْمَدُكَ وَ أُهَلِّلُكَ بِعَدَدِ مَا أُدِيرُ بِهِ سُبْحَتِي.[۲]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزانہ صبح، شام فرماتے تھے: "اے اللہ! میں اپنی تسبیح پھیرنے کی تعداد کے برابر تیری تسبیح، تمجید، حمد، تہلیل کرتے ہوئے صبح اور شام میں داخل ہوتا ہوں۔"

پھر آپ دوبارہ تسبیح پھیرنے لگے۔ جو شخص اس طرح کرتا ہے اس کیلئے تسبیح کا اجر وثواب لکھا جاتا ہے نیز یہ (عمل) وسعت کا باعث ہے۔[۳]

---

[۱] بحار الانوار: ۱۳۰/۳۳۰-۸۱/۶۶

[۲] بحار الأنوار (ط-بیروت)۔ ج۴۵ ص۲۰۰۔ باب:۳۹ الوقائع المتأخرة عن قتله صلوات الله عليه إلى رجوع أهل البيت علیہم السلام إلى المدينة و ما ظهر من إعجازه صلوات الله عليه في تلك الأحوال

[۳] ۷۰۰ نکتہ: ۲/۱۲

سوال: نیند نہ آنے کا کیا علاج ہے؟

جواب: جس شخص کو بیماری کی وجہ سے نیند نہ آتی ہو اس کے لئے کتاب "جنات الخلود" میں ایک دعا ہے وہ بہت اچھی (دعا) ہے نہیں معلوم وہ دعا "مفاتیح الجنان" میں بھی ہے یا نہیں۔

جلدی نیند کے لئے مایعات، دہی اور کھیرا بھی مفید ہے البتہ شاید کھیرے کا ہضم سنگین ہو۔

نیز نیند کے لئے لسی پینا بھی مفید ہے اگر چہ ایک گلاس ہی کیوں نہ ہو۔

بے خوابی کا ایک علاج یہ بھی ہے کہ کپاس کے ذریعے ماچس کی تیلی کی نوک کے برابر روغن بنفشہ کو ناک میں ڈالا جائے۔[۱]

سوال: کیا شعائر اسلامی کے عنوان سے مساجد کے لاؤڈ اسپیکر کی آواز بلند کرنا جائز ہے؟

جواب: مساجد اور مجالس کے لاؤڈ اسپیکر کی آواز کو اتنا بلند کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ اگر کوئی سونا چاہے تو سو سکے۔

اس کے علاوہ (یہ عمل) سیرۂ متشرعہ کے خلاف ہے کیونکہ ممکن ہے کہ مسجد یا امام بارگاہ کے اطراف میں قلبی امراض میں مبتلا لوگ رہتے ہوں یا کوئی ایسا شخص رہتا ہو جو مریض تو نہ ہو لیکن دوسرے دن اسے کام پر جانا ہو (اور لاؤڈ کی آواز کی وجہ سے) اسے نیند نہ آئے کیا ایسے شخص کے مزاحم ہونا جائز ہے، جو اپنے خانوادہ کے لئے روزی، رزق کا بندوبست کرنا چاہتا ہو؟[۲]

سوال: کیا استمناء کے بارے میں کوئی روایت ہے؟

---

[۱] ۷۰۰ نکتہ: ۲ / ۱۲

[۲] ۷۰۰ نکتہ: ۲ / ۲۲

جواب: استمناء کے بارے میں روایت میں ہے:

①۔ كُلُّ مَا اَنْزَلَ بِهِ الرَّجُلُ مَاءَهُ فِي هٰذَا وَ شِبْهِهِ فَهُوَ زِنًى.

"استمناء اور اس کے ساتھ شباہت رکھنے والا ہر وہ کام جس کے ذریعے انسان اپنی منی نکالتا ہے زنا ہے۔" [۱]

②۔ ثَلَاثَةٌ لا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَ لا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ ...... وَ النَّاكِحُ نَفْسَهُ. [۲]

"تین ایسے لوگ ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ بات کریگا، نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف (رحمت کی) نظر سے دیکھے گا ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔۔۔۔۔۔۔وہ شخص جو اپنے ساتھ نکاح کرتا ہے اور جنسی عمل انجام دیتا ہے۔" [۳]

سوال: سب سے پہلے عروۃ الوثقیٰ [۴] کا حاشیہ کس نے لکھا؟

جواب: مجھے احتمال ہے کہ (سب سے پہلے عروۃ الوثقیٰ کا حاشیہ) مرحوم مرزا محمد تقی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر کیا تھا جو صاحب عروہ کے ہم عصر تھے اور ان کی رحلت کے ایک دو سال بعد فوت ہوئے یا پھر مرحوم آقا سید اسماعیل صدرؒ نے حاشیہ لکھا)۔ [۵]

سوال: آپ حوزہ علمیہ میں آنے والے مبتدی طلاب کو کیا نصیحت کرنا چاہیں گے؟

---

[۱] وسائل الشیعہ۔ج ۲،ص ۹ ۴ ۳،ص ۵۲ ۳،ص ۷۷ ۳

[۲] وسائل الشیعہ / ج ۲ ص ۱۳۱۔باب: ۷۹۔جواز جز الشیب و کراہۃ نتفہ وعدم تحریمہ

[۳] ۷۰۰ نکتہ: ۲ / ۲۸

[۴] عروۃ الوثقیٰ فقہ کی مہم کتابوں میں سے ہے اسے عظیم محقق وفقیہ مرحوم الحاج شیخ محمد کاظم یزدیؒ نے تحریر کیا ہے۔

[۵] بہجت عارفان۔ص ۱۰۰

جواب: ابتداء تحصیل میں جن چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے وہ کما حقہ واجبات کی ادائیگی اور محرمات سے دوری ہے۔[1]

سوال: کیا آپ خواتین کی تعلیم اوران کے یونیورسٹیوں میں جانے سے متفق ہیں؟

جواب: ہمارے پاس کوئی ایسی دلیل نہیں جس کی بناء پر ہم خواتین کو علم سے محروم رکھیں بلکہ (حدیث میں) ہے کہ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَةٍ[2] (علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے)

اگر محارم سے علم حاصل کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے سب سے مہم بات واجبات کی رعایت کرنا ہے۔ بعض اوقات عورت جب حصول علم کے لئے گھر سے نکلتی ہے تو اسے معلوم نہیں ہوتا کہ کس طرح جانا ہے اور کس طرح واپس آنا ہے۔ البتہ مرد حضرات بھی اسی طرح ہیں اور انہیں بھی خواتین کی طرح واجبات کی رعایت کرنی چاہیے۔

علم زندگی ہے کیا یہ ہوسکتا ہے کہ عورت کو زندگی سے محروم کیا جائے؟![3]

سوال: اگر ہمیں کسی چیز پر ظن اور گمان ہوا اور ہم اسے یقین کے ساتھ بیان کریں اور بعد میں اس کے خلاف معلوم ہو جائے تو (جو بات ہم نے کہی ہے) کیا وہ جھوٹ شمار ہوگا؟

جواب: اگر آپ کو کسی چیز پر ظن اور گمان ہوا اور آپ اسے یقین کے ساتھ بیان کریں تو یہ جھوٹ

---

[1] بہجت عارفان: ص ۲۰۴

[2] مصباح الشریعة۔ ص ۱۳۔ الباب الخامس فی العلم

[3] فریادگر توحید: ص ۱۰۳

شمار ہوگا۔ [۱]

سوال: استخارہ کے بارے میں جناب عالی کا کیا نظریہ ہے؟

جواب: استخارہ کے بارے میں اتنے تجربے ہوئے ہیں (یعنی: استخارے کی حقانیت تجربہ اور اس کے مجرب ہونے سے ثابت ہے) کہ اہلسنت بھی استخارہ کی طرف مائل ہوگئے ہیں۔ ہم نے استخارہ کے بارے میں عجیب و غریب (داستانیں اور حکایتیں) سنیں اور دیکھیں ہیں................استخارہ اصل میں انسان کے یقین اور اطمینان سے تعلق رکھتا ہے۔ [۲]

استخارہ شیعوں کی کرامات اور ان کی حقانیت کی نشانیوں میں سے ہے۔استخارہ کا معنی خیر اور شر کے تعین کو طلب کرنے کے لئے خالق اور مخلوق کے درمیان تکوینی ارتباط ہے۔ [۳]

سوال: استخارہ سے کس طرح نتیجہ نکالیں؟

جواب: اس میں معیار یہ نہیں کہ آیت میں کس چیز کا حکم دیا گیا ہے (تاکہ ہم استخارہ میں کہیں کہ یہ کام انجام دیا جائے) بلکہ پورے مضمون کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

مثلاً آیت کریمہ: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ [۴]

یا یہ آیت: الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي [۵]

شاید خوب نہ ہو لیکن بعض نے کہا ہے کہ یہ استخارہ خوب ہے کیونکہ چور کے ہاتھ کاٹنے سے

---

[۱] فریادگر توحید ۱۸۷

[۲] فیضی از ورای سکوت/ ۲۲۴

[۳] ۷۰۰ نکتہ: ۲/ ۴۱۶

[۴] سورہ مائدہ، آیت ۳۸

[۵] نور، آیت ۲

معاشرہ گناہ سے پاک [1] ہوجاتا ہے۔ [2]

سوال: اموات کے لئے ہم جو فاتحہ اور دیگر اعمال انجام دیتے ہیں کیا وہ ان تک پہنچتے ہیں؟

جواب: خدا ہی جانتا ہے کہ اس ایک درود کی کیا معنویت، صورت اور حقیقت ہوتی ہے جو انسان کسی میت کو ہدیہ کرتا ہے۔ان (اعمال) کی کمی بیشی کو نہ دیکھیں بلکہ ان کی کیفیت کی طرف متوجہ رہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

محال ہے کہ خدا کے لئے کوئی نیک عمل انجام دیا جائے اور اس کی اہمیت نہ ہو۔

"لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ" [3]

"جس سے ذرہ برابر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔"

اور ملائکہ کو اس کے بارے میں معلوم نہ ہو اور اسے نہ لکھا جائے متوجہ رہیں کہ جو شخص بھی کوئی اچھائی یا برائی کرتا ہے سب وہاں ظاہر ہوجاتا ہے۔ [4]

سوال: آپ کی نظر میں میرا مستقبل کیسا ہے؟

جواب: مستقبل میزان نہیں ہے بلکہ عاقبت میزان ہے اگر آپ ابتداء (یعنی دنیا) میں اعتقاد اور عمل میں اپنے معبود کی نافرمانی نہ کرنے کے ذریعے اس کی بندگی کریں گے تو مقربین میں سے

---

[1] کیونکہ اس آیت میں گناہ کی حد بیان ہوئی ہے جب انسان پر گناہ کی حد جاری ہوتی ہے تو وہ گناہ سے پاک ہوجاتا ہے۔

[2] ۷۰۰ نکتہ: ۲ / ۲۲۴

[3] سورہ سبا آیت ۳

[4] بہ سوی محبوب / ۱۱۴

ہو جائیں گے۔ [۱]

سوال: میرا ایک بھائی ہے جو نماز نہیں پڑھتا، برے لوگوں کے ساتھ اس کی دوستی ہے، ہم اسے بہت وعظ و نصیحت کرتے ہیں لیکن ہماری باتوں پر کان نہیں دھرتا، برائے مہربانی ہماری رہنمائی فرمائیں؟

جواب: نماز جعفر طیارؑ کے بعد اس کی ہدایت کے لئے دعا کریں آخری سجدہ میں بھی اس مقصد کے لئے دعا اور گریہ کریں۔ [۲]

سوال: برے خوابوں اور بے خوابی کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: سوتے وقت "قل" سے شروع ہونے والی سورتیں پڑھیں اور "جنات الخلود" میں منقول دعا پڑھیں جو سُبْحَانَ اللهِ ذِی الشَّأْنِ دَآئِمِ السُّلْطَانِ [۳] .... سے شروع ہوتی ہے۔ [۴]

سوال: بیماریوں سے بچنے اور ہمیشہ صحت مند رہنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: مرحوم مجلسیؒ نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے: انسان اگر ائمہ اطہار علیہم السلام سے منقول طب

---

[۱] بہ سوی محبوب ص ۱۱۴

[۲] بہ سوی محبوب: ص ۱۱۴

[۳] سُبْحَانَ اللهِ ذِی الشَّأْنِ دَآئِمِ السُّلْطَانِ عَظِيْمِ الْبُرْهَانِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِیْ شَأْنٍ۔ اَللّٰهُمَّ يَا مُشْبِعَ الْبُطُوْنِ الْجَآئِعَةِ وَ يَا كَاسِیَ الْجُنُوْبِ الْعَارِيَةِ وَ يَا مُسَكِّنَ الْعُرُوْقِ الضَّارِبَةِ وَ يَا مُنَوِّمَ الْعُيُوْنِ السَّاهِرَةِ سَكِّنْ عُرُوْقِيَ الضَّارِبَةَ وَ ائْذَنْ لِعَيْنِيْ اَنْ تَنَامَ عَاجِلًا.

[۴] منقول از صاحب کتاب

پر عمل کرے تو کبھی بھی بیمار نہیں ہوگا کیونکہ وہ (ائمہ اطہار علیہم السلام) تمام سبزیوں اور کھائی جانے والی چیزوں کی تاثیر کے بارے میں جانتے ہیں۔

میں نے بھی ایک شخص کو دیکھا ہے جو ائمہ اطہار علیہم السلام سے منقول طب پر عمل کرتا تھا اس کی عمر اسی سال ہوگئی لیکن وہ بیمار نہ ہوا ہم جب نجف میں تھے تب وہ مریضوں کی عیادت کے لئے جاتا تھا اس وقت تک بیمار نہیں ہوا تھا عمر کے آخری حصے میں اس کا مرض یہ تھا کہ وہ با جماعت نماز کے لئے نہیں جاتا تھا اور استراحت کرتا تھا البتہ دوسرے کاموں کے لئے گھر سے باہر نکلتا تھا۔ نہیں معلوم وفات کے وقت وہ بیمار ہوا تھا یا نہیں؟

سوال: میں شوگر کا مریض ہوں میری رہنمائی فرمائیں؟

جواب: آپ تُمّہ (حنظل) کھائیں البتہ بہت کم کھائیں کیونکہ زہر ہے۔ [۱]

سوال: کیا آپ گھٹنوں کے درد کے لئے کوئی نصیحت فرمائیں گے؟

جواب: دنبہ کی چربی کو زنبیل کے ساتھ اپنے گھٹنوں پر رکھیں۔ [۲]

سوال: کیا یہ کہنا درست ہے کہ کتاب سلیم بن قیس مذہب شیعہ کے ساتھ سازگار نہیں ہے کیونکہ اس میں خلاف تقیہ مطالب ہیں؟

جواب: ہمارا وظیفہ ہے کہ ہم جو بات کہنا چاہیں کہیں البتہ جواز، منع، تقیہ اور عدم تقیہ کے موارد کی

---

[۱] گوھرھای حکیمانہ/ ۱۷

آپ نے ایک شخص سے اسی مرض کے بارے میں فرمایا: آپ کو زیادہ سے زیادہ چہل قدمی اور ورزش کرنی چاہئے۔

اسی مرض میں مبتلا ایک جوان سے فرمایا: صبح سویرے آزاد فضا میں چہل قدمی کیا کرو۔

[۲] گوھرھای حکیمانہ/ ۱۷

طرف متوجہ رہیں جہاں تقیہ کی ضرورت ہو وہاں تقیہ کریں اور جہاں تقیہ نہیں کرنا چاہیے وہاں تقیہ کے بجائے حقائق بیان کریں۔ ہمارا یہی وظیفہ ہے اس کے بعد ہم پر کوئی مسئولیت نہیں، انسان کو جہاں بولنا چاہیے وہاں بولے اور جہاں بولنے کی ضرورت نہ ہو وہاں خاموش رہے۔ سلیم اور ان کی طرح کے دیگر افراد بھی موارد اور حالات کو مدنظر رکھتے تھے۔ [۱]

سوال: کہا جاتا ہے کہ جو شخص پہلی مرتبہ امام رضا علیہ السلام کی زیارت پر کوئی حاجت لے کر جاتا ہے امامؑ اس کی حاجت کو پورا کرتے ہیں کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب: مشہور تو اسی طرح ہے لیکن امامؑ ہر جگہ اور ہر وقت حاجت روائی فرماتے ہیں بلکہ امام زادے بھی رحمت کے دستر خوان ہیں ممکن ہے کہ ہمارے ظاہری اور باطنی امراض کا علاج ان میں سے کسی کے پاس ہو لہٰذا خود کو ان کی زیارت سے محروم نہ رکھیں۔ [۲]

سوال: کیا کسی روایت میں ہے کہ جو شخص چالیس جمعہ غسل کرے گا قبر میں اس کا جسم بوسیدہ نہیں ہوگا؟

جواب: بندہ نے چالیس دن تو نہیں دیکھا البتہ تسلسل کے ساتھ جاری رکھنے کے بارے میں موجود ہے۔ یہ بات بعید نہیں کیونکہ بہت سے علماء اور صالحین کے اجساد دیکھے گئے ہیں جو کئی سال گزرنے کے باوجود اسی طرح تر و تازہ ہیں۔ [۳]

سوال: کیا مجالس میں بیان ہونے والے واقعات حقائق پر مبنی ہیں؟

---

[۱] ۲۰۰۷، نکتہ: ۲ / ۱۰۸

[۲] ۲۰۰۷، نکتہ: ۲ / ۲۲۷

[۳] ۶۰۰ نکتہ/ ۲۹۳

جواب: (نہیں معلوم یہ بات سچ ہے یا جھوٹ کہ) ایک مجتہد سے نقل کیا جاتا ہے کہ "معجزات والی روایات جھوٹ پر مبنی ہیں" [۱] معجزات والی روایات میں جو جھوٹ بولا جاتا ہے وہ جھوٹ حقیقی واقعہ سے کم ہے (اور حقیقی واقعہ اس سے بھی بڑا ہوتا ہے) اسی طرح امیر المومنین علیہ السلام کے فضائل میں بہت زیادہ جھوٹ بولا جاتا ہے لیکن چاہے جتنا بھی جھوٹ بیان ہو وہ حقیقت سے کم ہوتا ہے بہتر یہ ہے کہ وہ باتیں بیان ہوں جن کے وہ خود اپنے لئے معتقد ہیں ہمیں بھی ان (باتوں) کا معتقد ہونا چاہئے۔ [۲]

سید الشہدا علیہ السلام کے واقعات بھی اسی طرح ہیں حقیقی مصیبتیں اس جھوٹ سے زیادہ ہیں جو ان کے مصائب میں بیان ہوتے ہیں۔ حقیقی مصیبتیں ایسی ہیں کہ کوئی مسلمان خواب میں بھی انہیں نہیں دیکھ سکتا۔ یہاں تک کہ اس زمانہ کے بعض خواص کہتے تھے:

"**فعلوا**" (یعنی کیا) واقعاً ایسا ہوا تھا؟

انسان کو چاہئے کہ حد الامکان کوشش کرے صحیح مدارک سے باہر نہ نکلے۔ [۳]

سوال: ہمارے لئے دعا کریں تا کہ ہمیں عبادت کی توفیق ہو؟

جواب: کچھ لوگ ہم سے التماس دعا کا تقاضا کرتے ہیں جب ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ کس لئے دعا کریں تو وہ اپنا درد بیان کرتے ہیں ہم اس (درد) کی دوا بتاتے ہیں تو تشکر اور اس پر عمل کرنے

---

[۱] ظاہراً آقائے محترم کی مراد وہ معجزات ہیں جو ذاکرین سامعین کو رلانے کی خاطر اپنے پاس سے بنا کر بیان کرتے ہیں۔ (سعیدی)

[۲] تمام مجتہدین کا متفقہ فتویٰ ہے کہ ائمہ علیہم السلام کی طرف جھوٹ کی نسبت دینا گناہ کبیرہ ہے اور اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (سعیدی)

[۳] گوہر حکیمانہ صفحہ ۸۱، ۸۲

کے بجائے دوبارہ کہتے ہیں "دعا کریں" ہم جو کہتے ہیں اور وہ جس چیز کا تقاضہ کرتے ہیں (ایک دوسرے سے) دور ہیں وہ شرائط دعا کو نظر انداز کر کے دعا پر اصرار کرتے ہیں۔

ہم اپنے وظیفہ سے فرار نہیں ہو سکتے، ہمیں چاہیے کہ عمل سے نتیجہ لیں، محال ہے کہ عمل کا کوئی نتیجہ نہ ہو یا عمل کے بغیر نتیجہ حاصل ہو جائے۔ اس (شعر) کی طرح نہیں ہونا چاہیے:

پی مصلحت مجلس آراستند
نشتند و گفتند و برخاستند

ترجمہ:

کسی مجلس کے تحت مجلس آراستہ کی گئی (لوگ آئے) بیٹھے کچھ بولا اور کھڑے ہو گئے۔

خدا کرے کہ ہم صرف باتیں کرنے والے نہ ہوں، جو جانتے ہیں وہ کریں اور جو نہیں جانتے اس سے اس وقت تک احتیاط کرتے رہیں جب تک اس کے بارے میں جان نہیں لیتے۔ یقیناً اس سے پشیمانی نہیں ہوگی۔

ہمیں چاہیے کہ ایک دوسرے کو دیکھنے کے بجائے "دفتر شرع" (رسالہ عملیہ، توضیح المسائل) کو دیکھیں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا، اس (توضیح المسائل) کے مطابق عمل بجالائیں۔ [۱]

سوال: کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ ہم آپ کی تصویر (عکس) بنائیں؟

جواب: سالبۂ جزئیہ کا عکس نہیں ہوتا [۲]

---

[۱] فریادگر توحید/ ۲۲۷

[۲] فریادگر توحید/ ۱۴۹۔

اس مختصر جملے میں ایک تو علم منطق کا ایک قانون بیان ہوا ہے، اور دوسرا یہ جملہ اس بزرگ کی روحانی عظمت کو بیان کرتا ہے کہ ان کی تصویر بنانا ضروری نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی توفیقات میں اضافہ فرمائے، اور سب کو مطلقاً روحانی اور جسمانی صحت و سلامتی عطا فرمائے۔[1]

☆☆☆

کتاب ھذا کا اردو ترجمہ مورخہ 10 جون 2014ء بمطابق 11 شعبان المعظم 1435 ہجری (روز ولادت باسعادت شبیہ پیغمبر حضرت علی اکبرؑ) بوقت صبح ساڑھے آٹھ بجے، جامعۃ المہدیؑ ڈھاڈر بولان بلوچستان میں اختتام کو پہنچا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْاَطْهَارِ.

---

[1] بہ سوی محبوب: ۶: ۱۳

فہرست منابع

۱ .... قرآن کریم

۲ .... الکافی

۳ .... وسائل الشیعہ

۴ .... سفینۃ البحار

۵ .... نہج البلاغہ

۶ .... وسائل الشیعہ، شیخ حر عاملی (قدس سرہ)

۷ .... احکام حجاب وعفّت در گلستان مرجعیّت، حمید احمدی جلفائی

۸ .... استفتاء، حجاب شناسی، حسین مہدی زادہ

۹ .... امام زمان در کلام آیت اللہ بہجت، محمد تقی امیدیان

۱۰ .... بحار الانوار، محمد باقر مجلسی

۱۱ .... برگی از دفتر آفتاب، رضا باقی زادہ

۱۲ .... بہارانہ، سید مہدی شمس الدین

۱۳ .... بہجت عارفان، رضا باقی زادہ

۱۴ .... بہ سوی محبوب، سید مہدی ساعی

بیادِ سید وصی حیدر رضا زیدی

کتابوں کی لسٹ ڈی وی ڈی کور کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں۔

خصوصی تعاون: حجتہ الاسلام سید نوبہار رضا نقوی (فاضل مشہد، ایران)

سگ درِ بتولؑ: سید علی قنبر زیدی • سید علی حیدر زیدی

التماس سورہ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب سید وصی حیدر رضا زیدی ابنِ سید حسین احمد زیدی (مرحوم)

Shia Media Source
info@shianeali.com www.ShianeAli.com

معروف کتب پر مبنی کمپیوٹرڈی وی ڈی ● التماس سورہ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب سید وصی حیدر رضا زیدی ابنِ سید حسین احمد زیدی (مرحوم)